برائے طلبۂ سالِ اوّل

الدروس الصرفیہ

مع

تمرین

مولانا محمد علی صاحب بجنوری
اُستاذ دارالعلوم دیوبند

بترتیب جدید

۲

ادارۃ الصدیق دیوبند

اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا

اَلدُّرُوْسُ الصَّرْفِيَّةُ

مع

تمرین

برائے طلبہ سال اوّل

حصہ دوم

مؤلف

مولانا محمد علی صاحب بجنوری

استاد دار العلوم دیوبند

عطا پبلی کیشنز دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

حامداً ومصلیاً: عربی تعلیم کا بنیادی مقصد قرآن وحدیث کے مفہوم ومعانی کے صحیح ادراک کی صلاحیت پیدا کرنا ہے اس مقصد کے حصول کے لیے عربی زبان کے قواعد (نحو وصرف) کلیدی حیثیت کے حامل ہیں؛ جن کی اہمیت اور ضرورت ''الصرف ام العلوم والنحو ابوھا'' اس مقولہ سے معلوم ہوتی ہے۔ ماضی قریب تک فنِ صرف میں مروّجہ کتب کے علاوہ صرفِ میر، شافیہ، صرفِ زنجانی، مراح الارواح، فصولِ اکبری اور ان جیسی نہ معلوم کتنی کتابیں سالِ چہارم تک پڑھائی جاتی تھیں اور ساتھ ساتھ تمرین کا اہتمام کیا جاتا تھا جس کی وجہ سے طالب علم کو فنِ صرف پر معتد بہٗ عبور حاصل ہوجاتا تھا، دورِ حاضر میں فنِ صرف سے متعلق صِرف میزان، منشعب، پنج گنج اور علم الصیغہ پڑھائی جاتی ہیں، اور عملی طور پر مشق وتمرین کا اہتمام نہیں کیا جاتا ہے؛ جس کی وجہ سے مطلوبہ صلاحیت پیدا نہیں ہو پاتی ہے۔ عموماً طلبا بہ نسبت فنِ نحو، فنِ صرف میں زیادہ کمزور رہتے ہیں، اور یہ کمزوری بسا اوقات مایوسی کا سبب ہوجاتی ہے؛ نیتجتاً طالب علم تعلیم سے محروم ہوجاتا ہے۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر میری یہ خواہش تھی کہ ''الدروس النحویه'' کی طرح فن صرف میں بھی ''الدروس الصرفیه مع تمرین'' مرتب کی جائے، الحمد للہ بہ نصرتِ خداوندی الدروس الصرفیه مع تمرین (برائے طلبہٗ سالِ اوّل) کا حصہٗ اوّل مرتب کیا، جس کو اہلِ علم اور اربابِ مدارس نے بہ نظرِ تحسین دیکھا اور اس کو اپنے نصاب کا جز بنایا، بفضلہٖ تعالیٰ الدروس الصرفیه مع تمرین (برائے طلبہٗ سالِ اوّل) بترتیب پنج گنج پیشِ خدمت ہے، اگر اہلِ مدارس اس کو سالِ اوّل کے نصاب کا جز بنالیں، اور تعلیمی

ہدایات کے مطابق پڑھائیں تو انشاء اللہ اس کا فائدہ بچشم خود دیکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ بندے کی اس سعی کو مشکور ومقبول فرمائے اور اس کی افادیت کو عام وتام فرمائے، آمین۔

إن كان صوابا فمن الله، وإن كان خطاءً فمن تلقاء نفسي۔

محمد علی بجنوری

ساکن اسلام گڈھ پوسٹ بڑھاپور، ضلع بجنور

استاد دار العلوم دیوبند

۱۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ

سبق (۱)

ضروری اصطلاحات

افعالِ متصرفہ اور اسمائے متمکّنہ کی چار قسمیں ہیں:

(۱) صحیح (۲) مہموز (۳) معتل (۴) مضاعف

فعل متصرف: وہ فعل ہے جس سے ماضی، مضارع، امر: تینوں گردانیں استعمال ہوتی ہوں؛ جیسے: ضَرَبَ، نَصَرَ۔(۱)

اسم متمکن: وہ اسم ہے جو اپنے علاوہ کے ساتھ مرکب ہو، اس طور پر کہ وہاں عامل موجود ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو؛ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ میں زیدٌ۔

صحیح: وہ اسم یا فعل ہے جس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ، حرف علت اور ایک طرح کے دو حرف نہ ہوں؛ جیسے: ضَرَبَ، بَعْثَرَ، رَجُلٌ، جَعْفَرٌ۔

حرفِ علت: وہ حرف ہے جو کلمے کا جز ہو اور تعلیل وحذف وغیرہ کو قبول کرتا ہو، یہ تین ہیں: واو، الف، یاء۔

حروفِ علت اگر ساکن ہوں اور ماقبل کی حرکت ان کے موافق ہو، تو مدہ کہلاتے ہیں، جیسے: قَالَ، یَقُوْلُ، یَبِیْعُ۔ اور اگر ماقبل کی حرکت مخالف ہو، تو لین کہلاتے ہیں، جیسے: یَوْمٌ، وَیْلٌ۔ اور اگر ابتداءِ کلمہ میں ہوں تو حرفِ مد اور لین نہیں ہوتے؛ جیسے: وَعَدَ، یَسَرَ۔

مہموز: وہ اسم یا فعل ہے جس کے حروفِ اصلی میں ''ہمزہ'' ہو، جیسے: أَمَرَ، أَمْرٌ۔

مہموز کی تین قسمیں ہیں:

(۱) مہموزِ فاء (۲) مہموزِ عین (۳) مہموزِ لام

مہموزِ فا: وہ اسم یا فعل ہے جس کے فا کلمے کی جگہ ''ہمزہ'' ہو، جیسے: أَمَرَ أَمْرٌ۔

مہموزِ عین: وہ اسم یا فعل ہے جس کے عین کلمے کی جگہ ''ہمزہ'' ہو، جیسے: سَأَلَ، رَأْسٌ۔

(۱) الصرف التعلیمی: ۲۶۔ المعجم المفصل فی الصرف: ۳۲۲۔

مہموزِ لام: وہ اسم یا فعل ہے جس کے لام کلمے کی جگہ ''ہمزہ'' ہو؛ جیسے: قَرَأَ (اس نے پڑھا) کَلَأٌ (گھاس)۔

سبق (۲)

معتل: وہ اسم یا فعل ہے جس کے حروفِ اصلی میں حرفِ علت ہو؛ جیسے: وَعَدَ وَعْدٌ۔

معتل کی دو قسمیں ہیں: (۱) معتل بیک حرف (۲) معتل بدو حرف

معتل بیك حرف: وہ اسم یا فعل ہے، جس میں ایک حرف علت ہو؛ اس کی تین قسمیں ہیں: (۱) مثال (۲) اجوف (۳) ناقص

مثال: وہ اسم یا فعل ہے، جس کے فا کلمے کی جگہ ایک حرفِ علت ہو؛ جیسے: یَسَرَ یُسْرٌ۔ اس کو معتلِ فا بھی کہتے ہیں۔

اجوف: وہ اسم یا فعل ہے، جس کے عین کلمے کی جگہ حرفِ علت ہو؛ جیسے: قَالَ، نَابٌ (دانت) اس کو معتل عین بھی کہتے ہیں۔

ناقص: وہ اسم یا فعل ہے جس کے لام کلمے کی جگہ حرفِ علت ہو؛ جیسے: دَعَا، دَلْوٌ۔ اس کو معتلِ لام بھی کہتے ہیں۔

معتل بدوحرف: وہ اسم یا فعل ہے، جس میں دو حرفِ علت ہوں۔ اس کو لفیف بھی کہتے ہیں۔

لفیف کی دو قسمیں ہیں: (۱) لفیفِ مقرون (۲) لفیفِ مفروق

لفیف مقرون: وہ اسم یا فعل ہے، جس کے عین اور لام کلمے کی جگہ حرفِ علت ہو؛ جیسے: طَوَى (اس نے لپیٹا) طَيٌّ (لپیٹنا)، یا جس کے فا اور عین کلمے کی جگہ حرفِ علت ہو؛ جیسے: یَوْمٌ (دن) وَیْلٌ (ہلاکت)۔

لفیف مفروق: وہ اسم یا فعل ہے، جس کے فا اور لام کلمے کی جگہ حرفِ علت ہو؛ جیسے: وَشَى (اس نے غلط بات کو سنوار کر پیش کیا)، وَحْيٌ (اشارہ کرنا)۔

مضاعف: وہ اسم یا فعل ہے، جس کے حروفِ اصلی میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔

مضاعف کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مضاعفِ ثلاثی (۲) مضاعفِ رباعی

مضاعف ثلاثي: وہ اسم یا فعل ہے، جس کا ''عین اور لام کلمہ'' ایک جنس کا ہو؛ جیسے: فَرَّ (وہ بھاگا)، عَدٌّ (شمار کرنا)۔

مضاعف رباعي: وہ اسم یا فعل ہے، جس کا فا اور لامِ اول؛ عین اور لامِ ثانی ایک جنس کے ہوں۔ جیسے: ذَبْذَبَ (وہ متردد ہوا)، زَلْزَلَةٌ (جھٹکے دینا، ہلاکت میں ڈالنا)

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کے خط کشیدہ کلمات میں صحیح، مہموز، معتل، مضاعف اور ان کی قسم کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں، بعض کلمات کے حروفِ اصلی میں حرفِ علت نہیں، لیکن ان کے اسم فاعل میں حرفِ علت ہے؛ وہ معتل ہوگا یا نہیں؟

كُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا (تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی کر) وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ (قسم کھاتا ہوں میں رات کی جب وہ پھیل جائے) إِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ (بے شک قرآن مجید کلام ہے، ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا) أَوْحٰى إِلَيْهِمْ (اشارہ سے کہا ان کو) مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ (جو شخص ڈرا رحمن سے بن دیکھے) وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً (اور پرندوں کو جو کہ جمع ہو جائیں) إِنَّهٗ أَوَّابٌ (بے شک وہ رجوع ہونے والا ہے) يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ (باقی رہے گی تیرے رب کی ذات) إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ (جب زمین ہلا دی جائے گی) يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ (ادا کرتے ہیں وہ زکوٰۃ)

سبق (۳)

ہمزہ، حرفِ علت اور ایک جنس کے دو حرفِ صحیح، کلمہ میں آجانے سے جو ثقل ہوتا ہے؛ اس ثقل کو دور کرنے کے لیے کلمے میں تغیر کیا جاتا ہے، اس کی مشہور تین قسمیں ہیں: (۱) تخفیف (۲) تعلیل (۳) ادغام

تخفیف: ہمزہ کو ''الف'' یا ''واو'' یا ''یا'' سے بدلنا۔ جیسے: رَأْسٌ سے رَاسٌ، بُؤْسٌ

سے بُوْسٌ، ذِئْبٌ سے ذِیْبٌ۔ (۱)

تعلیل: ایسی تبدیلی جو حرف علت کو دوسرے حرفِ علت سے بدلنے، یا حرفِ علت کو حذف یا ءِ ساکن کرنے کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ جیسے: قَوَلَ سے قَالَ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ، یَقْضِیُ سے یَقْضِیْ۔ (۲)

ادغام: ایک طرح کے دو حرفوں کو اس طرح ملا کر پڑھنا، کہ دونوں ایک حرف مشدد بن جائیں؛ جیسے مَدَّ، فَرَّ۔ (۳)

ہمزہ کی تخفیف کے قواعد

ھمزہ: وہ حرف ہے جو الف کی صورت میں متحرک ہو، جیسے: أَمَرَ، سَأَلَ، قَرَأَ، یا ساکن ہو اور جھٹکے سے ادا ہوتا ہو، جیسے: رَأْسٌ، بُؤْسٌ، ذِئْبٌ۔

قاعدہ: (۱) ہمزۂ منفردہ ساکنہ، کو زبر کے بعد ''الف'' سے، پیش کے بعد ''واؤ'' سے، زیر کے بعد ''یا'' سے بدلنا جائز ہے، جیسے: یَامُرُ، یُومِنُ، شِیتَ، اصل میں: یَأْمُرُ، یُؤْمِنُ، شِئْتَ تھا۔ رَاسٌ، بُوسٌ (بمعنی تنگ حالی) ذِیْبٌ (بمعنی بھیڑیا) اصل میں: رَأْسٌ، بُؤْسٌ، ذِئْبٌ تھا۔ (۴)

قاعدہ (۲): ہمزۂ منفردہ مفتوحہ کو ضمہ کے بعد واو اور کسرہ کے بعد یاء سے بدلنا جائز ہے جیسے: جُوَنٌ، جُؤْنَةٌ (بمعنی عطردان کی جمع) مِیَرٌ مِئْرَةٌ (بمعنی دشمن کی جمع) اصل میں جُؤَنٌ اور مِئَرٌ تھا۔

قاعدہ (۳): ہمزۂ متحرکہ، واوٗ یا یاءِ ساکن مدہ زائدہ، یا یائے تصغیر کے بعد واقع ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی جنس سے بدلنا جائز ہے اس کے بعد ادغام کرنا واجب ہے، جیسے مَقْرُوَّةٌ، خَطِیَّةٌ، أُفَیِّسٌ (فأس، بمعنی کلہاڑی کی تصغیر) اصل میں مَقْرُوْءَةٌ، خَطِیْئَةٌ، أُفَیْئِسٌ ہے۔

(۱) الصرف التعلیمی/۳۸۱۔ النحو الوافی: ۴/۷۵۶۔
(۲) المعجم المفصل فی الصرف/۱۷۱۔
(۳) المعجم المفصل فی الصرف/۴۹، نوادر الاصول/۱۷۱۔
(۴) الصرف التعلیمی: ۳۹۱۔

قاعدہ(۴): ہمزۂ متحرکہ، اگر ایسے حرفِ ساکن کے بعد واقع ہو، جو مدّہ زائدہ، یائے تصغیر اور نونِ انفعال نہ ہو، تو ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو تخفیفاً حذف کرنا جائز ہے، جیسے: یَسَلُ، شَيٌ، ضَوٌ، قَدَفْلَحَ، کہ اصل میں: یَسْأَلُ، شَيْئٌ، ضَوْئٌ اور قَدْأَفْلَحَ تھا۔

فائدہ: یَسَلُ سے امر حاضر سَلْ آتا ہے؛ اس لیے کہ "تَسَلُ" سے بنا ہے۔

فائدہ: "رُؤْيَةٌ" مصدر سے جتنے افعال مشتق ہوتے ہیں، ان میں یہ قاعدہ وجوبا جاری ہوتا ہے، جیسے: یَرَی، یُرَی، اصل میں یَرْأَيُ، یُرْأَيُ تھا۔ اور "رُؤْيَةٌ" کے اسماءِ مشتقات میں جوازاً جاری ہوتا ہے، جیسے: مِرَاةٌ اسم آلہ، اور مَرِيٌّ اسم مفعول، اصل میں مِرْآةٌ، مَرْأُوْيٌ ہے "واو یا" ایک کلمہ میں جمع ہوئے، ان میں سے پہلا ساکن غیر مبدل ہے، اس لیے واو کو یا سے بدل کر، یا کا یا میں ادغام کردیا، مَرْءُيٌّ ہوگیا، "یا" کی مناسبت سے ہمزہ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا، مَرْءِيٌّ ہوگیا، اس کے بعد اسی قاعدہ سے ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو حذف کردیا، مَرِيٌّ ہوگیا۔ اس کے مشتقات فعل کی طرح کثیر الاستعمال نہیں ہیں، فعل کثیر الاستعمال ہونے کی وجہ سے تخفیف کا تقاضہ کرتا ہے؛ اس لیے فعل میں یہ قاعدہ وجوباً جاری ہوگا۔[1]

سبق (۴)

قاعدہ(۵): اگر ایک کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہوں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو، تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے، جیسے: آمَنَ، أُوْمِنَ، إِيْمَاناً، اصل میں أَأْمَنَ، أُأْمِنَ، إِأْمَاناً تھا۔

فائدہ: کُلْ، خُذْ، مُرْ، امر حاضر کہ اصل میں أُؤْكُلْ، أُؤْخُذْ، أُؤْمُرْ تھے، اس قاعدے کے مطابق ہمزہ کو واو سے بدلنا چاہیے؛ لیکن خلافِ قیاس دونوں ہمزہ کو وجوباً حذف کر دیتے ہیں۔ البتہ "مُرْ" میں دونوں ہمزہ کا حذف کرنا اور باقی رکھنا جائز ہے۔

(۱) نوادر الوصول: ۱۲۸۔

فائدہ: شروعِ کلام میں ہمزہ کا حذف کرنا زیادہ فصیح ہے، جیسے: مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلَاۃِ (اپنے بچوں کو نماز کا حکم کیجئے) اور درمیان کلام میں ہمزہ کا باقی رکھنا زیادہ اچھا ہے، جیسے: وَأْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃ (اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیجئے)(۱)۔

قاعدہ (۶): اگر دو ہمزۂ متحرکہ ایک کلمہ میں ہوں اور ان میں سے کوئی مکسور نہ ہو، تو دوسرے ہمزہ کو ''واؤ'' سے بدلنا واجب ہے، جیسے: أَوَادِمُ، جَمْعِ آدَمَ، (انسان) أُوَمِّلُ، مضارع واحد متکلم (میں امید دلاتا ہوں) کہ اصل میں أَآدِمُ، أُءَمِّلُ تھے۔

فائدہ: بابِ افعال کے مضارع متکلم أُأَکْرِمُ میں، اس قاعدے سے دوسرے ہمزہ کو واؤ سے نہ بدل کر، خلافِ قیاس حذف کردیا جاتا ہے؛ پھر اس ایک صیغہ کی موافقت کے لیے مضارع کے باقی صیغوں سے بھی ہمزہ کو حذف کردیا جاتا ہے۔

قاعدہ (۷): اگر دو ہمزۂ متحرکہ ایک کلمے میں جمع ہوں اور ان میں سے کوئی ایک مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو ''یا'' سے بدلنا واجب ہے، جیسے: جَآءٍ اور اَئِمَّۃ۔ جَآءٍ اصل میں جَایِیٌ ہے بقاعدۂ قَائِلٌ الف زائد کے بعد ''یا'' واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے بدل گئی۔ جَآءِءٌ ہوگیا۔ پھر اسی قاعدے سے دوسرے ہمزہ کو ''یا'' سے بدل دیا، جَآءِیٌ ہوگیا، کسرے کے بعد ضمہ ''یا'' پر دشوار تھا، ''یا'' کو ساکن کردیا جَآئِیْنٌ ہوگیا یا اور نون دو ساکن جمع ہوگئے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ''یاء'' کو گرادیا، جَآءٍ ہوگیا۔ اَئِمَّۃٌ (جمع إِمَام جس کی اصل اَئِمَّۃٌ بروزن اَفْعِلَۃٌ) میں دوسرے ہمزہ کو یا سے بدلنا جائز ہے۔ اَئِمَّۃٌ اور اَیِمَّۃٌ دونوں جائز ہیں۔

سبق (۵)

قاعدہ (۸): اگر ہمزۂ مَفَاعِلُ (یعنی جمع منتہی الجموع) کے الف کے بعد 'یاء' اور 'واؤ' سے پہلے واقع ہو تو ہمزہ کو ''یاء مفتوحہ'' یا ''واو مفتوحہ'' سے اور دوسری ''یاء'' کو ''الف'' سے بدلنا واجب ہے، بشرطیکہ مفرد کا لام کلمہ ہمزہ اصلیہ یا حرف علت ''واؤ'' یا ''یاء''

(۱) نوادر الاصول/۱۲۶۔ صرفِ زنجانی: ۸۹

اصلیہ ہو اور الف کے بعد ہمزہ عارضی ہو اصلی نہ ہو۔ یاء مفتوحہ سے بدلنے کی مثال، جیسے: خَطَایَا بروزن مَفَاعِلُ خَطِیْئَۃٌ بروزن فَعِیْلَۃٌ کی جمع اس کی اصل خَطَایِئُ ہے الف زائد کے بعد ''یاء'' واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے بدل گئی ''خَطَائِئُ ہوگیا۔ دو ہمزہ میں سے ایک کے مکسور ہونے کی وجہ سے (بقاعدہ جَآءٍ) دوسرے ہمزہ کو ''یاء'' سے بدل دیا خَطَاءِیُ ہوگیا۔ اب اسی قاعدے سے ہمزہ کو ''یا مفتوحہ'' سے بدل دیا خَطَایَیُ ہوگیا، ''یا'' متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے ''یا'' کو الف سے بدل دیا ''خَطَایَا'' ہوگیا۔ واو مفتوحہ سے بدلنے کی مثال جیسے: هَرَاوَی بروزن مَفَاعِلُ، هِرَاوَۃٌ بروزن فِعَالَۃٌ کی جمع۔ خَطَایَا کی طرح تعلیل ہوی ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل خط کشیدہ کلمات کی اصل نکال کر تخفیف کا قاعدہ جاری کریں، اور یہ بتائیں کہ کس قاعدے کے تحت تخفیف کی گئی ہے، نیز بعض کلمات میں تخفیف کا قاعدہ پائے جانے کے باوجود تخفیف نہیں ہو رہی ہے، تو کس شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے اس کی وضاحت کریں!

لَایُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ (نہ لیا جائے ان سے بدلہ) یَأْلَمُوْنَ کَمَا تَأْلَمُوْنَ (وہ بے آرام ہوتے ہیں جس طرح تم ہوتے ہو) أَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِأَصْحَابِ الْفِیْلِ (کیا نہیں دیکھا آپ نے کیسا کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ) سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّهَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ (اپنی قربانی کے جانوروں کو موٹا کرو اس لیے کہ وہ پل صراط پر تمہاری سواری ہوں گے) ضَحَایَا جمع ضَحِیَّۃٍ بروزن فَعِیْلَۃٍ قربانی کا جانور۔ مَطَایَا جمع مَطِیَّۃٍ بروزن فَعِیْلَۃٍ سواری کا جانور۔ أَرِنَا مَنَاسِکَنَا، (بتلا ہم کو قاعدے حج کے) لَایَأْبَ الشُّهَدَاءُ (انکار نہ کریں گواہ) سَلْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ (پوچھ بنی اسرائیل سے) مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ (جو تم کو رسول دیں تو اس کو لے لو) خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ (تم اس کو پکڑ لو پھر اس کے طوق ڈال دو) کَزَرْعٍ

أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ (جیسے کھیتی کہ اس نے اپنی سوئی نکالی پھر اس نے اس کو قوی کیا) کَرَّ جَیْئَلٌ کَالأُسَدِ (حملہ کیا بجو نے شیر کی طرح یاء الحاق کے لیے ہے) اِنْأَطَرَ مَجْرَی الْحَوْءَبِ إِلَی الْقَرْیَةِ (چشمہ کا راستہ گاؤں کی طرف مڑ گیا) حَوْءَبٌ میں واو جَعْفَرٌ سے الحاق کے لیے ہے۔ اِشْتَرَیْتُ الْمَرَایَا الْمُخْتَلِفَةَ (میں نے مختلف آئینے خریدے) مَرَاءِیُ جمع مِرْآۃٍ بروزن مِفْعَلَۃٍ بطور شذوذ مَرَایَا بھی استعمال ہے۔ قَدَّمْتُ إِلَیْكَ الْهَدَایَا الثَّمِیْنَةَ (میں نے آپ کو قیمتی ہدیے پیش کیے)

(۱) آنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَاراً (اس نے کوہِ طور کی طرف سے آگ دیکھی)

أُوْذِیْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا لَا یُوْذَی اَحَدٌ (میں اللہ کے راستے میں جتنا ستایا گیا ہوں اتنا کوئی نہیں ستایا گیا) أَوَدُّ اَنْ اَطْلُبَ الْمَعَالِیَ (میں بلندیاں حاصل کرنا چاہتا ہوں)۔

تمرینی سبق (۶)

مهموز الفاء: اَزْبَابِ "نَصَرَ" الأَمْرُ (فرمانا)

صرفِ صغیر: أَمَرَ، یَأْمُرُ، أَمْرًا، فَهُوَ آمِرٌ، وَأُمِرَ، یُؤْمَرُ، أَمْرًا، فَهُوَ مَأْمُوْرٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ مُرْ، وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَأْمُرْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَأْمَرٌ، وَالآلَةُ مِنْهُ مِئْمَرٌ، وَمِئْمَرَةٌ، وَمِئْمَارٌ، وَتَثْنِیَتُهُمَا مَأْمَرَانِ، وَمِئْمَرَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَآمِرُ، وَ مَآمِیْرُ، أَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ آمَرُ، آمَرَانِ، آمَرُوْنَ، أَوَامِرُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ أُمْرَی، أُمْرَیَانِ، أُمْرَیَاتٌ، أُمَرٌ۔

فائدہ: یَأْمُرُ، حکم کرتا ہے، یا کرے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں بروزن یَنْصُرُ ہے۔ ہمزہ منفردہ ساکنہ زبر کے بعد واقع ہوا، بقاعدہ یَأْمُرُ ہمزہ کو الف سے بدلا جا سکتا ہے یَامُرُ، پڑھا جا سکتا ہے۔

بعینہ یہی قاعدہ یُؤْمَرُ مضارع مجہول مَأْمُوْرٌ اسم مفعول لَا تَأْمُرْ نہی، مَأْمَرٌ، مَأْمَرَانِ۔ اسم ظرف: مِئْمَرٌ، مِئْمَرَةٌ، مِئْمَارٌ، اسم آلہ، اور ان کے تثنیہ میں جاری ہو سکتا ہے۔

مُرْ: حکم کرتو ایک مرد، صیغہ واحد مذکر حاضر، بحث امرِ حاضر، اصل میں أُؤْمُرْ، بروزنِ أُنْصُرْ ہے، بقاعدۂ أُوْمِنَ دوسرے ہمزہ کو واو سے نہ بدل کر، خلافِ قیاس دونوں ہمزہ کو حذف کر دیا، مُرْ ہو گیا۔

آمَرُ: سب سے زیادہ حکم کرنے والا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسمِ تفضیل، اصل میں أَأْمَرُ، بروزنِ أَنْصَرُ ہے، دو ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوئے، پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہے، بقاعدۂ آمَنَ دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرفِ علت الف سے وجوباً بدل دیا، آمَرُ ہو گیا۔ یہی قاعدہ اسمِ تفضیل کے تثنیہ و جمع سالم میں جاری ہوا ہے۔

أَوَامِرُ: سب سے زیادہ حکم کرنے والے سب مرد، صیغہ جمع تکسیر مذکر، بحث اسمِ تفضیل، اصل میں أَءَامِرُ، بروزنِ أَنَاصِرُ ہے، دو ہمزہ متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور ان میں سے کوئی مکسور نہیں ہے، بقاعدۂ أَوَادِمُ دوسرے ہمزہ کو وجوباً واو سے بدل دیا، أَوَامِرُ ہو گیا۔

اسمِ فاعل، اسمِ ظرف و آلہ کی جمع اور اسمِ تفضیل مؤنث اپنی اصل پر ہیں، کوئی تخفیف نہیں ہوئی ہے۔

سبق (۷)

مہموز العین، از باب "سَمِعَ" اَلسَّأْمُ (رنجیدہ ہونا)

صرفِ صغیر: سَئِمَ، يَسْأَمُ، سَأْماً، فَهُوَ سَائِمٌ، وَسُئِمَ، يُسْأَمُ، سَأْماً، فَهُوَ مَسْؤُوْمٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْأَمْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَسْأَمْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَسْأَمٌ، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِسْأَمٌ مِسْأَمَةٌ، مِسْآمٌ، وَتَثْنِيَتُهُمَا مَسْأَمَانِ، مِسْأَمَتَانِ، وَمِسْآمَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَسَائِمُ، مَسَائِيْمُ، أَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ أَسْأَمُ، أَسْأَمَانِ، أَسْأَمُوْنَ، أَسَائِمُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ سُؤْمَى، سُؤْمَيَانِ، سُؤْمَيَاتٌ، سُؤَمٌ۔

فائدہ: يَسْأَمُ، رنجیدہ ہوتا ہے، یا ہوے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث

فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں بروزنِ یَسْمَعُ ہے۔ ہمزہ متحرکہ ایسے حرفِ ساکن کے بعد واقع ہوا، جو مدہ زائدہ، یائے تصغیر اورنونِ انفعال نہیں ہے، بقاعدۂ یَسْأَلُ ہمزہ کی حرکت ماقبل کودیکر جوزاًبالغرضِ تخفیف ہمزہ کوحذف کیا جاسکتا ہے، یَسَمُ پڑھا جاسکتا ہے یہی قاعدہ یُسْأَمُ مضارع مجہول، مَسْؤُوْمٌ، اسم مفعول، اورتمام بحثوں میں جاری ہوسکتا ہے۔

سَأْماً، بحث مصدر، رنجیدہ ہونا، بروزنِ سَمْعًا ہے، ہمزۂ منفردہ ساکنہ فتحہ کے بعد واقع ہوا، بقاعدۂ یَأْمُرُ ہمزہ کوفتحہ کے موافق حرفِ علت ''الف'' سے بدلا جاسکتا ہے، سَاماً پڑھا جاسکتا ہے۔

مہموز اللام ازباب: فَتَحَ اَلْبَدْءُ (شروع کرنا)

صرف صغیر: بَدَأَ، یَبْدَأُ، بَدْأً، فَهُوَ بَادِئٌ، وَبُدِئَ، یُبْدَأُ، بَدْأً، فَهُوَ مَبْدُوٌّ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِبْدَأْ، وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَبْدَأْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَبْدَأٌ، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِبْدَأٌ وَمِبْدَأَةٌ، وَمِبْدَائٌ، وَتَثْنِیَتُهُمَا مَبْدَآنِ، وَمِبْدَ آنِ، وَمِبْدَائَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَبَادِئُ، وَمَبَادِیُّ، أَفْعَلُ التَّفْضِیْلُ مِنْهُ اَبْدَأُ، اَبْدَآنِ، أَبْدَؤُنَ، أَبَادِئُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ بُدْئَ، بُدْئَیَانِ، بُدْأَیَاتٌ، بُدَئٌ۔

فائدہ: بَدْأً، شروع کرنا، بحث مصدر، بروزنِ فَتْحاً ہے۔ ہمزۂ متحرکہ ایسے حرف ساکن کے بعد واقع ہوا، جو مدہ زائدہ، یاتصغیر اورنونِ انفعال نہیں ہے، بقاعدۂ یَسْأَلُ ہمزہ کی حرکت ماقبل کودیکر جوزاًبالغرضِ تخفیف ہمزہ حذف کیا جاسکتا ہے، بَداً، پڑھا جاسکتا ہے۔

مَبْدُوٌّ: شروع کیا ہوا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم مفعول، اصل میں، مَبْدُوْءٌ، بروزنِ مَفْتُوْحٌ ہے، ہمزۂ متحرکہ، واو ساکن مدہ زائدہ کے بعد واقع ہوا، بقاعدۂ مَقْرُوَّةٌ ہمزہ کو ماقبل کی جنس ''واوَ'' سے بدل دیا، مَبْدُوْوٌ، ہوگیا، اس کے بعد وجوباً واو کا واو میں ادغام کردیا، مَبْدُوٌّ ہوگیا۔

باقی بحثوں میں تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں، تخفیف نہیں کی گئی ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل مصادر سے صرف کبیر ضرور پڑھیں چاہے وقت زیادہ لگ جائے، اور تخفیف کا قاعدہ بیان کر کے اجراءِ قواعد کریں۔

مہموزِ فاء، اَلإِذْنُ (اجازت دینا) از سَمِعَ۔ اَلأَمَانَۃُ (امانت دار ہونا) از کَرُمَ۔ اَلتَّأَدُّبُ (ادب حاصل کرنا) از تَفَعُّلٌ۔ اَلسُّؤَالُ (پوچھنا) از فَتَحَ۔

مہموزِ عین، اَلْبَأْسُ (دلیر ہونا) از کَرُمَ۔ اَلرُّؤْیَۃُ (دیکھنا) از فَتَحَ۔

مہموز لام، اَلْبُرْءُ (صحت یاب ہونا) از سَمِعَ۔ اَلرَّدَاأَۃُ (گھٹیا اور خراب ہونا) از کَرُمَ۔ اَلاُجْتِرَاءُ (بہادری کرنا) از اِفْتِعَالٌ۔ اَلاِسْتِئْرَافُ (مہربانی چاہنا) از اِسْتِفْعَالٌ۔

"تعلیل کے قواعد"

سبق (۸)

قاعدہ (۱): واو اور یاء متحرک، ماقبل مفتوح عین یا لام کلمے کی جگہ واقع ہوں تو الف سے بدل جاتے ہیں، جیسے: قَالَ، بَاعَ، سَمَا، جَرَی کہ اصل میں قَوَلَ بَیَعَ، سَمَوَ، جَرَیَ تھا[1]۔

واو اور یاء کو الف سے بدلنے کی نو شرطیں ہیں: (۱) واو اور یاء کی حرکت اصلی ہو عارضی نہ ہو، اگر حرکت عارضی ہوگی تو واو اور یا کو الف سے نہیں بدلا جائے گا، جیسے: تَوَمٌ (جوڑوا بچہ) اس میں واو کی حرکت عارضی ہے، یہ اصل میں تَوْئَمٌ ہے ہمزہ کی حرکت واو ساکن کو دے کر ہمزہ کو تخفیفاً حذف کر دیا ہے۔

(۲) ماقبل واو، یاء کا فتحہ، واو اور یاء متحرک، دونوں ایک کلمے میں متصل ہوں، اگر دونوں ایک کلمے میں نہیں ہیں تو واو اور یاء کو الف سے نہیں بدلا جائے گا، جیسے: حَضَرَ وَالِدِیْ، حَضَرَ یَاسِرٌ۔

---

(۱) حروفِ ہجا میں کونسا حرف مذکر و مؤنث ہوتا ہے۔ تدریس الصرف صفحہ ۱۵۹ پر ملاحظہ ہو۔

(۳) اگر واو اور یاء متحرک عین کلمے کی جگہ ہوں، تو ان کے بعد حرفِ متحرک ہو اگر حرفِ متحرک نہیں ہے، تو واو اور یاء کو الف سے نہیں بدلا جائے گا، جیسے: خَوَرْنَق (عراق میں قصر نعمانی کا علم ہے) طَوِيْلٌ (لمبا) غَيُوْرٌ (غیرت مند)۔

(۴) اگر واو اور یاء متحرک لام کلمے کی جگہ ہوں، تو ان کے بعد الف، یائے تثنیہ، یائے مشدد اور نونِ تاکید نہ ہو، اگر ان کے بعد مذکورہ چیزوں میں سے کوئی بھی ہوگا تو واو اور یاء کو الف سے نہیں بدلا جائے گا، جیسے: فَتَيَانٌ، فَتَيَيْنِ، رَمَيَا، عَلَوِيٌّ، عَصَوِيَّةٌ (لاٹھی ہونا) اِخْشَيَنَّ۔

(۵) واو اور یاء متحرک ماقبل مفتوح جس کلمے میں ہوں وہ کلمہ لون اور عیب ظاہری کے معنی میں نہ ہو، جیسے: عَوِرَ (وہ کانا ہوگیا) غَيِدَ (وہ ٹیڑھا جسم والا ہوگیا)۔

(۶) واو متحرک، اِفْتَعَلَ فعل ماضی بمعنی مُفَاعَلَة، یا تَفَاعُل کے عین کلمہ کی جگہ نہ ہو؛ اگر وہ کلمہ بمعنی مُفَاعَلَة یا تَفَاعُل ہوگا تو واو کو الف سے نہیں بدلا جائے گا، جیسے: اِجْتَوَرُوْا بمعنی جَاوَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً (وہ ایک دوسرے کے پڑوسی ہوئے)۔ واضح رہے کہ یہ شرط واو متحرک کے ساتھ خاص ہے نہ کہ یاء متحرکہ کے ساتھ، اسی لیے اِسْتَافُوْا بمعنی تَسَايَفُوْا (وہ تلواروں کے مارنے میں شریک رہے) کہ اصل میں اِسْتَيَفُوْا، ہے، یا کو الف سے بدل دیا گیا۔

سبق (۹)

(۷) واو اور یاء متحرک لفیف کا عین کلمہ نہ ہوں، اگر لفیف کا عین کلمہ ہیں، تو واو اور یاء کو الف سے نہیں بدلا جائے گا، جیسے: اَلْحَيَا (بارش، شادابی) اَلْهَوَى (محبت، عشق) کہ اصل میں الحَيَيُ، الهَوَيُ ہے۔ اس میں لام کلمے کو الف سے بدل دیا گیا ہے نہ کہ عین کلمہ کو۔

(۸) واو اور یاء متحرک ایسے کلمہ کا عین کلمہ نہ ہوں جس کے اخیر میں الف ونون زائدتان اور الف مقصورہ زائدہ ہو، اگر کلمہ کے اخیر میں الف ونون زائدتان اور الف

مقصورہ زائدہ ہے، تو واواور یاء کوالف سے نہیں بدلا جائے گا، جیسے: جَوَلَانٌ (حیران ہونا) دَوَرَانٌ (سرگرداں) صَوَرَی (پانی والی ایک زمین کا نام)۔

(۹) واو اور یاء متحرک ایسی جمع تکسیر کا عین کلمہ نہ ہوں، جس کے اخیر میں ''ۃ'' متحرک ہے، اگر ایسا ہے تو واواور یاء کوالف سے نہیں بدلا جائے گا، جیسے: شَوَکَۃٌ جمع شائک (کانٹوں دار درخت)[1]۔

قاعدہ (۲): واو اور یاء متحرک ماقبل مفتوح سے بدلے ہوئے الف کے بعد ساکن یا فعل ماضی کی تائے تانیث واقع ہو، تو الف حذف ہو جاتا ہے، جیسے: دَعَوْا، تَرْضَیْنَ، دَعَتْ، دَعَتَا۔

فائدہ: ماضی معروف کے صیغوں میں جمع مؤنث غائب سے اخیر تک الف حذف کرنے کے بعد، واوی مفتوح العین ومضموم العین، میں فا کلمے کو ضمہ دیا جاتا ہے، جیسے: قُلْنَ، طُلْنَ۔ یائی اور واوی مکسور العین میں کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے: بِعْنَ، اور خِفْنَ۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کے خط کشیدہ کلمات کی اصل نکال کر تعلیل کریں اور کس قاعدہ کے تحت تعلیل ہوئی ہے اس کو بیان کریں نیز بعض مثالوں میں قاعدہ پائے جانے کے باوجود، واواور یاء کوالف سے نہیں بدلا گیا، اس کی وجہ بھی بیان کریں۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ (فرعون چڑھ رہا تھا ملک میں) تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (جو آپس میں ایک دوسرے کو صبر کی فہمائش کرتے ہیں اصلہ تَوَاصَیُوْا) فما بکت علیہم السماء (پھر نہ رویا ان پر آسمان) اِذَا تَوَفَّتْہُمُ الْمَلٰئِکَۃُ (جب کہ فرشتے جان نکالیں گے ان کی) کَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا (ہے اس کے درمیان ایک سیدھی گزران) مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُمُ الْہُدَیٰ (اس کے بعد کہ ظاہر ہوچکی ان پر سیدھی راہ)

(۱) یہ شرائط پنج گنج، علم الصیغہ، شرح ابن عقیل: ۲/۵۸۱، نوادر الاصول: ۱۴۴، تا ۱۵۰، النحو الوافی: ۴/۷۸۶ سے ماخوذ ہیں

اِشْتَوَرُوْا (انہوں نے ایک دوسرے سے مشورہ کیا) اِمْتَازُوْا الْیَوْمَ (آج تم الگ ہو جاؤ) اَلْقٰی عَصَاہُ (ڈال دی اس نے اپنی لاٹھی) عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّھَا (سرکشی کی اس نے اپنے رب کے حکم سے) فَاِنْ طِبْنَ لَکُمْ عَنْ شَیْئٍ مِنْہُ (پھر اگر وہ بیبیاں خوش دلی سے چھوڑ دیں تم کو اس مہر میں سے کوئی جز) جِدْ بِنَفْسِکَ عَنْ طَرِیْقِ الضَّلَالِ حَیَدٰی (اپنے آپ کو گمراہی کے راستے سے بالکل دور رکھو) ھَامَتِ الْقَافِلَۃُ فِی الصَّحْرَاءِ ھَیَمَانًا (قافلہ جنگل میں بہت سرگرداں رہا) اَلْحَوَکَۃُ یَنْجُوْنَ لَنَا اَنْوَاعاً مِنَ الثِّیَابِ (پارچہ باف ہمارے لیے قسم قسم کے کپڑے بنتے ہیں) جمع حَائِکٍ۔

سبق (۱۰)

قاعدہ (۳): وہ واو، جو علامتِ مضارع مفتوحہ اور کسرے کے درمیان واقع ہو، تو اس واو کا حذف کرنا واجب ہے۔ جیسے: یَعِدُ، یَمِقُ، کہ اصل میں یَوْعِدُ، اور یَوْمِقُ تھا۔ اور جو علامت مضارع مفتوحہ اور ایسے فتحہ کے درمیان واقع ہو جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو اس واو کا حذف کرنا جائز ہے، جیسے: یَھَبُ، یَسَعُ کہ اصل میں، یَوْھَبُ یَوْسَعُ تھا[1]۔

فائدہ: اگر مضارع مفتوح العین ہو، تو واو کو حذف کرنا اور حذف نہ کرنا دونوں جائز ہیں، البتہ یہ سماع پر موقوف ہے۔ حذف کی مثال، جیسے: وَذِرَ، یَذَرُ کہ اصل میں یَوْذَرُ تھا، حذف نہ کرنے کی مثال، جیسے: وَجِلَ یَوْجَلُ، وَجَعَ یَوْجَعُ[2]۔

قاعدہ (۴): وہ مصدر جو، اس فِعْلَۃٌ (بکسر فا و سکونِ عین، فتح لام) کے وزن پر ہو، جو بیان ہیئت کے لیے نہ ہو تو اس کے فاء کلمے کا واو، بطور وجوب حذف ہو جاتا ہے، اور عین کلمے کو کسرہ دے کر واو کے عوض اخیر میں ''ۃ'' بڑھا دی جاتی ہے، جیسے: عِدَۃٌ، زِنَۃٌ، سِعَۃٌ، کہ اصل میں وِعْدٌ، وِزْنٌ، وِسْعٌ تھا، واو کو حذف کر کے عین کلمے کو کسرہ دے دیا اور واو کے عوض اخیر میں ''ۃ'' بڑھا دی۔

(۱) النحو الوافی: ۴/۸۰۰۔ (۲) مزید تفصیل تدریس الصرف میں ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ: اگر مصدر "فَعْلٌ" کے وزن پر ہے تو واو حذف نہیں کیا جائے گا، جیسے: وَعْداً، وَزْنًا وَسْعًا۔ وغیرہ۔

قاعدہ: (۵) جس حرف کو اجتماع ساکنین یا تنوین کے بغیر حذف کیا جاتا ہے تو اس کے عوض اخیر میں "ۃ" لائی جاتی ہے، لِاَنَّ کُلَّ حَرْفٍ اِذَا حُذِفَتْ مِنْ غَیْرِ الْتِقَآءِ التَّنْوِیْنِ عُوِّضَتِ التَّاءُ مِنْهَا۔(۱)

قاعدہ (۶): واو ساکن، غیر مدغم (یعنی غیر مشدد) کسرے کے بعد یاء ہو جاتا ہے، جیسے: مِیْزَانٌ کہ اصل میں مِوْزَانٌ ہے۔ واو ساکن غیر مدغم کسرے کے بعد واقع ہوا واو کو یاء سے بدل دیا مِیْزَانٌ ہو گیا۔

قاعدہ (۷): یائے ساکنہ ضمہ کے بعد واو سے بدل جاتی ہے، بشرطیکہ وہ کلمہ جس میں یاء ہے جمع تکسیر نہ ہو، جیسے: یُوْقِنُ، مُوْسِرٌ کہ اصل میں یُیْقِنُ، مُیْسِرٌ ہے۔

سبق (۱۱)

قاعدہ (۸): جب دو واو شروع کلمے میں جمع ہوں اور دوسرا واو اصلی ہو، تو پہلا وجوباً ہمزہ سے بدل جاتا ہے، خواہ دوسرا متحرک ہو، جیسے: اَوَاثِقُ جمع وَاثِقَۃٍ، اَوَاصِلُ، جمع وَاصِلَۃٍ، اَوَافِقُ جمع وَافِقَۃٍ (بروزنِ فَوَاعِلَ) کہ اصل میں وَوَاثِقُ، وَوَاصِلُ اور وَوَافِقُ ہیں۔ خواہ دوسرا واو ساکن ہو، جیسے: اُوْلٰی اَوَّلُ اسم تفضیل کی مونث (جو آخرۃ بمعنی دوسرے کے مقابلے میں بولا جاتا ہے۔) کہ اصل میں وُوْلٰی ہے۔ اس کا مادہ وَوْلٌ ہے، لیکن اس کا فعل استعمال نہیں ہوتا ہے، کیوں کہ تتبع اور تلاش سے ایسا کوئی فعل نہیں ملتا ہے جس کا فاء اور عین کلمہ واو ہو (۲)۔

قاعدہ (۹): واو مضموم اور مکسور کو شروع کلمہ میں اور مضموم کو وسط کلمے میں ہمزہ سے بدلنا جائز ہے، جیسے: اُجُوْہٌ، (جمع وَجْہٍ چہرہ) اِشَاحٌ (بمعنی تلوار) اَدْؤُرٌ جمع دَارٍ (بمعنی گھر) کہ اصل میں وُجُوْہٌ، وِشَاحٌ، اَدْوُرٌ ہے، اور واو مفتوح کو ہمزہ سے بدلنا

(۱) صرف زنجانی: ۵۷۔ (۲) النحو والوافی، ۴/ ۷۶۴۔ روح المعانی: ۱/ ۳۸۸۔

شاذ ہے، جیسے: اَحَدٌ کہ اصل میں وَحَدٌ ہے۔

قاعدہ (۱۰): واو اور یاء اصلی یعنی جو ہمزہ سے بدلے ہوئے نہ ہوں اگر افتعال اور اس کے مشتقات کے فاء کلمے کی جگہ واقع ہوں، تو وہ وجوباً تاء سے بدل جاتے ہیں، اور تاء کا، اِفْتِعَالٌ اور اس کے مشتقات کی تاء میں ادغام ہوجاتا ہے، جیسے: اِتَّصَلَ، اِتَّسَرَ کہ اصل میں اِوْ تَصَلَ، اِیْتَسَرَ ہیں، واو یاء اصلی اِفْتِعَالٌ کی ماضی معروف کے فاء کلمے کی جگہ واقع ہوئے، واو اور یاء کو وجوباً تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کردیا، اِتَّصَلَ اِتَّسَرَ ہوگیا۔ اور اگر واو اور یاء اصلی نہیں ہیں، بلکہ ہمزہ سے بدلے ہوئے ہیں، تو واو اور یاء کو ہمزہ سے بدلنا جائز نہیں ہے، جیسے: اُوْتُمِنَ، اِیْتَکَلَ، کہ اصل میں اِئْتَکَلَ (عَنْ اَکْلٍ) اُؤْتُمِنَ (عَنْ اَمَانَةٍ) بقاعدہ اُوْمِنَ، اِیمانًا ہمزہ کو واو سے بدل دیا، اُوْتُمِنَ، اِیْتَکَلَ ہوگیا۔ اب واو اور یاء کو تاء سے نہیں بدلا جائے گا۔ بطور شذوذ بعض اِتَّکَلَ بھی استعمال کرتے ہیں [1]۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کے خط کشیدہ کلمات کی اصل نکال کر تعلیل کریں اور کس قاعدے کے تحت تعلیل ہوئی ہے اس کو بیان کریں، نیز بعض کلمات میں مذکورہ قواعد جاری نہیں ہوئے اس کی وجہ بیان کریں۔

تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ (بیان کرتی ہیں اس کی زبانیں جھوٹ) اِنِّیْ اَعِظُكَ (بے شک میں تم کو نصیحت کرتا ہوں) تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ اَزْوَاجَكُمْ (چھوڑتے ہو ان بیویوں کو جو تمہارے رب نے تمہارے لیے پیدا کیں، مادّہ وَذَرٌ ہے) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (بے شک اللہ تعالیٰ خلاف نہیں کرتا اپنا وعدہ، اَصْلُه، مِوْعَادٌ) لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اللہ ہی کو بچی رہتی ہے ہر شَیٔ آسمانوں اور زمین، اصلہ مِوْرَاثٌ) لَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ (نقصان نہ دے گا تم کو

(۱) النحو الوافی: ۲/۷۹۲۔

تمہارے کاموں میں) لَا تَوْجَلْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (مت ڈر بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے) اِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ (جب رسولوں کا وقت مقرر ہوجائے، اصلہ وُقِّتَتْ) وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ (اور چاند کی (قسم) جب وہ پورا ہوجائے) ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ (یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہیں ہوگا)

سبق (۱۲)
مثال کی گردانیں

مثال واوي: از ضَرَبَ يَضْرِبُ۔ اَلْوَعْدُ وَالْعِدَةُ۔ وعدہ کرنا۔

صرفِ صغیر: وَعَدَ، يَعِدُ، وَعْداً، وَ عِدَةً، فَهُوَ وَاعِدٌ، وَ وُعِدَ، يُوْعَدُ، وَعْداً، وَعِدَةً فَهُوَ مَوْعُوْدٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ عِدْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لا تَعِدْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَوْعِدٌ وَالْآلَةُ مِنْه مِيْعَدٌ وَ مِيْعَدَةٌ وَمِيْعَادٌ، وَتَثْنِيَتُهُمَا مَوْعِدَانِ وَ مِيْعَدَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَوَاعِدُ وَ مَوَاعِيْدُ، أَفْعَلُ التَّفْضِيْلُ مِنْهُ أَوْعَدُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ وُعْدٰى، وَ تَثْنِيَتُهُمَا اَوْعَدَانِ وَ وُعْدَيَانِ، أُعْدَيَان، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا أَوْعَدُوْنَ، وَأَوَاعِدُ، وَ وُعْدَيَاتٌ، أُعْدَيَاتٌ، وَوُعَدٌ، أُعَدٌ۔

فائدہ: واو، مضارع معروف سے بقاعدۂ يَمِقُ اور عِدَةً مصدر سے بقاعدۂ فِعْلَةٌ، حذف ہوگیا، اور اس کے عوض اخیر میں ''ۃ'' بڑھادی گئی۔ ماضی مجہول وُعِدَ اور اسم تفضیل مونث وُعْدٰی، میں بقاعدہ اُجُوْہٌ واو کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔ اسم فاعل مونث وَاعِدَةٌ کی جمع مکسر اَوَاعِدُ میں پہلا واو بقاعدۂ اَوَاثِقُ، وجوباً ہمزہ سے بدل گیا، جو اصل میں وَوَاعِدُ ہے۔ اسم آلہ مِيْعَدٌ میں واو، بقاعدہ مِيْزَانٌ یاء سے بدل گیا۔

مثال یائي: ''از ضَرَبَ يَضْرِبُ، اَلْمَيْسِرُ۔ جوا کھیلنا''

صرفِ صغیر: يَسَرَ، يَيْسِرُ، مَيْسِرًا، فَهُوَ يَاسِرٌ، وَيُسِرَ، يُوْسَرُ، مَيْسِرًا، فَهُوَ مَيْسُوْرٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِيْسِرْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَيْسِرْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَيْسِرٌ، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِيْسَرٌ وَمِيْسَرَةٌ وَمِيْسَارٌ وَتَثْنِيَتُهُمَا مَيْسِرَانِ وَمِيْسَرَانِ، وَالْجَمْعُ

مِنْہُمَا مَیَاسِرُ وَمَیَاسِیْرُ، أَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ أَیْسَرُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ یُسْرَی وَتَثْنِیَتُہُمَا أَیْسَرَانِ وَیُسْرَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا أَیْسَرُوْنَ وَأَیَاسِرُ وَیُسْرَیَاتٌ وَیُسَرٌ۔

فائده: یاء، مضارع مجہول میں بقاعدہ یُوْقِنُ واو سے بدل گیا۔ اس کے علاوہ اس باب میں کوئی تعلیل نہیں ہوی۔

سبق (۱۴)

مثال واوي: از سَمِعَ یَسْمَعُ "اَلْوَجْلُ" ڈرنا۔

صرفِ صغیر: وَجِلَ، یَوْجَلُ، وَجْلاً، فَہُوَ وَاجِلٌ، وَوُجِلَ یُوْجَلُ، وَجْلاً، فَہُوَ مَوْجُوْلٌ، الأَمْرُ مِنْهُ اِیْجَلْ، وَالنَّہْیُ عَنْهُ لاَ تَوْجَلْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَوْجَلٌ، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِیْجَلٌ وَمِیْجَلَةٌ وَمِیْجَالٌ، وَتَثْنِیَتُہُمَا مَوْجَلاَنِ وَمِیْجَلاَنِ وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا مَوَاجِلُ وَمَوَاجِیْلُ، اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ أَوْجَلُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ وُجْلَی، أُجْلَی، وَتَثْنِیَتُہُمَا أَوْجَلاَنِ وَ وُجْلَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا أَوْجَلُوْنَ، اَوَاجِلُ، وَ وُجْلَیَاتٌ، أُجْلَیَاتٌ۔ وَوُجَلٌ، أُجَلٌ۔

فائده: امر حاضر اِیْجَلْ اور اسم آلہ مِیْجَلٌ میں واو بقاعدہ مِیْزَانٌ یاء سے بدل گیا، ماضی مجہول وُجِلَ اور اسم تفضیل واحد مؤنث وُجْلَی اور جمع مکسر مؤنث وُجَلٌ، جمع مؤنث سالم، وُجْلَیَاتٌ میں واو کو بقاعدہ أُجُوهٌ ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔ اور اَوَاجِلُ، میں پہلا واو بقاعدہ أَوَاثِقُ وجوباً ہمزہ سے بدل گیا، جو اصل میں، وَوَاجِلُ ہے، اس باب میں اس کے علاوہ کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔

مثال واوي: از سَمِعَ یَسْمَعُ "اَلْوَسْعُ وَالسِّعَةُ" گنجائش رکھنا"

صرفِ صغیر: وَسِعَ، یَسَعُ، وَسْعًا وَسِعَةً، الخ۔

مثال واوي: از فَتَحَ یَفْتَحُ "اَلْهِبَةُ" "بخشنا"

صرفِ صغیر: وَهَبَ، یَهَبُ، هِبَةً، الخ۔

فائده: ان دونوں باب کے مضارع معروف یَسَعُ، یَہَبُ میں واو بقاعدۂ یَہَبُ حذف ہوگیا، اور ہِبَةً، سِعَةً میں بقاعدۂ فِعْلَةٌ، واو کو حذف کرکے اس کے عوض اخیر میں ''ۃ'' بڑھادی گئی اور عین کلمہ کو کسرہ دیدیا گیا۔ باقی صیغوں میں وَعَدَ یَعِدُ کی طرح تعلیل ہوی ہے۔

مثال واوي: ازحَسِبَ یَحْسِبُ ''اَلْوَمْقُ وَالْمِقَةُ'' ''محبت کرنا''

صرفِ صغیر: وَمِقَ، یَمِقُ، وَمْقاً وَمِقَةً، الخ۔ اس باب کے صیغوں میں بعینہٖ وَعَدَ یَعِدُ کے صیغوں کی طرح تعلیل ہوی ہے۔

مثال واوي: ازافتعال ''اَلاِتِّقَادُ'' آگ روشن کرنا۔

صرفِ صغیر: اِتَّقَدَ، یَتَّقِدُ، اِتِّقَادًا، الخ

مثال يائي: از، افتعال ''اَلاِتِّسَارُ'' جوا کھیلنا۔

صرفِ صغیر: اِتَّسَرَ، یَتَّسِرُ، اِتِّسَاراً الخ

ان دونوں باب میں واو اور یاء بقاعدۂ اِتَّصَلَ، تاء ہوکر تاء میں مدغم ہوگئی۔

مثال واوي: از: اِفْتِعَالُ ''اَلاِسْتِیْقَادُ'' آگ روشن کرنا۔

صرفِ صغیر: اِسْتَوْقَدَ، یَسْتَوْقِدُ، اِسْتِیْقَاداً الخ۔

مثال واوي: ازافعال ''اَلْاِیْقَادُ'' آگ روشن کرنا۔

صرفِ صغیر: أَوْقَدَ، یُوْقِدُ، اِیْقَاداً الخ

ان دونوں باب کے مصادر میں واو، بقاعدۂ مِیْزَانٌ یاء سے بدل گیا۔

نوٹ: گردانیں الدروس التصریفیہ میں، تفصیلات تدریس الصرف میں ملاحظہ ہو۔

سبق (۱۴)

''تعلیل کے دیگر قواعد''

قاعده: (۱۱) اجوف واوی کے اسم مفعول میں، واو کی حرکت ماقبل کو نقل کرنے کے بعد، ایک واو کو اجتماع ساکنین (دو ساکنوں کے جمع ہونے) کی وجہ سے حذف کرنا

واجب ہے، جیسے: مَقُوْلٌ کہ اصل میں مَقْوُوْلٌ بروزنِ مَفْعُوْلٌ ہے، واو کا ضمہ ماقبل قاف کو دے دیا، مَقُوْوْلٌ ہوگیا، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے؛ راجح قول کے مطابق دوسرے واو کو حذف کردیا، مَقُوْلٌ ہوگیا۔

ایسے موقع پر بعض حضرات، پہلے واوِ اصلی کو حذف کرتے ہیں، اس لیے کہ دوسرا واو، علامت ہے اور علامت کو حذف نہیں کیا جاتا ہے، جبکہ بعض حضرات دوسرے واوِ زائد، کو حذف کرتے ہیں، اس لیے کہ وہ زائد ہے اور حذف زائد کے مناسب ہے، قول ثانی راجح ہے۔(۱)

قاعدہ (۱۲): اگر واو اور یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہو، تو واو اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی جائے گی، اگر واو اور یاء کی حرکت واو اور یاء کے موافق ہو، جیسے یَقُوْلُ، یَبِیْعُ، اصل میں یَقْوُلُ، یَبْیِعُ ہے، واو اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، یَقُوْلُ، یَبِیْعُ ہوگیا۔ اور اگر واو اور یاء کی حرکت واو اور یاء کے مخالف ہو، تو واو اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی جائے گی، اور واو اور یاء کو اپنی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل دیا جائے گا، جیسے: یَخَافُ، یُخِیْفُ کہ اصل میں یَخْوَفُ یُخْوِفُ تھا، واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، یَخَوْفُ یُخِوْفُ ہوگیا، یَخَوْفُ میں واو کو اپنی حرکت کے موافق حرفِ علت الف سے بدل دیا گیا، یَخَافُ ہوگیا اور یُخِوْفُ میں واو کو اپنی حرکت کے موافق حرف علت یاء سے بدل دیا گیا، یُخِیْفُ ہوگیا۔

فائدہ: ضمہ واو کے، کسرہ یاء کے، فتحہ الف کے موافق ہے۔ کسرہ، یا فتحہ، واو کے، ضمہ، یا فتحہ، یاء کے مخالف ہے۔

سبق (۱۵)

نقلِ حرکت کے بعد واو اور یاء کو الف سے بدلنے کی چھ شرطیں ہیں:

---

(۱) صرف زنجانی: ۲۸، الصرف التعلیمی: ۱۴۴، النحو الوافی: ۲۰۸/۴۔

(۱) واو اور یاء کا ماقبل حرف ساکن صحیح ہو؛ اگر واو اور یاء کا ماقبل حرف ساکن صحیح نہیں ہے، تو واو اور یاء کی حرکت ماقبل کو نقل نہیں کی جائے گی، جیسے: قَاوَمَ (اس نے قیام کیا، مقابلہ کیا) بَیَّنَ (اس نے واضح کیا) قَاوَمَ میں واو متحرک سے پہلے حرف علت الف، اور بَیَّنَ میں یاء متحرک سے پہلے یا حرف علت ساکن ہے۔ (۲) لام کلمہ مشدد نہ ہو، اگر لام کلمہ مشدد ہوگا، تو واو اور یاء کی حرکت ماقبل کو نقل نہیں کی جائے گی، جیسے: اِبْیَضَّ (سفید ہوگیا) اِسوَدَّ (وہ سیاہ ہوگیا) (۳) لام کلمہ حرفِ علت نہ ہو؛ اگر لام کلمہ حرف علت ہوگا، تو واو اور یاء کی حرکت ماقبل کو نقل نہیں کی جائے گی، جیسے: اَهْوَی (وہ گر گیا) اَحْیَا (اس نے زندگی حاصل کرلی) (۴) فعلِ تعجب نہ ہو، اگر فعل تعجب ہوگا، تو واو اور یاء کی حرکت ماقبل کو نقل نہیں کی جائے گی، جیسے: ما اَقْوَمَ بَکْراً (کس قدر مقابلہ کرنے والا ہے بکر) (۵) اسمِ تفضیل اور اسمِ آلہ نہ ہو اگر اسمِ تفضیل اور اسمِ آلہ ہوگا، تو واو اور یاء کی حرکت ماقبل کو نقل نہیں کی جائے گی، جیسے: اَبْیَنُ (سب سے زیادہ واضح کرنے والا) مِخْیَاطٌ (سلائی کا آلہ سوئی وغیرہ) (۶) ملحق برباعی نہ ہو، اگر ملحق برباعی ہوگا، تو واو اور یاء کی حرکت ماقبل کو نقل نہیں کی جائے گی، جیسے: شَرْیَفَ۔ تَسَرْوَلَ۔ نیز باب افعال اور اِسْتِفْعَال کے چند کلمات میں سماعاً نقل حرکت نہیں ہوتی ہے، جیسے: أَغْوَلَ اسْتَحْوَزَ۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں میں خط کشیدہ کلمات کی اصل نکال کر تعلیل کریں بعض کلمات میں قاعدہ پائے جانے کے باوجود (نقلِ حرکت) نہیں ہورہی ہے اس کی وجہ بھی بیان کریں!

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ (بھلا کون پہنچتا ہے بے بس کی پکار کو) اِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُبِیْنٌ (اسی وقت ہوگیا وہ اژدہا صریح) اَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا (قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی ہانپ کر، اصلہ اَثْوَرْنَ) ذٰلِکَ مَا کُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ (یہ وہ ہے جس سے تو

بدکتا تھا)هَلْ مِنْ مَحِيْصٍ (کہیں ہے بھاگ جانے کوٹھکانا)يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ (اس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے)مَا أَهْوَى كَلَامَهُ (کس قدر شیریں ہے اس کا کلام)يَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا (پڑا رہے گا اس میں خوار ہوکر، اصلہ مُهْوَنٌ)هٰذَا أَقْوَمُ طَرِيْقَةً وَأَبْيَنُ مَنْهَجًا (یہ سب سے زیادہ درست طریقہ اور سب سے زیادہ واضح راستہ ہے)قَدْ يَرْهُيَأُ الشَّيْطٰنُ فِيْ مَكْرِهٖ (کبھی شیطان اپنے جال میں بے بس ہوتا ہے)۔

سبق (۱۶)

قاعدہ: (۱۳): ماضی مجہول کے عین کلمے کے واو اور یاء کی حرکت ماقبل کو ساکن کر کے ماقبل کو دے دی جاتی ہے اور واو یاء سے بدل جاتا ہے، بشرطیکہ ماضی معروف میں تعلیل ہوئی ہو، لہٰذا اُعْتُوِرَ میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا اس لیے کہ ماضی معروف میں تعلیل نہیں ہوئی ہے، جیسے: قِيْلَ، بِيْعَ، اُخْتِيْرَ، اُنْقِيْدَ، کہ اصل میں قُوِلَ، بُيِعَ، اُخْتُيِرَ، اُنْقُيِدَ ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ ماقبل کی حرکت کو باقی رکھیں واو اور یاء کو ساکن کردیں اس وقت یاء واو سے بدل جاتی ہے، جیسے: قُوْلَ، بُوْعَ، اُخْتُوْرَ، اُنْقُوْدَ۔ اس وقت اشمام بھی جائز ہے۔

قاعدہ (۱۴): جو واو اور یاء اسمِ فاعل کے عین کلمے کی جگہ واقع ہوں، تو وہ ہمزہ سے بدل جاتے ہیں، بشرطیکہ فعل میں تعلیل ہوئی ہو، جیسے: قَائِلٌ اور بَائِعٌ کہ اصل میں قَاوِلٌ، اور بَايِعٌ ہیں، اور اگر فعل میں تعلیل نہیں ہوئی ہے، تو اسمِ فاعل میں بھی تعلیل نہیں ہوگی، جیسے: عَاوِرٌ (ایک آنکھ سے نہ دیکھنے والا)عَايِنٌ (خوبصورت آنکھ والا) ان کے فعل، عَوِرَ عَيِنَ میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

قاعدہ (۱۵): جو واو اور یاء مَفَاعِلُ اور تعدادِ حروف، حرکات اور سکنات میں اس جیسی جمع کے الف کے بعد واقع ہوں، تو وہ ہمزہ سے بدل جاتے ہیں، بشرطیکہ واو اور یاء مدہ زائدہ، مفرد کا تیسرا حرف واقع ہوں، جیسے: عَجَائِزُ جمع عَجُوْزٍ، صَحَائِفُ جمع صَحِيْفَةٍ کہ اصل میں عَجَاوِزُ اور صَحَايِفُ ہیں، مَصَائِبُ جمع مُصِيْبَةٍ کی یاء

اصلی ہے، اس کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کے خط کشیدہ کلمات کی اصل نکال کر تعلیل کریں اور کس قاعدہ کے تحت تعلیل ہوی ہے اس کو بیان کریں۔ حِيْلَ بَيْنَهُمْ (رکاوٹ پڑ گئی ان میں) اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَائِمُوْنَ (جو لوگ اپنی نماز سے باخبر ہیں، اصلہ: دَاوِمُوْنَ) عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ (وہ لوگ تختوں پر بیٹھے دیکھے ہیں جمع اَرِيْكَةٍ اَلْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهٖ) ہدیہ واپس لینے والا اپنی قے کو کھانے والے کتے کی طرح ہے، اصل عَاوِدٌ) وَحَلَائِلُ اَبْنَائِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ (اور عورتیں تمہارے بیٹوں کی جو تمہاری پشت سے ہیں۔ جمع حَلِيْلَةٍ) وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ (رکھیں ہم نے تمہاری ذاتیں اور قبیلے۔ جمع قَبِيْلَةٍ)

تمرینی سبق (١٧)

اجوف واوي: از نَصَرَ يَنْصُرُ "اَلْقَوْلُ" کہنا۔

صرفِ صغیر: قَالَ، يَقُوْلُ، قَوْلاً، فَهُوَ قَائِلٌ، وَقِيْلَ، يُقَالُ، قَوْلاً، فَهُوَ مَقُوْلٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ قُلْ، وَالنَّهْيُ عَنْه لاَ تَقُلْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَقَالٌ، وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِقْوَلٌ وَمِقْوَلَةٌ وَمِقْوَالٌ، وَتَثْنِيَتُهُمَا مَقَالاَنِ وَمِقْوَلاَنِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَقَاوِلُ وَمَقَاوِيْلُ، اَفْعَلُ التَّفْضِيْلُ مِنْهُ اَقْوَلُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ قُوْلٰى، وَتَثْنِيَتُهُمَا اَقْوَلاَنِ وَقُوْلَيَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَقْوَلُوْنَ وَاَقَاوِلُ وَقُوْلَيَاتٌ وَقُوَلٌ۔

فائدہ: اسم تفضیل اَقْوَلُ اور اسم آلہ مِقْوَلٌ وَمِقْوَلَةٌ اور مِقْوَالٌ میں نقل حرکت اس لیے نہیں ہوی کہ اسم تفضیل اور اسم آلہ ہونا، مانعِ تعلیل ہے۔

صرف کبیر

فعل ماضی مثبت معروف: قَالَ، قَالاَ، قَالُوْا، قَالَتْ، قَالَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ،

قُلْتُمَا، قُلْتُمْ، قُلْتِ، قُلْتُمَا، قُلْتُنَّ، قُلْتُ، قُلْنَا۔

فائدہ: قَالَ: اس ایک مرد نے کہا، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت معروف اصل میں قَوَلَ، بروزنِ نَصَرَ ہے، واو متحرک ماقبل مفتوح ہے بقاعدۂ قَالَ واو کو الف سے بدل دیا، قَالَ ہوگیا۔ یہی تعلیل قَالَتَا تک ہوی ہے۔

قُلْنَ: ان سب عورتوں نے کہا، صیغہ جمع مونث غائب، بحث فعل مثبت ماضی معروف، اصل میں قَوَلْنَ، بروزنِ نَصَرْنَ ہے۔ واو متحرک ماقبل مفتوح ہے بقاعدۂ قَالَ، واو کو الف سے بدل دیا قَالْنَ ہوگیا؛ الف اور لام دو ساکن جمع ہوگئے، کلمۂ واحدہ میں دو ساکن کا جمع ہونا جائز نہیں ہے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا قَلْنَ ہوگیا۔

واوی مفتوح العین ہونے کی وجہ سے فاء کلمے کو ضمہ دے دیا؛ تاکہ واو کے حذف پر دلالت کرے قُلْنَ ہوگیا۔ یہی تعلیل قُلْنَا تک ہوی ہے۔

فعل ماضی مثبت مجہول: قِيْلَ، قِيْلاَ، قِيْلُوْا، قِيْلَتْ، قِيْلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ، قُلْتُمَا، قُلْتُمْ، قُلْتِ، قُلْتُمَا، قُلْتُنَّ، قُلْتُ، قُلْنَا۔

قِيْلَ: کہا گیا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت مجہول اصل میں قُوِلَ، بروزنِ نُصِرَ ہے۔ ضمہ کے بعد واو پر کسرہ ثقیل ہوتا ہے اس لیے بقاعدۂ قِيْلَ ماضی مجہول کے عین کلمے کے واو کی حرکت ماقبل کو ساکن کر کے ماقبل قاف کو دے دی، قِوْلَ ہوگیا، واو ساکن غیر مبدل کسرہ کے بعد واقع ہوا بقاعدۂ مِيْزَانٌ واو کو یاء سے بدل دیا قِيْلَ ہوگیا۔ یہی تعلیل قِيْلَتَا تک ہوی ہے۔

قُلْنَ: ان سب عورتوں نے کہا، صیغہ جمع مؤنث غائب، بحث فعل ماضی مثبت مجہول، اصل میں قُوِلْنَ بروزن نُصِرْنَ ہے۔ ضمے کے بعد کسرہ واو پر ثقیل ہوتا ہے اس لیے ماضی مجہول کے عین کلمے کے واو کی حرکت ماقبل کو ساکن کر کے ماقبل قاف کو دے دی، قِوْلْنَ ہوگیا۔ واو ساکن غیر مبدل کسرہ کے بعد واقع ہوا بقاعدہ مِیز

کو یاء سے بدل دیا قِیِلْنَ ہو گیا؛ یاء اور لام دو ساکن جمع ہو گئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا۔ قِلْنَ ہو گیا؛ واوی مفتوح العین ہونے کی وجہ سے قاف کے کسرے کو ضمے سے بدل دیا، قُلْنَ ہو گیا؛ یہی تعلیل قُلْنَا تک ہوی ہے۔

فائدہ: قُلْنَ سے اخیر تک معروف، مجہول ہم شکل ہیں، اصل نکال کر طلبہ کو خوب شناخت کرا دینی چاہیے۔

سبق (۱۸)

فعل مضارع مثبت معروف: یَقُوْلُ، یَقُوْلاَنِ، یَقُوْلُوْنَ، تَقُوْلُ، تَقُوْلاَنِ، یَقُلْنَ، تَقُوْلُ، تَقُوْلاَنِ، تَقُوْلُوْنَ، تَقُوْلِیْنَ، تَقُوْلاَنِ، تَقُلْنَ، أَقُوْلُ، نَقُوْلُ۔

فائدہ: یَقُوْلُ: کہتا ہے یا کہے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں یَقْوُلُ بروزنِ یَنْصُرُ ہے؛ واو متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے؛ بقاعدۂ یَقُوْلُ واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی یَقُوْلُ ہو گیا۔ یہی تعلیل جمع مؤنث کے علاوہ تمام صیغوں میں ہوی ہے۔

یَقُلْنَ: کہتی ہیں یا کہیں گی وہ سب عورتیں، صیغہ جمع مؤنث غائب، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں یَقْوُلْنَ بروزنِ یَنْصُرْنَ ہے۔ واو متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے؛ بقاعدۂ یَقُوْلُ واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی یَقُوْلْنَ ہو گیا؛ واو اور لام دو ساکن جمع ہو گئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو کو حذف کر دیا، یَقُلْنَ ہو گیا۔ یہی تعلیل تَقُلْنَ میں ہوی ہے۔

فعل مضارع مثبت مجہول: یُقَالُ، یُقَالاَنِ، یُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالاَنِ، یُقَلْنَ، تُقَالُ، تُقَالاَنِ، تُقَالُوْنَ، تُقَالِیْنَ، تُقَالاَنِ، تُقَلْنَ، أُقَالُ، نُقَالُ۔

فائدہ: یُقَالُ: کہا جاتا ہے یا کہا جائے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت مجہول، اصل میں یُقْوَلُ بروزنِ یُنْصَرُ ہے، واو متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے؛ بقاعدۂ یُخَافُ واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی یُقَوْلُ ہو گیا؛ واو کی

حرکت فتحہ واو کے مخالف ہے؛اس لیے واو کو اپنی حرکت کے موافق حرف علت الف سے بدل دیا یُقَالُ ہوگیا۔یہی تعلیل جمع مونث کے علاوہ تمام صیغوں میں ہوی ہے۔

یُقَلْنَ: کہی جاتی ہیں یا کہی جائے گیں وہ سب عورتیں، صیغہ جمع مونث غائب، بحث فعل مضارع مثبت مجہول، اصل میں یُقْوَلْنَ بروزن یُنْصَرْنَ ہے؛ واو متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے؛ بقاعدہ یُخَافُ واو کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے دی یُقَوْلْنَ ہوگیا؛ واو کی حرکت فتحہ واو کے مخالف ہے؛اس لیے واو کو الف سے بدل دیا یُقَالْنَ ہوگیا، الف اور لام دو ساکن جمع ہوگیے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا یُقَلْنَ ہوگیا۔یہی تعلیل تُقَلْنَ میں ہوی ہے۔

سبق (١٩)

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف: لَنْ یَقُوْلَ، لَنْ یَقُوْلاَ، لَنْ یَقُوْلُوْا، الخ

نفی تاکیدبلن درفعل مستقبل مجھول: لَنْ یُقَالَ، لَنْ یُقَالاَ، لَنْ یُقَالُوْا، الخ

فائدہ: ان دونوں گردان میں بعینہ وہی تعلیل ہوی ہے جو مضارع معروف و مجہول میں ہوی ہے۔

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف: لَمْ یَقُلْ، لَمْ یَقُوْلاَ، لَمْ یَقُوْلُوْا، الخ

فائدہ: لَمْ یَقُلْ: نہیں کہا اس ایک مرد نے، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف، اصل میں لَمْ یَقْوُلْ بروزنِ لَمْ یَنْصُرْ ہے واو متحرک ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہے؛ بقاعدہ یَقُوْلُ واو کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی: لَمْ یَقُوْلْ ہوگیا، واو اور لام دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو کو حذف کر دیا لَمْ یَقُلْ ہوگیا۔ یہی تعلیل واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر، لَمْ تَقُلْ، واحد متکلم لَمْ أَقُلْ، تثنیہ جمع متکلم لَمْ نَقُلْ میں ہوی ہے۔ باقی صیغوں میں مضارع معروف میں

واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی تعلیل نہیں ہوی ہے۔

بحث نفی جحدبلم درفعل مضارع مجهول: لَمْ یُقَلْ، لَمْ یُقَالاَ، لَمْ یُقَالُوْا، الخ

فائدہ: لَمْ یُقَلْ نہیں کہا گیا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث نفی جحد بلم درفعل مضارع مجہول، اصل میں لَمْ یُقْوَلْ بروزنِ لَمْ یُنْصَرْ ہے، واو متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے، بقاعدۂ یُخَافُ، واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، لَمْ یُقَوْلْ ہوگیا، واو کی حرکت فتحہ واو کے مخالف ہے واو کو اپنی حرکت کے موافق حرفِ علت الف سے بدل دیا لَمْ یُقَالْ ہوگیا، الف اور لام دو ساکن جمع ہو گئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا لَمْ یُقَلْ ہوگیا۔ یہی تعلیل واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر لَمْ تُقَلْ، واحد متکلم لَمْ اُقَلْ، تثنیہ جمع متکلم لَمْ نُقَلْ میں ہوی ہے۔ باقی صیغوں میں مضارع مجہول میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی تعلیل نہیں ہوی ہے۔

لام تاکید بانونِ ثقیله درفعل مستقبل معروف: لَیَقُوْلَنَّ، لَیَقُوْلاَنِّ، لَیَقُوْلُنَّ الخ.

لام تاکید بانونِ ثقیله درفعل مستقبل مجهول: لَیُقَالَنَّ، لَیُقَالاَنِّ، لَیُقَالُنَّ، الخ.

لام تاکید بانون خفیفه در فعل مستقبل معروف: لَیَقُوْلَنْ، لَیَقُوْلُنْ، لَتَقُوْلَنْ، لَتَقُوْلَنْ، لَتَقُوْلُنْ، لَتَقُوْلِنْ، لَاَقُوْلَنْ، لَنَقُوْلَنْ۔

لام تاکید بانون خفیفه در فعل مستقبل مجهول: لَیُقَالَنْ، لَیُقَالُنْ، لَتُقَالَنْ، لَتُقَالَنْ، لَتُقَالُنْ، لَتُقَالِنْ، لَاُقَالَنْ، لَنُقَالَنْ۔

فائدہ: ان چاروں گردان میں مضارع میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئی تعلیل نہیں ہوی ہے۔

سبق (۲۰)

امرِحاضر معروف: قُلْ، قُوْلاَ، قُوْلُوْا، قُوْلِیْ، قُوْلاَ، قُلْنَ۔

فائدہ: قُلْ، کہہ تو ایک مرد، صیغہ واحد مذکر حاضر، بحث امر حاضر معروف، اصل میں تَقُوْلُ ہے، علامت مضارع حذف کرنے کے بعد پہلا حرف متحرک ہے، اخیر حرف کو ساکن کردیا قُوْلْ ہوگیا، واو اور لام دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو کو حذف کردیا قُلْ ہوگیا۔ یا اصل میں اُقْوُلْ ہے، بقاعدۂ یَقُوْلُ واو کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے دی، اُقُوْلْ ہوگیا، واو اور لام دو ساکن جمع ہوگئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو کو حذف کردیا، پہلا حرف متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی، ہمزہ وصل کو حذف کردیا قُلْ ہوگیا۔ امر بالام لِیَقُلْ اور لِیَقُلْ الخ، اور نہی لاَ تَقُلْ میں بعینہ وہی تعلیل ہوی ہے، جو نفی جحد بلم میں ہوی ہے، کہ ان میں بھی حالت جزمی میں واو اور الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگئے۔

امر حاضر بانون ثقیلہ: قُوْلَنَّ، قُوْلاَنِّ، قُوْلُنَّ، قُوْلِنَّ، قُوْلاَنِّ، قُلْنَانِّ۔

فائدہ: قُوْلُنَّ: کہو تم سب مرد، صیغہ جمع مذکر حاضر، بحث امر حاضر، اصل میں قُوْلُوْنَّ ہے، واو اور نون دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو کو حذف کردیا قُوْلُنَّ ہوگیا، (حرف مشدد میں پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہوتا ہے)۔

یہی تعلیل واحد مونث حاضر قُوْلِنَّ میں ہوی ہے۔

امرحاضر بانون خفیفہ: قُوْلَنْ، قُوْلُن، قُوْلِنْ۔

امرغائب ومتکلم معروف بانون ثقیلہ: لِیَقُوْلَنَّ، لِیَقُوْلاَنِّ، لِیَقُوْلُنَّ، لِتَقُوْلَنَّ، لِتَقُوْلاَنِّ، لِیَقُلْنَانِّ، لِاَقُوْلَنَّ، لِنَقُوْلَنَّ۔

امرغائب ومتکلم معروف بانون خفیفہ: لِیَقُوْلَنْ، لِیَقُوْلُنْ، لِتَقُوْلَنْ، لِاَقُوْلَنْ، لِنَقُوْلَنْ۔

امرمجهول بانون ثقیلہ: لِیُقَالَنَّ، لِیُقَالاَنِّ، لِیُقَالُنَّ، لِتُقَالَنَّ، لِتُقَالاَنِّ، لِیُقَلْنَانِّ، لِتُقَالَنَّ، لِتُقَالاَنِّ، لِتُقَالُنَّ، لِتُقَالِنَّ، لِتُقَالاَنِّ، لِتُقَلْنَانِّ، لِاُقَالَنَّ، لِنُقَالَنَّ۔

امر مجهول بانونِ خفيفه: لِيُقَالَنْ، لِيُقَالُنْ، لِتُقَالَنْ، لِتُقَالَنْ، لِتُقَالُنْ، لِتُقَالِنْ، لِأُقَالَنْ، لِنُقَالَنْ۔

نهي معروف بانونِ ثقيله: لَايَقُوْلَنَّ، لَايَقُوْلَانِّ، لَايَقُوْلُنَّ، الخ۔

نهي مجهول بانونِ ثقيله: لَايُقَالَنَّ، لَايُقَالَانِّ، لَايُقَالُنَّ، الخ۔

نهي معروف بانونِ خفيفه: لَايَقُوْلَنْ، لَايَقُوْلُنْ، لَاتَقُوْلَنْ، لَاتَقُوْلَنْ، لَاتَقُوْلُنْ، لَاتَقُوْلِنْ، لَاأَقُوْلَنْ، لَانَقُوْلَنْ۔

نهي مجهول بانونِ خفيفه: لَايُقَالَنْ، لَايُقَالُنْ، لَاتُقَالَنْ، لَاتُقَالَنْ، لَاتُقَالُنْ، لَاتُقَالِنْ، لَاأُقَالَنْ، لَانُقَالَنْ۔

فائده: امر بالام اور نہی میں بعینہٖ ''نفی جحد بلم'' کی طرح تعلیل ہوی ہے، جو واو اور الف حالت جزمی مثلاً لَمْ یَقُلْ، لَمْ یُقَلْ میں حذف ہو گئے تھے وہ امر، ونہی بانونِ ثقیلہ وخفیفہ میں واپس آجاتے ہیں، اس لیے کہ نونِ تاکید کا ماقبل متحرک ہونے کی وجہ سے، حذفِ واو اور الف کی علت؛ اجتماع ساکنین باقی نہیں رہتی ہے۔

سبق (۲۱)

اسم فاعل: قَائِلٌ، قَائِلَانِ، قَائِلُوْنَ، قَائِلَةٌ، قَائِلَتَانِ، قَائِلَاتٌ۔

فائده: قَائِلٌ: کہنے والا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم فاعل، اصل میں قَاوِلٌ بروزنِ نَاصِرٌ ہے۔ اسم فاعل کے عین کلمے کی جگہ، واو واقع ہوا، اور اس کے فعل میں تعلیل ہوی ہے، بقاعدہٗ قَائِلٌ واو کو ہمزہ سے بدل دیا، قَائِلٌ ہو گیا۔

اسم مفعول: مَقُوْلٌ، مَقُوْلَانِ، مَقُوْلُوْنَ، مَقُوْلَةٌ، مَقُوْلَتَانِ، مَقُوْلَاتٌ۔

فائده: مَقُوْلٌ: کہا گیا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم مفعول، اصل میں مَقْوُوْلٌ بروزنِ مَنْصُوْرٌ ہے۔ اجوف واوی کے اسم مفعول کے عین کلمے کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی مَقُوْوْلٌ ہو گیا، دو واو ساکن جمع ہو گئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسرے واو کو حذف کر دیا، مَقُوْلٌ ہو گیا۔ (دو واو

ساکن کے اجتماع کے وقت حذفِ واو کا اختلاف گزر چکا ہے)

اسم ظرف: مَقَالٌ، مَقَالَانِ، مَقَاوِلُ۔

فائدہ: مَقَالٌ، کہنے کا ایک وقت یا ایک جگہ، صیغہ واحد، بحث اسم ظرف، اصل میں مَقْوَلٌ بروزنِ مَنْصَرٌ ہے، واو متحرک، ماقبل حرف صحیح ساکن ہے، بقاعدۂ یَخَافُ واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی مَقَوْلٌ ہو گیا، واو کی حرکت فتحہ واو کے مخالف ہے واو کو اپنی حرکت کے موافق حرف علت الف سے بدل دیا۔ مَقَالٌ ہو گیا۔

مَقَاوِلُ: اسم ظرف جمع تکسیر میں الف زائدہ کے بعد واو کو ہمزہ سے نہیں بدلا گیا، اس لیے کہ جمع میں الف زائد کے بعد واو کو ہمزہ سے بدلنے کی شرط یہ ہے کہ وہ واو اور یاء مفرد کا تیسرا حرف ہو اور مدہ زائدہ ہو، یہ واو مدہ زائدہ نہیں ہے۔ اسم تفضیل اور اسم آلہ ہونا مانع تعلیل ہے اس لیے اسم تفضیل اور اسم آلہ میں کوئی تعلیل نہیں ہوی ہے، اس لیے گردان نہیں لکھی گئی۔

سبق (۲۲)

”تعلیل کے دیگر قواعد“

قاعدہ: (۱۶) اجوف یائی کے اسم مفعول کی ”یا“ کی حرکت ماقبل کو نقل کرنے کے بعد اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے واو کو حذف کرنا واجب ہے، جیسے: مَبِيعٌ کہ اصل میں مَبْيُوْعٌ بروزنِ مَضْرُوْبٌ ہے، ”یا“ کی حرکت ضمہ نقل کر کے ماقبل ”با“ کو دے دی، مَبُيْوْعٌ ہو گیا یاء اور واو دو ساکن جمع ہو گئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو کو حذف کر دیا مَبُيْعٌ ہو گیا، ”یاء“ کی مناسبت سے ”با“ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ مَبِيعٌ ہو گیا۔

قاعدہ: (۱۷) باب افعال اور استفعال کے مصدر معتل عین میں بشرطیکہ عین کلمہ متحرک ہو اور مصدر کے فعل میں تعلیل ہوی ہو نقل حرکت کے بعد دو الف میں سے ایک کو حذف کر کے اس کے عوض اخیر میں ”ۃ“ کا زائد کرنا واجب ہے، جیسے: إِقَامَةٌ، إِسْتِبَانَةً، اصل میں إِقْوَامًا، إِسْتِبْيَانًا ہے۔

فائده: مصدر تعلیل میں فعل کے تابع ہوتا ہے، اگر فعل میں تعلیل ہوی ہے تو مصدر میں بھی تعلیل ہوگی، جیسے: أَقَامَ إِقَامَةً (قیام کرنا) فعل میں نقل حرکت ہوی ہے تو مصدر میں بھی ہوی ہے۔ اور اگر فعل میں تعلیل نہیں ہوی تو مصدر میں بھی تعلیل نہیں ہوگی، جیسے: أَغْوَلَ، إِغْوَالاً، (کثیر العیال ہونا) اسْتَحْوَذَ، اسْتِحْوَاذًا فعل میں نقل حرکت نہیں ہوی ہے تو مصدر میں بھی نہیں ہوی ہے۔ فعل میں تعلیل کا ہونا اور نہ ہونا سماع پر موقوف ہے(۱)۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کے خط کشیدہ کلمات کی اصل نکال کر تعلیل کریں اور کس قاعدے کے تحت تعلیل ہوی ہے اس کو بیان کریں۔ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَهِيْلاً (ہوجائیں گے پہاڑ پھسلتے ریت کے ڈھیر) (مادہ، ھ، ی، ل) اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ (اگر تم نہیں ہو کسی کے اختیار میں جمع مَدِيْنٌ، مادہ، د، ی، ن ہے)

سبق (۲۳)

اجوف یائي: از: ضَرَبَ، يَضْرِبُ، اَلْبَيْعُ (فروخت کرنا)۔

صرف صغیر: بَاعَ، يَبِيْعُ، بَيْعًا، فَهُوَ بَائِعٌ، وَبِيْعَ، يُبَاعُ، بَيْعًا فَهُوَ مَبِيْعٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ بِعْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لاَتَبِعْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَبِيْعٌ، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِبْيَعٌ، مِبْيَعَةٌ، وَمِبْيَاعٌ، وَتَثْنِيَتُهُمَا، مَبِيْعَانِ و مِبْيَعَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَبَايِعُ ومَبَايِيْعُ، أَفْعَلُ التَّفْضِيْلُ مِنْهُ أَبْيَعُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ بُوْعَى وَتَثْنِيَتُهُمَا أَبْيَعَانِ و بُوْعَيَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا أَبْيَعُوْنَ وَأَبَايِعُ، وَبُوْعَيَاتٌ وَبُيَعٌ۔

صرف کبیر

فعل ماضي مثبت معروف: بَاعَ، بَاعَا، بَاعُوْا، بَاعَتْ، بَاعَتَا، بِعْنَ، بِعْتَ، بِعْتُمَا، بِعْتُمْ، بِعْتِ، بِعْتُمَا، بِعْتُنَّ، بِعْتُ، بِعْنَا۔

(۱) شذا العرف: ۱۶۷۔

فائدہ: بَاعَ: اس ایک مرد نے فروخت کیا، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت معروف، اصل میں بَیَعَ بروزنِ ضَرَبَ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا، بَاعَ ہوگیا۔ یہی تعلیل بَاعَتَا تک ہوئی ہے۔

بِعْنَ: ان سب عورتوں نے فروخت کیا، صیغہ جمع مونث غائب، بحث فعل ماضی مثبت معروف، اصل میں بَیَعْنَ بروزن ضَرَبْنَ ہے، یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا، بَاعْنَ ہوگیا، الف اور عین دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، بَعْنَ ہوگیا، یائی ہونے کی وجہ سے فاء کلمے کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا، تاکہ یاء کے حذف پر دلالت کرے، بِعْنَ ہوگیا۔ یہی تعلیل بِعْنَا تک ہوئی ہے۔

فعل ماضي مثبت مجهول: بِیْعَ، بِیْعَا، بِیْعُوْا، بِیْعَتْ، بِیْعَتَا، بِعْنَ، بِعْتَ، بِعْتُمَا، بِعْتُمْ، بِعْتِ، بِعْتُمَا، بِعْتُنَّ، بِعْتُ، بِعْنَا۔

فائدہ: بِیْعَ: فروخت کیا گیا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت مجہول، اصل میں بُیِعَ بروزن ضُرِبَ ہے، ضمے کے بعد کسرہ یاء پر ثقیل ہوتا ہے اس لیے بقاعدۂ بِیْعَ ماضی مجہول کے عین کلمے یاء کی حرکت ماقبل کو ساکن کر کے ماقبل باء کو دے دی بِیْعَ ہوگیا۔ یہی تعلیل بِیْعَتَا تک ہوئی ہے۔

بِعْنَ، فروخت کی گئیں وہ سب عورتیں، صیغہ جمع مونث غائب، بحث فعل ماضی مثبت مجہول، اصل میں بُیِعْنَ بروزن ضُرِبْنَ ہے، ضمے کے بعد کسرہ یاء پر ثقیل ہوتا ہے اس لیے (بقاعدۂ بِیْعَ) ماضی مجہول کے عین کلمے یاء کی حرکت ماقبل کو ساکن کر کے ماقبل باء کو دے دی بِیْعْنَ ہوگیا، یاء اور عین دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا بِعْنَ ہوگیا۔ یہی تعلیل بِعْنَا تک ہوئی ہے۔

بِعْنَ سے اخیر تک معروف و مجہول ہم شکل ہیں، اصل نکال کر خوب شناخت کرلینی چاہیے۔

فعل مضارع مثبت معروف: یَبِیْعُ، یَبِیْعَانِ، یَبِیْعُوْنَ، تَبِیْعُ، تَبِیْعَانِ،

یَبِعْنَ، تَبِیْعُ، تَبِیْعَانِ، تَبِیْعُوْن، تَبِیْعِیْنَ، تَبِیْعَانِ، تَبِعْنَ، أَبِیْعُ، نَبِیْعُ۔

فائدہ: یَبِیْعُ: فروخت کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں یَبْیِعُ بروزنِ یَضْرِبُ ہے؛ یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے، (بقاعدۂ یَبِیْعُ) یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی یَبِیْعُ ہوگیا۔ یہی تعلیل جمع مونث کے علاوہ تمام صیغوں میں ہوی ہے۔

یَبِعْنَ: فروخت کرتی ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں، صیغہ جمع مونث غائب، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں یَبْیِعْنَ بروزن یَضْرِبْنَ ہے۔ یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے، (بقاعدہ یَبِیْعُ) یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، یَبِیْعْنَ ہوگیا، یاء اور عین دو ساکن جمع ہو گئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، یَبِعْنَ ہوگیا۔ یہی تعلیل تَبِعْنَ میں ہوی ہے۔

فعل مضارع مثبت مجهول: یُبَاعُ، یُبَاعَانِ، یُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، یُبَعْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، تُبَاعُوْنَ۔ تُبَاعِیْنَ، تُبَاعَانِ، تُبَعْنَ، أُبَاعُ، نُبَاعُ۔

فائدہ: یُبَاعُ: فروخت کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت مجهول، اصل میں یُبْیَعُ بروزن یُضْرَبُ ہے، یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے، بقاعدۂ یَخَافُ یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی یُبَیْعُ ہوگیا، یاء کی حرکت فتحہ یاء کے مخالف ہے، اس لیے یاء کو اپنی حرکت فتحہ کے موافق حرف علت الف سے بدل دیا، یُبَاعُ ہوگیا۔ یہی تعلیل جمع مونث کے علاوہ تمام صیغوں میں ہوی ہے۔

یُبَعْنَ، فروخت کی جاتی ہیں یا فروخت کی جائیں گی وہ سب عورتیں، صیغہ جمع مونث غائب، بحث فعل مضارع مثبت مجهول، اصل میں یُبْیَعْنَ بروزن یُضْرَبْنَ ہے۔ یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے، (بقاعدۂ یَبِیْعُ) یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی یُبَیْعْنَ ہوگیا، یاء کی حرکت فتحہ یاء کے مخالف ہے اس لیے یاء کو اپنی

حرکت کے موافق حرفِ علت الف سے بدل دیا یُبَاعْنَ ہوگیا، الف اور عین دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا یُبَعْنَ ہوگیا۔ یہی تعلیل تُبَعْنَ میں ہوئی ہے۔

سبق (۲۴)

نفي تاکید بلن در فعل مستقبل معروف: لَنْ یَّبِیْعَ، لَنْ یَّبِیْعَا، لَنْ یَّبِیْعُوْا، لَنْ تَبِیْعَ، لَنْ تَبِیْعَا، لَنْ یَّبِعْنَ، الخ۔

نفي تاکید بلن در فعل مستقبل مجهول: لَنْ یُّبَاعَ، لَنْ یُّبَاعَا، لَنْ یُّبَاعُوْا، لَنْ تُبَاعَ، لَنْ تُبَاعَا، لَنْ یُّبَعْنَ، الخ۔

فائده: ان دونوں گردان میں بعینہ وہی تعلیل ہوئی ہے، جو مضارع معروف اور مجہول میں ہوئی ہے۔

نفي جحد بلم در فعل مضارع معروف: لَمْ یَبِعْ، لَمْ یَبِیْعَا، لَمْ یَبِیْعُوْا، لَمْ تَبِعْ، لَمْ تَبِیْعَا، لَمْ یَبِعْنَ، الخ۔

فائده: لَمْ یَبِعْ: نہیں فروخت کیا اس ایک مرد نے، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف، اصل میں لَمْ یَبْیِعْ بروزنِ لَمْ یَضْرِبْ ہے، یاء متحرک ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہے، بقاعدہ یَبِیْعُ یاء کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے دی، لَمْ یَبِیْعْ ہوگیا، یاء اور عین دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا لَمْ یَبِعْ ہوگیا۔ یہی تعلیل واحد مونث غائب واحد مذکر حاضر لَمْ تَبِعْ، واحد متکلم لَمْ أَبِعْ، تثنیہ وجمع متکلم لَمْ نَبِعْ، میں ہوئی ہے۔ باقی صیغوں میں، مضارع معروف میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئی تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

نفي جحد بلم در فعل مضارع مجهول: لَمْ یُبَعْ، لَمْ یُبَاعَا، لَمْ یُبَاعُوْا، لَمْ تُبَعْ، لَمْ تُبَاعَا، لَمْ یُبَعْنَ۔

فائده: لَمْ یُبَعْ: فروخت نہیں کیا گیا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث نفی جحد

بلم درفعل مضارع مجہول، اصل میں لَمْ يُبْيَعْ بروزنِ لَمْ يُضْرَبْ ہے، یاء متحرک ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہے، بقاعدۂ يُخَافُ یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، لَمْ يُبَيْعْ ہوگیا، یاء کی حرکت فتحہ یاء کے مخالف ہے، یاء کو اپنی حرکت کے موافق حرفِ علت الف سے بدل دیا، لَمْ يُبَاعْ ہوگیا، الف اور عین دوساکن جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا لَمْ يُبَعْ ہوگیا۔ یہی تعلیل واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر لَمْ تُبَعْ، واحد متکلم لَمْ أُبَعْ، تثنیہ وجمع متکلم لَمْ نُبَعْ، میں ہوی ہے۔ باقی صیغوں میں مضارع مجہول میں، واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئ تعلیل نہیں ہوی ہے۔

سبق (۲۵)

لام تاکیدبانون ثقیلہ درفعل مستقبل معروف: لَيَبِيْعَنَّ، لَيَبِيْعَانِّ، لَيَبِيْعُنَّ، لَتَبِيْعَنَّ، لَتَبِيْعَانِّ، لَيَبِعْنَانِّ۔ الخ

لام تاکیدبانون ثقیلہ درفعل مستقبل مجهول: لَيُبَاعَنَّ، لَيُبَاعَانِّ، لَيُبَاعُنَّ، لَتُبَاعَنَّ، لَتُبَاعَانِّ، لَيُبَعْنَانِّ۔ الخ

لام تاکیدبانون خفیفہ درفعل مستقبل معروف: لَيَبِيْعَنْ، لَيَبِيْعُنْ، لَتَبِيْعَنْ، لَتَبِيْعَنْ، لَتَبِيْعُنْ، لَتَبِيْعِنْ، لَأَبِيْعَنْ، لَنَبِيْعَنْ۔

لام تاکید بانون خفیفہ درفعل مستقبل مجهول: لَيُبَاعَنْ، لَيُبَاعُنْ، لَتُبَاعَنْ، لَتُبَاعَنْ، لَتُبَاعُنْ، لَتُبَاعِنْ، لَأُبَاعَنْ، لَنُبَاعَنْ۔

فائدہ: ان چاروں گردان میں مضارع معروف اور مجہول میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئ تعلیل نہیں ہوی ہے۔

امرحاضر معروف: بِعْ، بِيْعَا، بِيْعُوْا، بِيْعِيْ، بِيْعَا، بِعْنَ۔

فائدہ: بِعْ: فروخت کرتو ایک مرد، صیغہ واحد مذکر حاضر، بحث امر حاضر معروف، اصل میں تَبِيْعُ ہے، علامت مضارع حذف کرنے کے بعد پہلا حرف متحرک ہے، اخیر کو ساکن کردیا بِيْعْ ہوگیا، یاء اور عین دوساکن جمع ہوگئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ

سے یاء کو حذف کردیا بِعْ ہوگیا۔ یا اصل میں اِبْیِعْ ہے، بقاعدۂ یَبِیْعُ یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، اخیر حرف کو ساکن کردیا اِبِیْعْ ہوگیا، یاء اور عین دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا اِبِعْ ہوگیا، پہلا حرف متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی ہمزۂ وصل کو حذف کردیا بِعْ ہوگیا۔

فائدہ: امرِ بالام لِیَبِعْ، لِیُبَعْ اور نہی لاَ تَبِعْ میں بعینہ وہی تعلیل ہوی ہے، جو نفی جحد بلم میں ہوی ہے، کہ ان میں بھی حالت جزمی میں یاء اور الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگئے۔

امرِ حاضر معروف بانونِ ثقیله: بِیْعَنَّ، بِیْعَانِّ، بِیْعُنَّ، بِیْعِنَّ، بِیْعَانِّ، بِعْنَانِّ۔

فائدہ: بِیْعُنَّ: فروخت کرو تم سب مرد، صیغہ جمع مذکر حاضر، بحث امر حاضر، اصل میں بِیْعُوْنَّ ہے۔ واو اور نون دو ساکن جمع ہوگئے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے واو کو حذف کردیا بِیْعُنَّ ہوگیا۔ یہی تعلیل واحد مؤنث حاضر بِیْعِنَّ میں ہوی ہے۔

امرِ حاضر معروف بانونِ خفیفه: بِیْعَنْ، بِیْعُنْ، بِیْعِنْ۔

امرغائب ومتکلم معروف بانونِ ثقیله: لِیَبِیْعَنَّ، لِیَبِیْعَانِّ، لِیَبِیْعُنَّ، لِتَبِیْعَنَّ، لِتَبِیْعَانِّ، لِیَبِعْنَانِّ، لِأَبِیْعَنَّ، لِنَبِیْعَنَّ۔

امرمجهول بانونِ ثقیله: لِیُبَاعَنَّ، لِیُبَاعَانِّ، لِیُبَاعُنَّ، لِتُبَاعَنَّ، لِتُبَاعَانِّ، لِیُبَعْنَانِّ، لِتُبَاعَنَّ، لِتُبَاعَانِّ، لِتُبَاعُنَّ، لِتُبَاعِنَّ، لِتُبَاعَانِّ، لِتُبَعْنَانِّ، لِأُبَاعَنَّ، لِنُبَاعَنَّ۔

امرمجهول بانونِ خفیفه: لِیُبَاعَنْ، لِیُبَاعُنْ، لِتُبَاعَنْ، لِتُبَاعَنْ، لِتُبَاعُنْ، لِتُبَاعِنْ، لِأُبَاعَنْ، لِنُبَاعَنْ۔

نهي معروف بانونِ ثقیله: لَایَبِیْعَنَّ، لَایَبِیْعَانِّ، لَایَبِیْعُنَّ، لَاتَبِیْعَنَّ، لَاتَبِیْعَانِّ، لَایَبِعْنَانِّ۔ الخ

نهي معروف بانونِ خفیفه: لَایَبِیْعَنْ، لَایَبِیْعُنْ، لَاتَبِیْعَنْ، لَاتَبِیْعَنْ، لَاتَبِیْعُنْ، لَاتَبِیْعِنْ، لَاأَبِیْعَنْ، لَانَبِیْعَنْ۔

نهي مجهول بانونِ خفیفه: لَایُبَاعَنْ، لَایُبَاعُنْ، لَاتُبَاعَنْ، لَاتُبَاعَنْ، لَاتُبَاعُنْ، لَاتُبَاعِنْ۔ لَاأُبَاعَنْ، لَانُبَاعَنْ۔

فائده: امر بالام اور نہی میں بعینہ نفی جحد بلم کی طرح تعلیل ہوی ہے۔ جو یاء اور الف حالت جزمی میں حذف ہو گئے تھے وہ امر و نہی بانونِ ثقیلہ و خفیفہ میں واپس آجاتے ہیں، اس لیے کہ نونِ تاکید کا ماقبل عین متحرک ہونے کی وجہ سے، حذف یاء اور الف کی علت، اجتماع ساکنین باقی نہیں رہتی ہے۔

سبق (۲۶)

اسم فاعل: بَائِعٌ، بَائِعَانِ، بَائِعُوْنَ، بَائِعَةٌ، بَائِعَتَانِ، بَائِعَاتٌ۔

فائده: بَائِعٌ: فروخت کرنے والا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم فاعل، اصل میں بَایِعٌ بروزنِ ضَارِبٌ ہے۔ اسم فاعل کے عین کلمے کی جگہ یاء واقع ہوی اور اس کے فعل میں تعلیل ہوی ہے بقاعدہ بَائِعٌ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا بَائِعٌ ہو گیا۔

اسم مفعول: مَبِیْعٌ، مَبِیْعَانِ، مَبِیْعُوْنَ، مَبِیْعَةٌ، مَبِیْعَتَانِ، مَبِیْعَاتٌ۔

فائده: مَبِیْعٌ: فروخت کیا ہوا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم مفعول، اصل میں مَبْیُوْعٌ بروزنِ مَضْرُوْبٌ ہے، بقاعدہ مَبِیْعٌ اجوف یائی کے اسم مفعول کے عین کلمے کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی مَبُیْوْعٌ ہو گیا، یاء اور واو دو ساکن جمع ہو گئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق واو کو حذف کر دیا مَبُیْعٌ ہو گیا، یاء کی مناسبت سے باء کے ضمے کو کسرہ سے بدل دیا مَبِیْعٌ ہو گیا۔

اسم ظرف: مَبِیْعٌ، مَبِیْعَانِ، مَبَایِعُ۔

فائده: مَبِیْعٌ: فروخت کرنے کا ایک وقت یا ایک جگہ، صیغہ واحد، بحث اسم ظرف، اصل میں مَبْیِعٌ بروزنِ مَضْرِبٌ ہے، یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے بقاعدہ

یَبْیِعُ یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی مَبِیْعٌ ہو گیا۔

فائدہ: مَبِیْعٌ اسم مفعول اور اسم ظرف دونوں ہمشکل ہیں اصل نکال کر خوب امتیاز کر لینا چاہیے۔ (اسم آلہ اور اسم تفضیل میں کوئی تعلیل نہیں ہوی ہے۔ اس لیے گردان نہیں لکھی گئی)

سبق (۲۷)

اجوف یائي :از:سَمِعَ یَسْمَعُ، اَلنَّیْلُ (پانا)

صرفِ صغیر

نَالَ، یَنَالُ، نَیْلًا ، فَهُوَ نَائِلٌ، وَنِیْلَ، یُنَالُ، نَیْلاً ، فهوَ مَنِیْلٌ، الْأَمرُ منهُ نَلْ، وَالنَّهْيُ عنهُ لَا تَنَلْ، الظَّرف منهُ مَنَالٌ، وَالآلَةُ منه مِنْیَلٌ، مِنْیَلَةٌ، وَمِنْیَالٌ، وَتَثْنِیَتُهُمَا مَنَالاَنِ، وَمِنْیَلَانِ، وَالْجَمْعُ منهما مَنَایِلُ ،وَمَنَایِیْلُ ، اَفْعَلُ التَّفْضِیْلُ منهُ أَنْیَلُ ، وَالمؤنثُ منه نُوْلَی، وَتَثْنِیتُهُمَا اَنْیَلَانِ وَ نُوْلَیَانِ ، وَالْجمعُ منهما اَنْیَلُوْنَ، اَنَایِلُ، وَنُوْلَیَاتٌ. نُیَلٌ.

اجوف واوی: از: سَمِعَ یَسْمَعُ، اَلْخَوْفُ (ڈرنا)

صرفِ صغیر: خَافَ، یَخَافُ، خَوْفًا، فَهُوَ خَائِفٌ، وَخِیْفَ یُخَافُ، خَوْفًا، فَهُوَ مَخُوْفٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ خَفْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لاَ تَخَفْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَخَافٌ، وَالآلَةُ مِنْهُ مِخْوَفٌ وَ مِخْوَفَةٌ وَ مِخْوَافٌ، وَتَثْنِیَتُهُمَا، مَخَافَانِ وَمِخْوَفَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَخَاوِفُ وَ مَخَاوِیْفُ، أَفْعَلُ التَّفْضِیْلُ مِنْهُ أَخْوَفُ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ خُوْفٰی، وَتَثْنِیَتُهُمَا أَخْوَفَانِ، وَخُوْفَیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا أَخْوَفُوْنَ، وَأَخَاوِفُ، وَخُوْفَیَاتٌ، وَخُوَفٌ۔

اجو واوی: از باب افتعال، الاقتِیَادُ (کھینچنا)

اجوف یائي: از باب: افتعال: اَلْاِخْتِیَارُ۔ (پسند کرنا)۔

صرف صغیر: اِخْتَارَ یَخْتَارُ اِخْتِیَاراً، الخ، اِقْتَادَ یَقْتَادُ کی طرح۔

اجوف یائی:از باب:استفعال،اَلْاِسْتِقَامَۃُ،(سیدھا ہونا)۔

صرف صغیر: اِسْتَقَامَ، یَسْتَقِیْمُ، اِسْتِقَامَۃً، فَھُوَ مُسْتَقِیْمٌ، اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِسْتَقِمْ،وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَسْتَقِمْ، اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُسْتَقَامٌ۔

تصریفات وتعلیلات واوی میں القولُ کی طرح، یائی میں البیعُ کی طرح ہے مزید تفصیلات تدریس الصرف میں ملاحظہ ہو۔

سبق (۲۸)

تعلیل کے دیگر قواعد

قاعدہ: (۱۸) اگر دو "واو" ضمے کے بعد واقع ہوں، تو واو ساکن ہوجاتا ہے، اور اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ایک واو حذف کردیا جاتا ہے، جیسے: یَدْعُوْنَ کہ اصل میں یَدْعُوُوْنَ بروزنِ یَنْصُرُوْنَ ہے: دو "واو" ضمے کے بعد واقع ہوئے، واو کو ساکن کردیا، یَدْعُوْوْنَ ہوگیا، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسرے واو کو حذف کردیا، یَدْعُوْنَ ہوگیا۔

یا دو "یاء" کسرے کے بعد واقع ہوں، تو "یاء" ساکن ہوجاتا ہے اور اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ایک "یاء" کو حذف کردیا جاتا ہے، جیسے: تَرْمِیْنَ کہ اصل میں تَرْمِیِیْنَ بروزنِ تَضْرِبِیْنَ ہے، "یا" کو ساکن کردیا تَرْمِیْیْنَ ہوگیا، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسری "یا" کو حذف کردیا، تَرْمِیْنَ ہوگیا۔

قاعدہ: (۱۹) وہ اسم جس کے اخیر میں یاء متحرک ماقبل مکسور ہو، اور "وزنِ أَفَاعِلُ، مَفَاعِلُ،" کے لام کلمے کی "یا" معرف باللام یا مضاف ہونے کے وقت حالتِ رفعی، و جری میں، یاء پر ضمہ اور کسرہ ثقیل ہونے کی جہ سے ساکن ہوجاتی ہے، جیسے: هٰذِهِ الجَوَارِیْ، وَجَوَارِیْکُمْ، مَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ، وَجَوَارِیْکُمْ۔ نیز کبھی یاء ساقط بھی ہوجاتی ہے، جیسے: یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ۔ اور معرف باللام یا مضاف نہ ہونے کے وقت یاء اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ساقط ہوجاتی ہے اور تنوین عین کلمے کو دے دی جاتی ہے،

جیسے:هٰذِهٖ جَوَارٍ، وَمَرَرْتُ بِجَوَارٍ۔ اور حالتِ نصبی میں یاء مفتوح رہے گی، خواہ معرف باللام ہو یا مضاف ہو، جیسے : رَاَيْتُ الْجَوَارِيَ، وَجَوَارِيَكُمْ، یا معرف باللام اور مضاف نہ ہو، جیسے:رَاَيْتُ جَوَارِيَ۔

سبق (۲۹)

قاعدہ(۲۰):يَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلُ، اَفْعَلُ، نَفْعَلُ، میں لام کلمے کا واو؛ ضمے کے بعد اور، یاء کسرے کے بعد ساکن ہوجاتی ہے، جیسے:يَدْعُوْ، يَرْمِيْ کہ اصل میں يَدْعُوُ، يَرْمِيُ ہے،مضارع واحد مذکر غائب کے لام کلمے کا ''واو'' ضمے کے بعد اور یاء کسرے کے بعد واقع ہوے، واو اور یاء کو ساکن کر دیا،يَدْعُوْ، يَرْمِيْ ہوگیا۔

قاعدہ: (۲۱) اگر ضمہ کے بعد واو ہو اور اس کے بعد یاء، تو واو کے ماقبل کو ساکن کر کے واو کی حرکت ماقبل کو دے دی جاتی ہے اور واو یاء سے بدل جاتا ہے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسری یاء کو حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے: تَدْعِيْنَ کہ اصل میں تَدْعُوِيْنَ ہے۔ یا کسرے کے بعد یاء ہو اور اس کے بعد واو، تو یاء کے ماقبل کو ساکن کر کے یاء کی حرکت ماقبل کو دے دی جاتی ہے اور یاء واو سے بدل جاتی ہے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسرے واو کو حذف کردیا جاتا ہے، جیسے:يَرْمُوْنَ کہ اصل میں يَرْمِيُوْنَ ہے۔

قاعدہ(۲۲): واوِ طرف (لام کلمے کا واو) کسرے کے بعد یاء ہوجاتا ہے، جیسے: رَضِيَ، کہ اصل میں رَضِوَ، ہے۔

قاعدہ(۲۳):فُعْلٰی (بالضم) اسم جامد کے لام کلمے کا واو یاء ہوجاتا ہے؛ جیسے:دُنْيَا کہ اصل میں دُنْوَی ہے۔اسم تفضیل اسم جامد کے حکم میں ہے، یعنی اسم تفضیل کے لام کلمے کا واو اسم جامد کی طرح یاء سے بدل جائے گا؛ جیسے:سُمْيَا، کہ اصل میں سُمْوَی ہے۔

قاعدہ (۲۴):فعل ماضی مجرد کے لام کلمے کا واو جو تیسری جگہ ہے اگر کلمہ میں چوتھی یا اس سے زائد جگہ میں واقع ہو، تو یاء سے بدل جاتا ہے، بشرطیکہ ضمہ اور واو ساکن کے

بعد نہ ہو، جیسے: أَعْطَيْتُ، مُعْطِيَانِ، مَدَاعِيٌّ، جمع مِدْعَاءٍ اسم آلہ، کہ اصل میں أَعْطَوْتُ، مُعْطِوَانِ، مَدَاعِيُوْ ہے۔

سبق (۳۰)

قاعدہ (۲۵): الف زائدہ جب کہ تثنیہ، جمع مونث سالم، کے الف سے پہلے واقع ہو، ہر حال میں، خواہ صحیح ہو، یا ناقص، یاء سے بدل جاتا ہے، جیسے: حُبْلَى سے حُبْلَيَانِ، حُبْلَيَاتٌ اور دُعْيٰ سے دُعْيَيَانِ، دُعْيَيَاتٌ۔

قاعدہ (۲۶): جو واو اور یاء الف زائد کے بعد طرف یعنی لام کلمے میں واقع ہوں، تو ہمزہ سے بدل جاتے ہیں بشرطیکہ "ة" لازمہ سے پہلے نہ ہو، جیسے: دُعَاءٌ، فِنَاءٌ، كِسَاءٌ اور عَبَاءَةٌ کہ اصل میں دُعَاوٌ فِنَايٌ، كِسَاوٌ اور عَبَاوَةٌ ہیں۔ (عَبَاوَةٌ میں ة عارضہ ہے) لہٰذا دِرَايَةٌ، هِدَايَةٌ، بُغَايَةٌ، سِقَايَةٌ میں یاء کو ہمزہ سے نہیں بدلا جائے گا؛ اس لیے کہ "ة" لازمہ ہے۔

(۴) تاء لازمہ: وہ تاء ہے جو بنیادِ کلمہ ہو اس کے بغیر کلمہ مستعمل نہ ہوتا ہو جیسے: دِرَايَةٌ هِدَايَةٌ سِقَايَةٌ۔

تاء عارضہ: وہ تاء ہے جو بنیادِ کلمہ نہ ہو، اس کے بغیر کلمہ مستعمل ہوتا ہو، جیسے: عَبَاءَةٌ میں عَبَاءٌ درست ہے[1]۔

قاعدہ (۲۷): اگر واو اور یاء دونوں متصل کسی غیر ملحق کلمے میں جمع ہوں، تو واو کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر ان سے پہلے ضمہ ہو تو کسرے سے بدل جاتا ہے، بشرطیکہ جمع تکسیر پر محمول نہ ہو، التباس سے محفوظ ہو، اور ان میں کا پہلا اصلی یعنی کسی حرف سے بدلا ہوا نہ ہو اور سکون اصلی کے ساتھ ساکن ہو، خواہ پہلا یاء ہو، جیسے: سَيِّدٌ کہ اصل میں سَيْوِدٌ ہے، یا پہلا واو ہو، جیسے: مُسْلِمِيَّ کہ اصل میں مُسْلِمُوْيَ ہے۔ مُضِيٌّ (مصدر مَضَىٰ، يَمْضِيْ) کہ اصل میں مُضُوْيٌ ہے۔

(۱) المعجم المفصل فی النجو: ۱/۳۲۰۔ فی الصرف: ۱۶۵۔ نوادر الوصول: ۱۶۵۔

مَرْمِيٌّ کہ اصل میں مرْمُوْيٌ ہے، طَيٌّ (لپٹنا) لَيَّانٌ (قرض ادا کرنا) کہ اصل میں طَوْيٌ، لَوْيَانٌ ہے، لہٰذا دِيْوَانٌ (رجسٹر) میں واو یاء نہیں ہوگا، اس لیے کہ یاء اصلی نہیں ہے بلکہ واو سے بدلا ہوا ہے، اس کی اصل دِوّوَانٌ ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کی جمع دَوَاوِيْنُ آتی ہے اور أُسَيْوِدٌ أَسَدٌ کی تصغیر میں واو یا نہیں ہوگا، اس لیے کہ أَسَاوِدُ جمع تکسیر پر محمول ہے، اَساوِدُ میں وجہ تعلیل نہ پائے جانے کی وجہ سے تعلیل نہیں ہوتی ہے۔ أَيْوَمُ (زیادہ روشن دن) میں واو یاء نہیں ہوگا اس لیے کہ أَيَّمُ (غیر متزوج) سے التباس ہوجائے گا۔ ضَيْوَنٌ (بلاؤ) حَيْوَةٌ (علم رجل) میں واو کا یاء سے بدلنا شاذ ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں میں خط کشیدہ کلمات کی اصل نکال کر تعلیل کریں اور کس قاعدہ کے تحت تعلیل ہوی ہے اس کو بیان کریں

يَرْجُوْنَ تِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ (وہ لوگ امیدوار ہیں ایک سوداگری کے جس میں نقصان نہ ہو) فَاعْفُوْا (تم معاف کردو) إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِيْنَ (تمہارے کام سے البتہ میں بیزار ہوں، اصلہ قَالِيِيْنَ) أَنْتِ تَهْدِيْنَ الضَّالَّةَ (تو گمراہ عورت کو راستہ دکھلاتی ہے) وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ (اور بلالو تم اپنے مددگاروں کو) وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ (قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کو) نَتْلُوْا عَلَيْكَ (ہم سناتے ہیں تجھ کو) جَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ (دونوں باغوں کے پھل جھکے ہوئے ہیں) كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (جو کوئی ہے زمین پر فنا ہونے والا ہے) عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ (ایک کھائی کے کنارہ پر جو گرنے کو ہے، اصلہ هَارِوٌ) يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (بھاگیں وہ پیٹھ پھیر کر) أَلْقُوْا مَا أَنْتُمْ مُلْقُوْنَ (ڈالو جو تم ڈالتے ہو) وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا (قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی ہانپ کر۔ مادہ، ع، د، واو) لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً (نہیں سنے گا تو اس میں بکواس۔ مادہ: ل غ و) سَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (سو آگے دیکھ لیں گے وہ گمراہی کو۔

اصلہ: غَوِیٌ) يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ (نکالتا ہے وہ زندہ کو مردے سے) سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (اس نے تمہارا نام رکھا مسلمان) اِذْيَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ (جب لیتے ہیں دو لینے والے۔ اصلہ: يَتَلَقَّوْ) فَاطِمَةُ وَعَائِشَةُ حُمَيَيَانِ الْاِسْلَامِ (فاطمہ اور عائشہ اسلام کی سب سے زیادہ دفاع کرنے والی ہیں) الافْرِنْجِيَّاتُ دُعَيَيَاتٌ اِلَى الْمُنْكَرِ (انگریز عورتیں برائی کی سب سے زیادہ دعوت دینے والیں ہیں)

تمرینی سبق (۳۱)

ناقص واوي :ازباب:نَصَرَيَنْصُرُ: اَلدُّعَاءُ، وَالدَّعْوَةُ (بلانا)

صرف صغير: دَعَا، يَدْعُوْ، دُعَاءً، وَدَعْوَةً، فَهُوَ دَاعٍ، وَدُعِيَ، يُدْعَى، دُعَاءً، وَ دَعْوَةً، فَهُوَ مَدْعُوٌّ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُدْعُ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَدْعُ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَدْعىً، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِدْعىً، وَمِدْعَاةٌ، وَمِدْعَاءٌ، وَتَثْنِيَتُهُمَا مَدْعَيَانِ، وَمِدْعَيَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَدَاعٍ، وَمَدَاعِيُّ، أَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ أَدْعَى، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ دُعىً، وَ تَثْنِيَتُهُمَا أَدْعَيَانِ وَدُعْيَيَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا، أَدْعَوْنَ، وَأَدَاعٍ، وَدُعْيَيَاتٌ، وَدُعىً۔

صرف كبير

فعل ماضي مثبت معروف: دَعَا، دَعَوَا، دَعَوْا، دَعَتْ، دَعَتَا، دَعَوْنَ، دَعَوْتَ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُمْ، دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا۔

فائده: دَعَا: اس ایک مرد نے بلایا، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت معروف، اصل میں دَعَوَ بروزن نَصَرَ ہے۔ واو متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ قَالَ واو کو الف سے بدل دیا، دَعَا ہوگیا۔

دَعَوَا: میں واو متحرک ماقبل مفتوح کو الفِ تثنیہ، مانع تعلیل سے پہلے ہونے کی وجہ سے، الف سے نہیں بدلا گیا۔

دَعَوْا: ان سب مردوں نے بلایا، صیغہ جمع مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت

معروف، اصل میں دَعَوُوْا، بروزن نَصَرُوْا ہے۔ واو متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ قَالَ واو کو الف سے بدل دیا، دَعَاوْا ہوگیا، الف اور واو دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، دَعَوْا ہوگیا۔

دَعَتْ: اس ایک عورت نے بلایا، صیغہ واحد مونث غائب، بحث فعل ماضی مثبت معروف، اصل میں، دَعَوَتْ بروزن نَصَرَتْ ہے۔ واو متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ قَالَ واو کو الف سے بدل دیا، دَعَاتْ ہوگیا، الف اور تاء دو ساکن جمع ہوگئے، بقاعدۂ دَعَتْ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، دَعَتْ ہوگیا۔ یہی تعلیل دَعَتَا میں ہوئی ہے۔ دَعَوْنَ۔ سے اخیر تک تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

فعل ماضي مثبت مجهول: دُعِیَ، دُعِیَا، دُعُوْا، دُعِیَتْ، دُعِیَتَا، دُعِیْنَ، دُعِیْتَ، دُعِیْتُمَا، دُعِیْتُمْ، دُعِیْتِ، دُعِیْتُمَا، دُعِیْتُنَّ، دُعِیْتُ، دُعِیْنَا۔

فائده: دُعِیَ: بلایا گیا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت مجہول، اصل میں دُعِوَ، بروزن نُصِرَ ہے۔ واوِ طرف یعنی لام کلمے کا واو کسرے کے بعد واقع ہوا، بقاعدۂ رَضِیَ واو کو یاء سے بدل دیا، دُعِیَ ہوگیا۔ یہی تعلیل جمع مذکر غائب کے علاوہ تمام صیغوں میں ہوئی ہے۔

دُعُوْا: بلائے گئے وہ سب مرد، صیغہ جمع مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت مجہول، اصل میں دُعِوُوْا بروزنِ نُصِرُوْا ہے۔ واو طرف کسرے کے بعد واقع ہوا، بقاعدۂ رَضِیَ واو کو یاء سے بدل دیا، دُعِیُوْا ہوگیا، کسرے کے بعد یاء اور اس کے بعد واو، واقع ہوا، بقاعدۂ یَرْمُوْنَ یاء کے ماقبل کو ساکن کر کے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، دُعُیْوْا ہوگیا۔ یاء اور واو دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے غیر اصح قول کے مطابق یاء کو حذف کر دیا۔ دُعُوْا، ہوگیا۔

دوسري تعليل: واوِ طرف کسرہ کے بعد واقع ہوا، بقاعدۂ رَضِیَ واو کو یاء سے بدل دیا، دُعِیُوْا، ہوگیا، کسرہ کے بعد یا اس کے بعد واو واقع ہوا، بقاعدۂ یَرْمُوْنَ یاء کے

ماقبل کو ساکن کر کے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، یاء کو واو سے بدل دیا، دُعُوْوْا، ہوگیا، دو واو ساکن جمع ہو گئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسرے واو کو حذف کر دیا، دُعُوْا ہوگیا۔

سبق (۳۲)

فعل مضارع مثبت معروف: یَدْعُوْ، یَدْعُوَانِ، یَدْعُوْنَ، تَدْعُوْ، تَدْعُوَانِ، یَدْعُوْنَ، تَدْعُوْ، تَدْعُوَانِ، تَدْعُوْنَ، تَدْعِیْنَ، تَدْعُوَانِ، تَدْعُوْنَ، أَدْعُوْ، نَدْعُوْ۔

فائده: یَدْعُوْ: بلاتا ہے یا بلائے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں یَدْعُوُ بروزنِ یَنْصُرُ ہے۔ یَفْعُلُ کے لام کلمے کی جگہ واو، ضمہ کے بعد واقع ہوا، بقاعدہ یَدْعُوْ، واو کو ساکن کر دیا، یَدْعُوْ ہوگیا، یہی تعلیل واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر تَدْعُوْ، واحد متکلم اَدْعُوْ، تثنیہ جمع متکلم نَدْعُوْ میں ہوئی ہے۔

تَدْعُوْنَ: بلاتے ہیں یا بلائیں گے وہ سب مرد، صیغہ جمع مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں یَدْعُوُوْنَ بروزنِ یَنْصُرُوْنَ ہے۔ دو واو ضمہ کے بعد واقع ہوئے بقاعدہ یَدْعُوْنَ واو کو ساکن کر دیا، یَدْعُوْوْنَ ہوگیا، دو واو ساکن جمع ہو گئے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسرے واو کو حذف کر دیا، یَدْعُوْنَ ہوگیا، یہی تعلیل تَدْعُوْنَ جمع مذکر حاضر میں ہوئی ہے۔

تَدْعِیْنَ: بلاتی ہے یا بلائے گی تو ایک عورت، صیغہ واحد مونث حاضر، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں تَدْعُوِیْنَ بروزنِ تَنْصُرِیْنَ ہے، ضمہ کے بعد واو اور اس کے بعد یاء واقع ہوئی، بقاعدہ تَدْعِیْنَ واو کے ماقبل کو ساکن کر کے واو کی حرکت ماقبل کو دے دی، واو کو یاء سے بدل دیا، تَدْعِیْیْنَ ہوگیا، دو یاء ساکن جمع ہوگئیں، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق، دوسری یاء کو حذف کر دیا، تَدْعِیْنَ ہوگیا۔ جمع مونث اور تثنیہ کے صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

فعل مضارع مثبت مجہول: یُدْعَی، یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعَی، تُدْعَیَانِ، یُدْعَیْنَ، تُدْعَی، تُدْعَیَانِ، تُدْعَوْنَ، تُدْعَیْنَ، تُدْعَیَانِ، تُدْعَیْنَ، أُدْعَی، نُدْعَی

یُدْعَی: بلایا جاتا ہے یا بلایا جائے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت مجہول، اصل میں، یُدْعَوُ بروزنِ یُنْصَرُ ہے۔ فعل ماضی مجرّد کے لام کلمے کا واو، جو تیسری جگہ تھا، اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے، بقاعدۂ أَعْطَیْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، یُدْعَیُ ہوگیا۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ قَالَ یاء کو الف سے بدل دیا، یُدْعَی ہوگیا۔ یہی تعلیل واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر، تُدْعَی، واحد متکلم، أُدْعَی، تثنیہ، جمع متکلم، نُدْعَی میں ہوئی ہے۔ تثنیہ اور جمع مونث کے علاوہ تمام صیغوں میں واو سے بدلی ہوئی یاء، بقاعدۂ قَالَ الف سے بدل گئی۔ یُدْعَوْنَ جمع مذکر غائب، تُدْعَوْنَ جمع مذکر حاضر، تُدْعَیْنَ واحد مونث حاضر، میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف حذف ہوگیا ہے۔

یُدْعَوْنَ: بلائے جاتے ہیں یا بلائے جائیں گے وہ سب مرد، صیغہ جمع مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت مجہول، اصل میں یُدْعَوُوْنَ بروزنِ یُنْصَرُوْنَ ہے۔ فعل ماضی مجرّد کے لام کلمے کا واو، جو تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے، بقاعدۂ أَعْطَیْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، یُدْعَیُوْنَ ہوگیا، یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ قَالَ یاء کو الف سے بدل دیا، یُدْعَاوْنَ ہوگیا، الف اور واو، دو ساکن جمع ہو گئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، یُدْعَوْنَ ہوگیا۔ یہی تعلیل تُدْعَوْنَ جمع مذکر حاضر میں ہوئی ہے۔

یُدْعَیْنَ: بلائی جاتی ہیں یا بلائی جائیں گی وہ سب عورتیں، صیغہ جمع مونث غائب، اصل میں یُدْعَوْنَ بروزنِ یُنْصَرْنَ ہے۔ فعل ماضی مجرّد کے لام کلمے کا واو، جو تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے بقاعدۂ أَعْطَیْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، یُدْعَیْنَ ہوگیا۔ یہی تعلیل جمع مونث حاضر

تُدْعَيْنَ، میں ہوئی ہے۔

تُدْعَيْنَ: بلائی جاتی ہے یا بلائی جائے گی تو ایک عورت، صیغہ واحد مونث حاضر، بحث فعل مضارع مثبت مجہول، اصل میں تُدْعَوِيْنَ بروزنِ تُنْصَرِيْنَ ہے۔ فعل ماضی مجرّد کے لام کلمے کا واو، جو تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے، بقاعدہٴ أُعْطِيْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، تُدْعَيِيْنَ ہوگیا، یاء متحرک ماقبل مفتوح بقاعدہٴ قَالَ یاء کو الف سے بدل دیا، تُدْعَايْنَ ہوگیا، الف اور یاء دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، تُدْعَيْنَ ہوگیا۔

فائدہ: واحد مونث حاضر، جمع مونث حاضر، تُدْعَيْنَ، ہم شکل ہو گئے ہیں، اصل نکال کر امتیاز کر لینا چاہئے۔

سبق (۳۳)

نفي تاكيد بلن در فعل مستقبل معروف: لَنْ يَّدْعُوَ، لَنْ يَّدْعُوَا، لَنْ يَّدْعُوْا، لَنْ تَدْعُوَ، لَنْ تَدْعُوَا، لَنْ يَّدْعُوْنَ، لَنْ تَدْعُوَ، لَنْ تَدْعُوَا، لَنْ تَدْعُوْا، لَنْ تَدْعِيْ، لَنْ تَدْعُوَا، لَنْ تَدْعُوْنَ، لَنْ أَدْعُوَ، لَنْ نَدْعُوَ۔

فائدہ: اس گردان کے تعلیل ہونے والے صیغوں میں مضارع معروف میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئی تعلیل نہیں ہوئی ہے، لَنْ کا عمل جو صحیح میں ہوتا ہے وہی ان صیغوں میں ہوا ہے۔

نفي تاكيد بلن در فعل مستقبل مجهول: لَنْ يُّدْعَى، لَنْ يُّدْعَيَا، لَنْ يُّدْعَوْا، لَنْ تُدْعَى، لَنْ تُدْعَيَا، لَنْ يُّدْعَيْنَ، لَنْ تُدْعَى، لَنْ تُدْعَيَا، لَنْ تُدْعَوْا، لَنْ تُدْعَى، لَنْ تُدْعَيَا، لَنْ تُدْعَيْنَ، لَنْ أُدْعَى، لَنْ نُدْعَى۔

فائدہ: مضارع مجہول میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئی تعلیل نہیں ہوئی ہے۔ لَنْ کا عمل جو صحیح میں ہوتا ہے وہی ان صیغوں میں ہوا ہے، البتہ يُدْعَى جیسے صیغوں میں الف ہونے کی وجہ سے لفظوں میں عمل ظاہر نہیں ہوا ہے؛ ان میں نصب تقدیری ہے۔

نفي جحد بلم در فعل مضارع معروف: لَمْ يَدْعُ، لَمْ يَدْعُوَا، لَمْ يَدْعُوْا، لَمْ تَدْعُ، لَمْ تَدْعُوَا، لَمْ يَدْعُوْنَ، لَمْ تَدْعُ، لَمْ تَدْعُوَا، لَمْ تَدْعُوْا، لَمْ تَدْعِيْ، لَمْ تَدْعُوَا، لَمْ تَدْعُوْنَ، لَمْ أَدْعُ، لَمْ نَدْعُ۔

فائده: لَمْ يَدْعُ: نہیں بلایا اس ایک مرد نے، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف، اصل میں لَمْ يَدْعُوْ بروزنِ لَمْ يَنْصُرْ ہے۔ حالت جزمی میں لَمْ کی وجہ سے حرف علت گر گیا، لَمْ يَدْعُ ہو گیا۔ یہی تعلیل واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر لَمْ تَدْعُ، واحد متکلم، لَمْ أَدْعُ، تثنیہ، جمع متکلم لَمْ نَدْعُ میں ہوی ہے۔ باقی صیغوں میں مضارع معروف میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئی تعلیل نہیں ہوی ہے۔ "لَمْ" کا عمل جو صحیح میں ہوتا ہے ان صیغوں میں بھی ہوا ہے۔

نفي جحد بلم در فعل مضارع مجهول: لَمْ يُدْعَ، لَمْ يُدْعَيَا، لَمْ يُدْعَوْا، لَمْ تُدْعَ، لَمْ تُدْعَيَا، لَمْ يُدْعَيْنَ، لَمْ تُدْعَ، لَمْ تُدْعَيَا، لَمْ تُدْعَوْا، لَمْ تُدْعَيْ، لَمْ تُدْعَيَا، لَمْ تُدْعَيْنَ، لَمْ أُدْعَ، لَمْ نُدْعَ۔

فائده: لَمْ يُدْعَ: نہیں بلایا گیا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع مجہول، اصل میں لَمْ يُدْعَوْ بروزنِ لَمْ يُنْصَرْ ہے۔ فعل ماضی مجرد کے لام کلمے کا واو جو تیسری جگہ تھا، اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے، بقاعدہ أُعْطِيْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، لَمْ يُدْعَيْ ہو گیا، یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے بقاعدہ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا لَمْ يُدْعَى ہو گیا، حالت جزمی میں لَمْ کی وجہ سے حرف علت الف کو حذف کر دیا لَمْ يُدْعَ ہو گیا۔ یہی تعلیل واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر لَمْ تُدْعَ، واحد متکلم لَمْ أُدْعَ تثنیہ جمع متکلم لَمْ نُدْعَ میں ہوی ہے۔ باقی تمام صیغوں میں مضارع مجہول میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئی تعلیل نہیں ہوی ہے۔

سبق (۳۴)

لامِ تاكيد بانون ثقيله درفعل مستقبل معروف: لَيَدْعُوَنَّ،

لَیَدْعُوَانِّ، لَیَدْعُنَّ، لَتَدْعُوَنَّ، لَتَدْعُوَانِّ، لَیَدْعُوْنَانِّ۔ الخ۔

لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول: لَیُدْعَیَنَّ، لَیُدْعَیَانِّ، لَیُدْعَوُنَّ، لَتُدْعَیَنَّ، لَتُدْعَیَانِّ، لَیُدْعَیْنَانِّ۔ الخ۔

لام تاکید بانو ن خفیفہ در فعل مستقبل معروف: لَیَدْعُوَنْ، لَیَدْعُنْ، لَتَدْعُوَنْ، لَتَدْعُوَنْ، لَتَدْعُنْ، لَتَدْعِنْ، لَأَدْعُوَنْ، لَنَدْعُوَنْ۔

لام تاکید بانون خفیفہ در فعل مستقل مجہول: لَیُدْعَیَنْ، لَیُدْعَوُنْ، لَتُدْعَیَنْ، لَتُدْعَیَنْ، لَتُدْعَوُنْ، لَتُدْعَیِنْ، لَأُدْعَیَنْ، لَنُدْعَیَنْ۔

فائدہ: لامِ تاکید بانونِ ثقیلہ وخفیفہ معروف میں بقاعدۂ اَعْطَیْتُ واو کو یاء سے نہیں بدلا گیا؛ اس لیے کہ ضمہ کے بعد واقع ہوا ہے۔ اور مجہول میں بقاعدۂ اَعْطَیْتُ واو کو یاء سے بدل دیا گیا ہے اس لیے کہ ضمہ اور واو ساکن کے بعد واقع نہیں ہے۔ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح کو نونِ تاکید، مانع تعلیل سے پہلے ہونے کی وجہ سے الف سے نہیں بدلا گیا۔ ان چاروں گردان میں مضارع میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئی تعلیل نہیں ہوی ہے، جمع مذکر میں واو، اور واحد مؤنث حاضر معروف میں یاء، اجتماع ساکنین کی وجہ سے صحیح کی طرح حذف کردیے گئے ہیں۔

فائدہ: لَیُدْعَیَنَّ: ضرور بالضرور بلایا جائے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث لامِ تاکید بانونِ ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول؛ اصل میں یُدْعَی ہے، لامِ تاکید اول میں اور نون تاکید اخیر میں زیادہ کیا، نونِ ثقیلہ اپنے پہلے فتحہ چاہتا ہے، الف قابل حرکت نہیں ہے یاء کو جو الف کی اصل تھی واپس لے آئے اور فتحہ دے دیا لَیُدْعَیَنَّ ہوگیا۔ یہی تعلیل واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر، لَتُدْعَیَنَّ، واحد متکلم، لَأُدْعَیَنَّ، تثنیہ، جمع متکلم، لَنُدْعَیَنَّ میں ہوی ہے۔

فائدہ: لَیُدْعَوُنَّ، ضرور بالضرور بلائیں جائیں گے وہ سب مرد، صیغہ جمع مذکر غائب، بحث لامِ تاکید بانونِ ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول، اصل میں یُدْعَوْنَ تھا۔ لامِ

بتاکید شروع میں اور نونِ ثقیلہ آخر میں لائے، نون اعرابی کو حذف کر دیا لَیُدْعَوْنَّ ہوگیا، واو اور نون دو ساکن جمع ہو گئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے واو غیر مدہ کو ضمہ دے دیا، لَیُدْعَوُنَّ ہوگیا۔ یہی تعلیل جمع مذکر حاضر لَتُدْعَوُنَّ میں ہوئی ہے۔ لَتُدْعَیِنَّ واحد مونث حاضر میں یاء کو کسرہ دے دیا گیا۔

فائدہ: اجتماعِ ساکنین کے وقت اگر پہلا ساکن، مدہ ہوتو اسے حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے لَیَدْعُنَّ میں واو مدہ کو حذف کر دیا گیا، اور اگر پہلا ساکن، غیر مدہ ہوتو واو کو ضمہ اور یاء کو کسرہ دے دیا جاتا ہے، جیسے: لَتُدْعَوُنَّ میں واو کو ضمہ اور لَتُدْعَیِنَّ یاء کو کسرہ دے دیا گیا۔

مدہ: وہ حرفِ علت ساکن ہے، جس کے ماقبل کی حرکت موافق ہو جیسے: یَدْعُوْنَ میں واو۔

غیرمدہ: وہ حرف علت ساکن ہے، جس کے ماقبل کی حرکت مخالف ہو۔ جیسے: یُدْعَوْنَ میں واو۔

سبق (۳۵)

امرحاضر معروف: اُدْعُ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْا، اُدْعِیْ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْنَ۔

فائدہ: اُدْعُ: بلاتوایک مرد، صیغہ واحد مذکر حاضر، بحث امرِ حاضر معروف، اصل میں اُدْعُوْ بروزن اُنْصُرْ ہے۔ سکونِ وقفی کی وجہ سے واو کو حذف کر دیا، اُدْعُ ہوگیا۔ باقی صیغے مضارع سے اسی طرح بنتے ہیں جس طرح صحیح سے بنتے ہیں۔

سکون وقفي وہ سکون ہے جو کسی عامل مثلاً ''لَمْ'' وغیرہ کی وجہ سے نہ آیا ہو، جیسے: اُدْعُ، اُنْصُرْ، امر حاضر وغیرہ میں۔ اور اگر کسی عامل مثلاً ''لَمْ'' وغیرہ کی وجہ سے آیا ہو، تو اس کو جزم کہتے ہیں، جیسے: لَمْ یَنْصُرْ میں۔

امر حاضر معروف بانونِ ثقیلہ: اُدْعُوَنَّ، اُدْعُوَانِّ، اُدْعُنَّ، اُدْعِنَّ، اُدْعُوَانِّ، اُدْعُوْنَانِّ۔

فائده: اُدْعُ: امر حاضر میں جو واو، وقف کی وجہ سے حذف ہوگیا تھا، نونِ ثقیلہ زیادہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے آئے، اس لیے کہ نونِ ثقیلہ کے ماقبل فتحہ ہونے کی وجہ سے، اب وقف کی ضرورت نہیں رہی۔ باقی صیغوں میں بعینہ وہی تغیر ہوا ہے جو صحیح میں ہوتا ہے۔

امرحاضر معروف بانونِ خفیفه: اُدْعُوَنْ، اُدْعُنْ، اُدْعِنْ۔

امرغائب، ومتکلم معروف بانونِ ثقیله: لِيَدْعُوَنَّ، لِيَدْعُوَانِّ، لِيَدْعُنَّ، لِتَدْعُوَنَّ، لِتَدْعُوَانِّ، لِيَدْعُوْنَانِّ، لِأَدْعُوَنَّ، لِنَدْعُوَنَّ۔

فائده: حالتِ جزمی مثلاً لِيَدْعُ وغیرہ میں لام امر کی وجہ سے جو واو گر گیا تھا، نونِ تاکید کے اتصال کے وقت وہ واو، واپس آجائے گا اور مفتوح ہوگا، اس لیے کہ نونِ تاکید اپنے سے پہلے ان صیغوں میں فتحہ چاہتا ہے۔ باقی صیغوں میں وہی تغیر ہوا ہے جو صحیح میں ہوتا ہے۔

امرمجهول بانونِ ثقیله: لِيُدْعَيَنَّ، لِيُدْعَيَانِّ، لِيُدْعَوُنَّ، لِتُدْعَيَنَّ، لِتُدْعَيَانِّ، لِيُدْعَيْنَانِّ، لِتُدْعَيَنَّ، لِتُدْعَيَانِّ، لِتُدْعَوُنَّ، لِتُدْعَيِنَّ، لِتُدْعَيَانِّ، لِتُدْعَيْنَانِّ، لِأُدْعَيَنَّ، لِنُدْعَيَنَّ۔

فائده: حالتِ جزمی مثلاً لِيُدْعَ میں، لام امر کی وجہ سے جو الف گر گیا تھا، لِيُدْعَيَنَّ اور اس جیسے صیغوں میں، وہ یاء جو الفِ محذوفہ کی اصل تھی، وہ واپس آجائے گی، اور مفتوح ہوگی، اس لیے کہ نونِ ثقیلہ اپنے سے پہلے اِن صیغوں میں فتحہ چاہتا ہے، اور الف قابل حرکت نہیں ہوتا ہے۔

نهي معروف بانون ثقیله: لَايَدْعُوَنَّ، لَايَدْعُوَانِّ، لَايَدْعُنَّ، لَاتَدْعُوَنَّ، لَاتَدْعُوَانِّ، لَايَدْعُوْنَانِّ الخ۔

نهي مجهول بانون ثقیله: لَايُدْعَيَنَّ، لَايُدْعَيَانِّ، لَايُدْعَوُنَّ، لَاتُدْعَيَنَّ، لَاتُدْعَيَانِّ، لَا يُدْعَيْنَانِّ، لَا تُدْعَيَنَّ، لَاتُدْعَيَانِّ، لَا تُدْعَوُنَّ، لَا تُدْعَيِنَّ،

لَاتُدْعَيَانِّ، لَاتُدْعَيْنَانِّ، لَاأُدْعَيَنَّ، لَانُدْعَيَنَّ۔

نهي معروف بانو ن خفيفه: لَايَدْعُوَنْ، لَايَدْعُنْ، لَاتَدْعُوَنْ، لَاتَدْعُوَنْ، لَاتَدْعُنْ، لَاتَدْعِنْ، لَاأَدْعُوَنْ، لَانَدْعُوَنْ۔

نهي مجهول بانون خفيفه: لَايُدْعَيَنْ، لَايُدْعَوُنْ، لَاتُدْعَيَنْ، لَاتُدْعَيَنْ، لَاتُدْعَوُنْ، لَاتُدْعَيِنْ، لَاأُدْعَيَنْ، لَانُدْعَيَنْ۔

فائده: نہی معروف مجہول بانونِ ثقیلہ وخفیفہ میں بعینہ وہی تغیر ہوا ہے، جوامرِ معروف ومجہول بانونِ ثقیلہ وخفیفہ میں ہوا ہے۔

سبق (۳۶)

اسم فاعل: دَاعٍ، دَاعِيَانِ، دَاعُوْنَ، دَاعِيَةٌ، دَاعِيَتَانِ، دَاعِيَاتٌ۔

فائده: دَاعٍ: بلانے والا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم فاعل، اصل میں دَاعِوٌ، بروزنِ نَاصِرٌ ہے، فعل ماضی مجرّد کے لام کلمے کا واو، جو تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے، بقاعدۂ أَعْطَيْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، دَاعِيٌ ہوگیا، اسم کے لام کلمے کی جگہ یاء متحرک، ماقبل مکسور واقع ہوی اور یہ اسم معرف باللام اور مضاف نہیں ہے، یاء پر ضمہ دشوار ہے، بقاعدہَ جَوَارٍ یاء کو ساکن کردیا، أَدَاعِيْنٌ ہوگیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا، اور تنوین عین کلمے کو دے دی، داعٍ ہوگیا۔

دَاعِيَانِ: بلانے والے دو مرد، صیغہ تثنیہ مذکر، بحث اسم فاعل، اصل میں دَاعِوَانِ، بروزن نَاصِرَانِ ہے، فعل ماضی مجرّد کے لام کلمے کا واو جو تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے، بقاعدہ آعْطَيْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، دَاعِيَانِ ہوگیا۔

دَاعُوْنَ: بلانے والے سب مرد، صیغہ جمع مذکر غائب، بحث اسم فاعل، اصل میں دَاعِوُوْنَ، بروزنِ نَاصِرُوْنَ ہے۔ فعل ماضی مجرد کے لام کلمے کا واو جو تیسری جگہ

تھا، اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے، بقاعدۂ اَعْطَیْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، دَاعِیُوْنَ ہوگیا، اب کسرہ کے بعد یاء اور اس کے بعد واو واقع ہوا بقاعدۂ یَرْمُوْنَ یاء کے ماقبل کو ساکن کر کے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، یاء کو واو سے بدل دیا دَاعُوْوْنَ ہوگیا، دو واو ساکن ایک جگہ جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے، اصح قول کے مطابق دوسرے واو کو حذف کردیا، دَاعُوْنَ ہوگیا۔ باقی صیغوں میں بقاعدۂ اَعْطَیْتُ واو کو یاء سے بدل دیا گیا ہے۔

اسم مفعول: مَدْعُوٌّ، مَدْعُوَّانِ، مَدْعُوُّوْنَ، مَدْعُوَّةٌ، مَدْعُوَّتَانِ، مَدْعُوَّاتٌ۔

فائدہ: مَدْعُوٌّ: بلایا گیا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم مفعول، اصل میں مَدْعُوْوٌ بروزنِ مَنْصُوْرٌ ہے، دو واو ایک جگہ جمع ہوگئے ان میں سے پہلا ساکن دوسرا متحرک ہے، پہلے واو کا دوسرے واو میں ادغام ہوگیا۔ مَدْعُوٌّ ہوگیا۔ اسم مفعول کے تمام صیغوں میں، واو مفعول، کا لامِ فعل کے واو میں ادغام کردیا گیا ہے، اس کے علاوہ کوئی تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

سبق (۳۷)

اسم ظرف: مَدْعیٍ، مَدْعَیَانِ، مَدَاعٍ۔

فائدہ: مَدْعیٍ: بلانے کا ایک وقت یا ایک جگہ، صیغہ واحد، بحث اسم ظرف، اصل میں مَدْعَوٌ بروزنِ مَنْصَرٌ ہے۔ فعل ماضی مجرّد کے لام کلمے کا واو جو تیسری جگہ تھا، اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے بقاعدۂ اَعْطَیْتُ واو کو یاء سے بدل دیا مَدْعَیٌ ہوگیا، یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ قَالَ یاء کو الف سے بدل دیا، مَدْعَانٌ ہوگیا، الف اور تنوین (نون ساکن) دو ساکن جمع ہوگئے، الف کو حذف کردیا، مَدْعیٍ ہوگیا؛ اور اگر اسم ظرف مَدْعیٍ پر الف و لام داخل ہوجائے تو اس وقت اَلْمَدْعَوُ اصل ہوگی، واو متحرک ماقبل مفتوح ہے بقاعدۂ قَالَ واو کو الف سے بدل دیا اَلْمَدْعَی ہوگیا، اجتماع ساکنین نہ ہونے کی وجہ سے الف ساقط نہیں ہوگا۔

یہی حال اسم ظرف کے مضاف ہونے کی صورت میں ہوگا، جیسے: مَدْعَاكُمْ۔

مَدْعَيَانِ: بلانے کے دو وقت یا دو جگہ، صیغہ تثنیہ، بحث اسم ظرف، اصل میں مَدْعَوَانِ بروزنِ مَنْصَرَانِ ہے۔ فعل ماضی مجرّد کے لام کلمے کا واو جو تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے، بقاعدۂ اَعْطَيْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، مَدْعَيَانِ ہوگیا۔

مَدَاعٍ: بلانے کے بہت وقت یا بہت جگہیں، صیغہ جمع، بحث اسم ظرف، اصل میں مَدَاعِوٌ بروزنِ مَنَاصِرُ ہے، بقاعدۂ اَعْطَيْتُ واو کو یاء سے بدل دیا مَدَاعِيٌ ہوگیا، وزن مَفَاعِلُ کے لام کلمے کی جگہ یاء متحرک ماقبل مکسور ہے، اسم معرف باللام اور مضاف نہیں ہے، یاء پر ضمہ دشوار ہے، بقاعدۂ جوارٍ یاء کو ساکن کر دیا، مَدَاعِيْنْ ہوگیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، تنوین (نون ساکن) عین کلمے کو دے دی، مداعٍ ہوگیا۔

اسم آلہ: مِدْعًى، مِدْعَيَانِ، مَدَاعٍ، مِدْعَاءٌ، مِدْعَايَانِ، مَدَاعِيُّ، مِدْعَاةٌ، مِدْعَاتَانِ، مَدَاعٍ۔

مِدْعًى: بلانے کا ایک آلہ، صیغہ واحد، بحث اسم آلہ، اصل میں مِدْعَوٌ بروزنِ مِنْصَرٌ ہے۔ فعل ماضی مجرّد کے لام کلمہ کا واو جو تیسری جگہ تھا، اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے بقاعدۂ أُعْطَيْتُ، واو کو یاء سے بدل دیا، مِدْعَيٌ ہوگیا، یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ قَالَ یاء کو الف سے بدل دیا، مِدْعَانْ ہوگیا، الف اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، مِدْعًى ہوگیا۔

مِدْعَاءٌ: بلانے کا ایک آلہ، صیغہ واحد، بحث اسم آلہ، اصل میں مِدْعَاوٌ بروزنِ مِنْصَارٌ ہے، الفِ زائد کے بعد واو طرف میں واقع ہوا، بقاعدۂ دُعَاءٌ ہمزہ سے بدل دیا، مِدْعَاءٌ ہوگیا۔

مِدْعَیَانِ: بلانے کے دو آلے، صیغہ تثنیہ، بحث اسم آلہ، اصل میں مِدْعَوَانِ بروزنِ مِنْصَرَانِ ہے، فعل ماضی مجرّد کے لام کلمے کا جو واو تیسری جگہ تھا، اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے، بقاعدہٗ اَعْطَیْتُ واو کو یاء سے بدل دیا گیا مِدْعَیَانِ ہو گیا۔

مَدَاعِیٌّ: بلانے کے بہت آلے، صیغہ جمع، بحث اسم آلہ، اصل میں مَدَاعِیْوٌ بروزنِ مَنَاصِرُ ہے۔ فعل ماضی مجرد کے لام کلمے کا واو، جو تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے، بقاعدہٗ اَعْطَیْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، مَدَاعِیْیٌ ہو گیا، دو یاء ایک جگہ جمع ہو گئیں پہلی ان میں سے ساکن ہے، پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام کر دیا مَدَاعِیٌّ ہو گیا۔

سبق (۳۸)

اسم تفضیل: أَدْعَی، أَدْعَیَانِ، أَدْعَوْنَ، أَدَاعٍ، دُعْیٰ، دُعْیَیَانِ، دُعْیَیَاتٌ، دُعیً

فائدہ: أَدْعَی: سب سے زیادہ بلانے والا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم تفضیل، اصل میں أَدْعَوُ بروزنِ اَنْصَرُ ہے۔ فعل ماضی مجرد کے لام کلمے کا واو جو تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے، بقاعدہٗ أَعْطَیْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، أَدْعَیُ ہو گیا، یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدہٗ قَالَ یاء کو الف سے بدل دیا گیا اَدْعَی ہو گیا۔

اَدْعَیَانِ: سب سے زیادہ بلانے والے دو مرد، صیغہ تثنیہ، بحث اسم تفضیل، اصل میں أُدْعَوَانِ بروزن أَنْصَرَان ہے۔ فعل ماضی مجرد کے لام کلمے کا واو جو تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے۔ بقاعدہٗ اَعْطَیْتُ واو کو یاء سے بدل دیا أَدْعَیَانِ ہو گیا۔

أَدَاعٍ: سب سے زیادہ بلانے والے سب مرد، صیغہ جمع تکسیر مذکر، بحث اسم تفضیل، اصل میں، أَدَاعِوُ بروزنِ اَنَاصِرُ ہے۔ فعل ماضی کے لام کلمے کا واو، جو

تیسری جگہ تھا، اب پانچویں جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے، بقاعدۂ أَعْطَيْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، أَدَاعِيُ ہو گیا وزنِ أَفَاعِلُ کے لام کلمے کی جگہ یاء واقع ہوی، کسرہ کے بعد یاء پر ضمہ دشوار ہے، بقاعدۂ جَوَارٍ یاء کو ساکن کر دیا أَدَاعِيْنٌ ہو گیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، تنوین عین کلمے کو دے دی، أَدَاعٍ ہو گیا۔

أَدَعَوْنَ: سب سے زیادہ بلانے والے سب مرد، صیغہ جمع مذکر سالم، بحث اسم تفضیل اصل میں أَدْعَوُوْنَ بروزنِ أَنْصَرُوْنَ ہے۔ فعل ماضی مجرد کے لام کلمے کا واو جو تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ واقع ہوا، ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہیں ہے بقاعدۂ أَعْطَيْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، أَدْعَيُوْنَ ہو گیا، یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ قَالَ یاء کو الف سے بدل دیا، أَدْعَاوْنَ ہو گیا، الف اور واو، دو ساکن جمع ہو گئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا أَدْعَوْنَ ہو گیا۔

دُعْيٰ: سب سے زیادہ بلانے والی ایک عورت، صیغہ واحد مونث، بحث اسم تفضیل، اصل میں دُعْوٰی بروزنِ نُصْریٰ ہے۔ فُعْلیٰ (بالضم) اسم تفضیل کے لام کلمے کی جگہ واو، واقع ہوا بقاعدۂ سُمْيَا واو کو یاء سے بدل دیا، دُعْيٰ ہو گیا۔

دُعْيَيَانِ: سب سے زیادہ بلانے والی دو عورتیں، صیغہ تثنیہ مونث، بحث اسم تفضیل، اصل میں دُعْيٰان، بروزنِ نُصْرَيَانِ ہے۔ الف زائد، الف تثنیہ سے پہلے واقع ہوا، بقاعدۂ حُبْلَيَانِ الف زائد کو یاء سے بدل دیا، دُعْيَيَانِ ہو گیا۔ یہی تعلیل دُعْيَيَاتٌ اور ہر اسم تفضیل کے تثنیہ جمع مؤنث سالم میں ہوتی ہے، خواہ صحیح ہو، جیسے: ضُرْبیٰ سے ضُرْبَيَان، ضُرْبَيَاتٌ، خواہ ناقص ہو، جیسے: دُعْيٰ سے دُعْيَيَانِ وَ دُعْيَيَاتٌ۔

دُعیً: سب سے زیادہ بلانے والی سب عورتیں، صیغہ جمع تکسیر مونث، بحث اسم تفضیل، اصل میں دُعَوٌ بروزنِ نُصَرٌ ہے۔ واو متحرک ماقبل مفتوح ہے بقاعدۂ قَالَ

واو کوالف سے بدل دیا، دُعَانٌ ہوگیا، الف اورتنوین دوساکن جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کوحذف کردیا، دُعًی ہوگیا۔

سبق (۳۹)

ناقص یائی: از ضَرَبَ یَضْرِبُ، اَلرَّمْیُ۔ (پھینکنا)

صرف صغیر: رَمٰی، یَرْمِیْ، رَمْیًا، فَهُوَ رَامٍ، وَ رُمِیَ، یُرْمٰی، رَمْیًا، فَهُوَ مَرْمِیٌّ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِرْمِ، وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَرْمِ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَرْمًی، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِرْمًی، وَمِرْمَاةٌ، وَمِرْمَاءٌ، وَتَثْنِیَتُهُمَا مَرْمَیَانِ وَمِرْمَیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَرَامٍ ومَرَامِیُّ، أَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ أَرْمٰی، وَالْمُؤَنَّث مِنْهُ رُمْیٰ، وَتَثْنِیَتُهُمَا أَرْمَیَانِ وَرُمْیَیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا أَرْمَوْنَ أَرَامٍ، رُمْیَیَاتٌ وَرُمًی۔

صرف کبیر

فعل ماضي مثبت معروف: رَمٰی، رَمَیَا، رَمَوْا، رَمَتْ، رَمَتَا، رَمَیْنَ، رَمَیْتَ، رَمَیْتُمَا، رَمَیْتُمْ، رَمَیْتِ، رَمَیْتُمَا، رَمَیْتُنَّ، رَمَیْتُ، رَمَیْنَا۔

فائدہ: رَمٰی: اس ایک مرد نے پھینکا، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت معروف، اصل میں رَمَیَ بروزنِ ضَرَبَ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ باعَ یاء کوالف سے بدل دیا، رَمٰی ہوگیا۔

رَمَیَا: میں، یاء متحرک ماقبل مفتوح کو، الفِ تثنیہ مانع تعلیل سے پہلے واقع ہونے کی وجہ سے الف سے نہیں بدلا گیا۔

رَمَوْا: ان سب مردوں نے پھینکا، صیغہ جمع مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت معروف، اصل میں رَمَیُوْا، بروزنِ ضَرَبُوْا ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ بَاعَ یاء کوالف سے بدل دیا، رَمَاوْا ہوگیا، الف اور واو دوساکن جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کوحذف کردیا، رَمَوْا ہوگیا۔

رَمَتْ: اس ایک عورت نے پھینکا، صیغہ واحد مونث غائب، بحث فعل ماضی

مثبت معروف، اصل میں رَمَیَتْ بروزنِ ضَرَبَتْ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے بقاعدۂ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا، رَمَاتْ ہوگیا، الف اور تاء دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، رَمَتْ ہوگیا۔ یہی تعلیل رَمَتَا میں ہوئی ہے۔ رَمَیْنَ سے اخیر تک تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

فعل ماضي مثبت مجهول: رُمِیَ، رُمِیَا، رُمُوْا، رُمِیَتْ، رُمِیَتَا، رُمِیْنَ، رُمِیْتَ، رُمِیْتُمَا، رُمِیْتُمْ، رُمِیْتِ، رُمِیْتُمَا، رُمِیْتُنَّ، رُمِیْتُ، رُمِیْنَا۔

فائده: رُمُوْا: پھینکے گئے وہ سب مرد، صیغہ جمع مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت مجہول، اصل میں رُمِیُوْا، بروزنِ نُصِرُوْا ہے۔ کسرہ کے بعد یاء ہے اس کے بعد واو بقاعدۂ یَرْمُوْنَ یاء کے ماقبل کو ساکن کر کے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، یاء کو واو سے بدل دیا، رُمُوْوْا ہوگیا، دو واو ساکن جمع ہوگئے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسرے واو کو حذف کردیا، رُمُوْا ہوگیا۔ اس کے علاوہ تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں، کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔

سبق (۴۰)

فعل مضارع مثبت معروف: یَرْمِیْ، یَرْمِیَانِ، یَرْمُوْنَ، تَرْمِیْ، تَرْمِیَانِ، یَرْمِیْنَ، تَرْمِیْ، تَرْمِیَانِ، تَرْمُوْنَ، تَرْمِیْنَ، تَرْمِیَانِ، تَرْمِیْنَ، أَرْمِیْ، نَرْمِیْ۔

فائده: یَرْمِیْ: پھینکتا ہے یا پھینکے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں یَرْمِیُ بروزنِ یَضْرِبُ ہے۔ یَفْعِلُ کے لام کلمے کی جگہ یاء کسرہ کے بعد واقع ہوئی بقاعدۂ یَرْمِیْ یاء کو ساکن کردیا، یَرْمِیْ ہوگیا، یہی تعلیل واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر تَرْمِیْ، واحد متکلم أَرْمِیْ، تثنیہ جمع متکلم نَرْمِیْ میں ہوئی ہے۔

یَرْمُوْنَ: پھینکتے ہیں یا پھینکیں گے وہ سب مرد، صیغہ جمع مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں یَرْمِیُوْنَ بروزنِ یَضْرِبُوْنَ ہے۔ کسرہ کے بعد یاء

ہے اس کے بعد واو ہے، بقاعدہ یَرْمُیُوْنَ یاء کے ماقبل کو ساکن کر کے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، یاء کو واو سے بدل دیا یَرْمُوْوْنَ ہو گیا، دو واو ساکن جمع ہو گئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسرے واو کو حذف کر دیا یَرْمُوْنَ ہو گیا، یہی تعلیل تَرْمُوْنَ جمع مذکر حاضر میں ہوی ہے۔

تَرْمِیْنَ: پھینکتی ہے یا پھینکے گی تو ایک عورت، صیغہ واحد مونث حاضر، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں تَرْمِیِیْنَ بروزنِ تَضْرِبِیْنَ ہے۔ کسرہ کے بعد یاء ہے اس کے بعد یاء، بقاعدہ تَرْمِیْنَ یاء کو ساکن کر دیا، دو یاء ساکن جمع ہو گئیں، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسری یاء کو حذف کر دیا تَرْمِیْنَ ہو گیا۔ تثنیہ اور جمع مونث کے صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

فائدہ: واحد مونث حاضر اور جمع مونث حاضر دونوں ہم شکل ہیں، اصل نکال کر امتیاز کر لینا چاہیے۔

فعل مضارع مثبت مجھول: یُرْمٰی، یُرْمَیَانِ، یُرْمَوْنَ، تُرْمٰی، تُرْمَیَانِ، یُرْمَیْنَ، تُرْمٰی، تُرْمَیَانِ، تُرْمَوْنَ، تُرْمَیْنَ، تُرْمَیَانِ، تُرْمَیْنَ، أُرْمٰی، نُرْمٰی۔

فائدہ: یُرْمٰی: پھینکا جاتا ہے یا پھینکا جائے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت مجھول، اصل میں یُرْمَیُ بروزنِ یُضْرَبُ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدہ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا یُرْمٰی ہو گیا۔ یہی تعلیل واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر، تُرْمٰی، واحد متکلم أُرْمٰی، تثنیہ جمع متکلم نُرْمٰی میں ہوی ہے۔

یُرْمَوْنَ: پھینکے جاتے ہیں یا پھینکے جائیں گے وہ سب مرد، صیغہ جمع مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت مجھول، اصل میں یُرْمَیُوْنَ بروزنِ یُضْرَبُوْنَ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدہ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا، یُرْمَاوْنَ ہو گیا، الف اور واو دو ساکن جمع ہو گئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا یُرْمَوْنَ ہو گیا۔ یہی

تعلیل تُرْمَوْنَ جمع مذکر حاضر میں بھی ہوی ہے۔

تُرْمَيْنَ: پھینکی جاتی ہے یا پھینکی جائے گی تو ایک عورت، صیغہ واحد مونث حاضر، بحث فعل مضارع مثبت مجہول، اصل میں تُرْمَيِيْنَ بروزنِ تُضْرَبِيْنَ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے بقاعدۂ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا، تُرْمَايْنَ ہوگیا، الف اور یاء دو ساکن جمع ہوگئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، تُرْمَيْنَ ہوگیا۔

فائدہ: جمع مونث اور تثنیہ کے صیغے اپنی اصل پر ہیں۔ واحد مونث حاضر جمع مونث حاضر ہم شکل ہوگئے اصل نکال کر امتیاز کرلینا چاہیے۔

سبق (۴۱)

نفي تاكيد بلن در فعل مستقبل معروف: لَنْ يَّرْمِيَ، لَنْ يَّرْمِيَا، لَنْ يَّرْمُوْا، لَنْ تَرْمِيَ، لَنْ تَرْمِيَا، لَنْ يَّرْمِيْنَ، لَنْ تَرْمِيَ، لَنْ تَرْمِيَا، لَنْ تَرْمُوْا، لَنْ تَرْمِيْ، لَنْ تَرْمِيَا، لَنْ تَرْمِيْنَ، لَنْ أَرْمِيَ، لَنْ نَرْمِيَ۔

فائدہ: اس گردان کے تعلیل ہونے والے صیغوں میں مضارع معروف میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئی تعلیل نہیں ہوی ہے۔ لَنْ کا جو عمل صحیح میں ہوتا ہے وہی ان صیغوں میں ہوا ہے۔

نفي تاكيد بلن در فعل مستقبل مجهول: لَنْ يُّرْمَى، لَنْ يُّرْمَيَا، لَنْ يُّرْمَوْا، لَنْ تُرْمَى، لَنْ تُرْمَيَا، لَنْ يُّرْمَيْنَ، لَنْ تُرْمَى، لَنْ تُرْمَيَا، لَنْ تُرْمَوْا، لَنْ تُرْمَيْ، لَنْ تُرْمَيَا، لَنْ تُرْمَيْنَ، لَنْ أُرْمَى، لَنْ نُرْمَى۔

فائدہ: اس گردان کے تعلیل ہونے والے صیغوں میں مضارع مجہول میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئی تعلیل نہیں ہوی ہے۔ لَنْ کا جو عمل صحیح میں ہوتا ہے وہی ان صیغوں میں ہوا ہے، البتہ یُرْمَی جیسے صیغوں میں الف ہونے کی وجہ سے لفظوں میں عمل ظاہر نہیں ہوا ہے۔ ان میں نصب تقدیری ہے۔

نفي جحد بلم در فعل مضارع معروف: لَمْ يَرْمِ، لَمْ يَرْمِيَا، لَمْ يَرْمُوْا، لَمْ

تَرْمِ، لَمْ تَرْمِیَا، لَمْ یَرْمِیْنَ، لَمْ تَرْمِ، لَمْ تَرْمِیَا، لَمْ تَرْمُوْا، لَمْ تَرْمِی، لَمْ تَرْمِیَا، لَمْ تَرْمِیْنَ، لَمْ أَرْمِ، لَمْ نَرْمِ۔

نفي جحد بلم در فعل مضارع مجهول: لَمْ یُرْمَ، لَمْ یُرْمَیَا، لَمْ یُرْمَوْا، لَمْ تُرْمَ، لَمْ تُرْمَیَا، لَمْ یُرْمَیْنَ، لَمْ تُرْمَ، لَمْ تُرْمَیَا، لَمْ تُرْمَوْا، لَمْ تُرْمَیْ، لَمْ تُرْمَیَا، لَمْ تُرْمَیْنَ، لَمْ أُرْمَ، لَمْ نُرْمَ۔

فائدہ: نفی جحد بلم درفعل مضارع معروف مجہول میں بعینہ وہی تعلیل ہوی ہے، جو مضارع معروف اور مجہول میں ہوی ہے، یہاں لَمْ کی وجہ سے حرف علت اور صحیح کی طرح نونِ اعرابی ساقط ہوگیاہے۔

لام تاکیدبانون ثقیله درفعل مستقبل معروف: لَیَرْمِیَنَّ، لَیَرْمِیَانِّ، لَیَرْمُنَّ، لَتَرْمِیَنَّ، لَتَرْمِیَانِّ، لَیَرْمِیْنَانِّ، الخ۔

لام تاکیدبانون ثقیله درفعل مستقبل مجهول: لَیُرْمَیَنَّ، لَیُرْمَیَانِّ، لَیُرْمَوُنَّ، لَتُرْمَیَنَّ، لَتُرْمَیَانِّ، لَیُرْمَیْنَانِّ، الخ۔

لام تاکیدبانون خفیفه درفعل مستقبل معروف: لَیَرْمِیَنْ، لَیَرْمُنْ، لَتَرْمِیَنْ، لَتَرْمِیَنْ، لَتَرْمُنْ، لَتَرْمِیِنْ، لَاَرْمِیِنْ، لَنَرْمِیَنْ۔

لام تاکیدبانون خفیفه درفعل مستقبل مجهول: لَیُرْمَیَنْ، لَیُرْمَوُنْ، لَتُرْمَیَنْ، لَتُرْمَیَنْ، لَتُرْمَوُنْ، لَتُرْمَیِنْ، لَاُرْمَیَنْ، لَنُرْمَیَنْ۔

فائدہ: ان چاروں گردان میں مضارع معروف، مجہول میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئی تعلیل نہیں ہوی ہے۔ لَیَرْمِیَنَّ جیسے صیغوں میں یاء متحرک ماقبل مفتوح کو، نونِ تاکید مانع تعلیل سے پہلے ہونے کی وجہ سے الف سے نہیں بدلا گیا۔

امرحاضر معروف: اِرْمِ، اِرْمِیَا، اِرْمُوْا، اِرْمِیْ، اِرْمِیَا، اِرْمِیْنَ۔

فائدہ: اِرْمِ: چھینک تو ایک مرد، صیغہ واحد مذکر حاضر، بحث امر حاضر، اصل میں اِرْمِیْ بروزنِ اِضْرِبْ ہے۔ سکونِ وقفی کی وجہ سے حرف علت یاء کو حذف کردیا، اِرْمِ

ہوگیا۔صحیح کی طرح تمام صیغے مضارع حاضر معروف سے حسب قاعدہ بنائے گئے ہیں۔
فائدہ: واضح رہے کہ امر حاضر میں ہمزۂ وصل عین کلمے کی اصل حرکت کے اعتبار سے مضموم یا مکسور لایا جاتا ہے موجودہ حرکت کا اعتبار نہیں ہوتا ہے۔
اسی وجہ سے اِرْمُوْا، تَرْمُوْنَ سے بناء ہے، (جو فی الحال مضموم العین ہے) ہمزہ وصل مکسور لایا گیا ہے؛ کیوں کہ اس کی اصل تَرْمِیُوْنَ ہے، عین کلمہ (میم) اصل میں مکسور ہے۔
امرحاضرمعروف بانون ثقیله: اِرْمِیَنَّ، اِرْمِیَانِّ، اِرْمُنَّ، اِرْمِنَّ، اِرْمِیَانِّ، اِرْمِیْنَانِّ۔

امرحاضر معروف بانون خفیفه: اِرْمِیَنْ، اِرْمُنْ، اِرْمِنْ۔

امرغائب ومتکلم معروف بانون ثقیله: لِیَرْمِیَنَّ، لِیَرْمِیَانِّ، لِیَرْمُنَّ، لِتَرْمِیَنَّ، لِتَرْمِیَانِّ، لِیَرْمِیْنَانِّ، لِأَرْمِیَنَّ لِنَرْمِیَنَّ۔
فائدہ: حالت جزمی مثلاً لِیَرْمِ اور اس جیسے صیغوں میں، جو یاء حذف ہوگئی تھی، نون تاکید کے اتصال کے وقت وہ یاء واپس آجائے گی اور مفتوح ہوگی، اس لیے کہ نونِ تاکید ان صیغوں میں اپنے سے پہلے آخری حرف پر فتحہ چاہتا ہے، باقی صیغوں میں وہی تغیر ہوا ہے جو صحیح میں ہوتا ہے۔

امرمجهول بانون ثقیله: لِیُرْمَیَنَّ، لِیُرْمَیَانِّ، لِیُرْمَوُنَّ، لِتُرْمَیَنَّ، لِتُرْمَیَانِّ، لِیُرْمَیْنَانِّ، لِتُرْمَیَنَّ، لِتُرْمَیَانِّ، لِتُرْمَوُنَّ، لِتُرْمَیِنَّ، لِتُرْمَیَانِّ، لِتُرْمَیْنَانِّ، لِأُرْمَیَنَّ، لِنُرْمَیَنَّ۔
فائدہ: حالت جزمی مثلاً لِیُرْمَ میں لام امر کی وجہ سے جو الف گر گیا تھا، لِیُرْمَیَنَّ اور اس جیسے صیغوں میں وہ یاء جو الف محذوفہ کی اصل تھی واپس آجائے گی، اور مفتوح ہوگی، اس لیے کہ نونِ تاکید اِن صیغوں میں اپنے سے پہلے فتحہ چاہتا ہے، اور الف قابلِ حرکت نہیں ہوتا ہے۔
نهي معروف بانون ثقیله: لَایَرْمِیَنَّ، لَایَرْمِیَانِّ، لَایَرْمُنَّ، لَاتَرْمِیَنَّ، لَا

تَرْمِیَانِّ، لَایَرْمِیْنَانِّ۔الخ۔

نهي مجهول بانون ثقيله: لَایُرْمَیَنَّ، لَایُرْمَیَانِّ، لَایُرْمَوُنَّ، لَاتُرْمَیَنَّ، لَاتُرْمَیَانِّ، لَایُرْمَیْنَانِّ، الخ۔

نهي معروف بانون خفيفه: لَایَرْمِیَنْ لِا یَرْمُنْ، لَاتَرْمِیَنْ، لَا تَرْمِیَنْ، لَاتَرْمُنْ، لَاتَرْمِنْ، لَاآرْمِیَنْ، لَانَرْمِیَنْ۔

نهي مجهول بانون خفيفه: لَایُرْمَیَنْ، لَایُرْمَوُنْ، لَاتُرْمَیَنْ، لَاتُرْمَیَنْ، لَاتُرْمَوُنْ، لَاتُرْمَیِنْ، لَاأُرْمَیَنْ، لَانُرْمَیَنْ۔

فائده: نہی معروف و مجہول بانونِ ثقیلہ و خفیفہ میں بعینہ وہی تغیر ہوا ہے جوامر معروف مجہول بانونِ ثقیلہ وخفیفہ میں ہوا ہے۔

سبق (۴۲)

اسم فاعل: رَام، رَامِیَانِ، رَامُوْنَ، رَامِیَۃٌ، رَامِیَتَانِ، رَامِیَاتٌ۔

فائده: رَامٍ: پھینکنے والا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم فاعل، اصل میں رَامِیٌ بروزنِ ضَارِبٌ ہے۔ اسم کے لام کلمے کی جگہ یاء متحرک ماقبل مکسور ہے، اور یہ معرّف باللام اور مضاف نہیں ہے، کسرے کے بعد یاء پرضمہ دشوار ہے۔ بقاعدۂ جَوَارٍ یاء کو ساکن کردیا، رَامِیْنٌ ہوگیا، یاء اور تنوین دوساکن جمع ہوگئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا اور تنوین عین کلمے کو دے دی، رامٍ ہوگیا۔

رَامُوْنَ: پھینکنے والے سب مرد، صیغہ جمع مذکر، بحث اسم فاعل، اصل میں رَامِیُوْنَ بروزنِ ضَارِبُوْنَ ہے۔ کسرہ کے بعد یاء ہے اس کے بعد واو بقاعدۂ یَرْمُوْنَ یاء کے ماقبل کو ساکن کرکے یاء کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے دی، یاء کو واو سے بدل دیا، رَامُوْوْنَ ہوگیا، دوواو ساکن جمع ہوگئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسرے واو کو حذف کردیا، رَامُوْنَ ہوگیا۔ باقی صیغوں میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی ہے۔

اسم مفعول: مَرْمِیٌّ، مَرْمِیَّانِ، مَرْمِیُّوْنَ، مَرْمِیَّةٌ، مَرْمِیَّتَانِ، مَرْمِیَّاتٌ۔

فائدہ: مَرْمِیٌّ: پھینکا ہوا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم مفعول، اصل میں مَرْمُوْیٌ بروزنِ مَفْعُوْلٌ ہے۔ واو اور یاء دونوں غیر ملحق کلمے میں متصلاً جمع ہوئے ان میں کا پہلا اصلی ہے اور سکون اصلی کے ساتھ ساکن ہے بقاعدۂ مُسْلِمِیَّ واو کو یاء سے بدل دیا، مَرْمُیْیٌ ہوگیا، پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام کر دیا، مَرْمُیٌّ ہوگیا، یاء کی مناسبت سے میم کے ضمے کو کسرے سے بدل دیا، مَرْمِیٌّ ہوگیا۔ باقی صیغوں میں یہی تعلیل ہوی ہے۔

اسم ظرف: مَرْمًی، مَرْمَیَانِ، مَرَامٍ۔

فائدہ: مَرْمًی: پھینکنے کا ایک وقت، یا ایک جگہ، صیغہ واحد، بحث اسم ظرف، اصل میں مَرْمَیٌ بروزن مَفْعَلٌ ہے۔ (ناقص سے اسم ظرف باب ضَرَبَ سے ہونے کے باوجود مفتوح العین آتا ہے) یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ قَالَ یاء کو الف سے بدل دیا، مَرْمَانْ ہوگیا، الف اور تنوین (نون ساکن) دو ساکن جمع ہو گئے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو گرا دیا، مَرْمًی ہوگیا۔

مَرَامٍ: پھینکنے کے بہت وقت یا بہت جگہیں، صیغہ جمع، بحث اسم ظرف، اصل میں مَرَامِیٌ بروزن مَضَارِبُ ہے۔ وزنِ مَفَاعِلُ کے لام کلمے کی یاء کو بقاعدۂ جَوَارٍ کسرے کے بعد یاء پر ضمے کے ثقیل ہونے کی وجہ سے ساکن کر دیا، مَرَامِیْنْ ہوگیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء حذف کر دیا، تنوین عین کلمے کو دے دی مَرَامٍ ہوگیا، اور اگر اسم ظرف مَرْمَیٌ پر الف ولام داخل ہو جائے تو اس وقت اَلْمَرْمَیُ اصل ہوگی، یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے (بقاعدۂ بَاعَ) یاء کو الف سے بدل دیا اَلْمَرْمَی ہوگیا، اجتماع ساکنین نہ ہونے کی وجہ سے الف ساقط نہیں ہوگا۔ یہی حال اسم ظرف مَرْمَیٌ کے مضاف ہونے کی صورت میں ہوگا؛ جیسے: مَرْمَاكُمْ۔

سبق (۴۳)

اسم آلہ: مِرْمَیٌ، مِرْمَیَانِ، مَرَامٍ۔

فائدہ: مِرْمیٌ: پھینکنے کا ایک آلہ، صیغہ واحد، بحث اسم آلہ، اصل میں مِرْمَیٌ بروزن مِضْرَبٌ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے بقاعدۂ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا، مِرْمَانٌ ہوگیا، الف اور تنوین دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، مِرْمًی ہوگیا۔

مِرْمَاءٌ: (اسم آلہ کا تیسرا وزن) پھینکنے کا ایک آلہ، صیغہ واحد، بحث اسم آلہ، اصل میں مِرْمَايٌ بروزنِ مِضْرَابٌ ہے۔ الف زائد کے بعد یاء طرف میں واقع ہوی، بقاعدۂ فِنَاءٌ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا، مِرْمَاءٌ ہوگیا۔

مَرَامِيٌّ: پھینکنے کے بہت آلے، صیغہ جمع، بحث اسم آلہ، اصل میں مَرَامِيْيٌ بروزنِ مَضَارِيْبُ ہے۔ دو یاء ایک کلمے میں جمع ہویں ان میں کا پہلا ساکن ہے، پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام کردیا، مَرَامِيٌّ ہوگیا۔

اسم تفضیل: أَرْمَى، أَرْمَيَانِ، أَرْمَوْنَ، أَرَامٍ، رُمْیٰ، رُمْيَيَانِ، رُمْيَيَاتٌ، رُمًى

فائدہ: أَرْمَى: سب سے زیادہ پھینکنے والا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم تفضیل، اصل میں أَرْمَيُ بروزنِ أَضْرَبُ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا، أَرْمَى ہوگیا۔

أَرْمَيَانِ: میں یاء متحرک ماقبل مفتوح کو، الفِ تثنیہ مانع تعلیل سے پہلے واقع ہونے کی وجہ سے الف سے نہیں بدلا گیا۔

أَرْمَوْنَ: سب سے زیادہ پھینکنے والے سب مرد، صیغہ جمع مذکر سالم، بحث اسم تفضیل، اصل میں أَرْمَيُوْنَ بروزنِ أَضْرَبُوْنَ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا، أَرْمَاوْنَ ہوگیا، الف اور واو، دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، أَرْمَوْنَ ہوگیا۔

رُمْیٰ: اپنی اصل پر ہے۔

أَرَامٍ: سب سے زیادہ پھینکنے والے سب مرد، صیغہ جمع تکسیر مذکر، بحث اسم

تفضیل، اصل میں أَرَامِیٌ بروزنِ أَضَارِبُ ہے۔ وزنِ أَفَاعِلُ کے لام کلمے کی یاء کو، بقاعدہ جَوَارٍ کسرے کے بعد یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے ساکن کر دیا، أَرَامِيْنٌ ہوگیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے، اجتماع ساکنین وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، تنوین عین کلمے کو دے دی، أَرَامٍ ہوگیا۔

رُمْيَيَانِ: سب سے زیادہ پھینکنے والی دو عورتیں، صیغہ تثنیہ مونث، بحث اسم تفضیل، اصل میں رُمْیٰ آنِ ہے، الف زائد الفِ تثنیہ سے پہلے واقع ہوا، بقاعدہ حُبْلَيَانِ الف زائد کو یاء سے بدل دیا، رُمْيَيَانِ ہوگیا۔ یہی تعلیل رُمْيَيَاتٌ، اور ہر اسم تفضیل کے تثنیہ اور جمع مونث میں ہوتی ہے، خواہ صحیح ہوں، جیسے: ضُرْبٰی سے ضُرْبَيَانِ، ضُرْبَيَاتٌ، خواہ ناقص ہوں، جیسے: دُعْیٰ سے دُعْيَيَانِ، دُعْيَيَاتٌ۔

رُمًّى: سب سے زیادہ پھینکنے والی سب عورتیں، صیغہ جمع تکسیر مونث، بحث اسم تفضیل، اصل میں رُمَيٌ بروزنِ ضُرَبٌ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدہ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا، رُمَانْ ہوگیا، الف اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، رُمًّى ہوگیا۔

سبق (۴۴)

تعلیل کے دیگر قواعد

قاعدہ (۲۸): ماضی مکسور العین (فَعِلَ) کے اسم مفعول کا لام کلمہ واو ہو، تو یاء سے بدل جاتا ہے، اس کے بعد واوِ مفعول کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا جاتا ہے، اور یاء کی مناسبت سے ضمے کو کسرے سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: قَوِيَ کا اسم مفعول مَقْوِيٌّ، کہ اصل میں مَقْوُوْوٌ بروزنِ مَفْعُوْلٌ ہے، لام کلمہ کے واو کو یاء سے بدل دیا، مَقْوُوْيٌ ہوگیا، واوِ مفعول کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا، مَقْوُيٌّ ہوگیا، یاء کی مناسبت سے واو کے ضمے کو کسرے سے بدل دیا، مَقْوِيٌّ ہوگیا۔

قاعدہ (۲۹): اسم کے لام کلمہ میں جو واو ضمہ کے بعد ہو، تو ضمہ کسرہ سے اور واو یاء

سے بدل جاتا ہے، اور یاء ساکن ہوجاتی ہے، پھر اجتماع ساکنین باتنوین کی وجہ سے یاء حذف ہوجاتی ہے، جیسے: اَدْلٍ کہ اصل میں اَدْلُوٌ ہے، تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کے مصدر تَعَلٍّ، اور تَعَالٍ، کہ اصل میں تَعَلُّوٌ اور تَعَالُوٌ ہے۔ اور کبھی اسم کے لام کلمے کی یاء کے ماقبل کا ضمہ کسرہ سے بدل جاتا ہے، اور یاء ساکن ہوجاتی ہے، اجتماعِ ساکنین باتنوین کی وجہ سے یاء حذف ہوجاتی ہے، جیسے: اَظْبٍ، کہ اصل میں اَظْبُيٌ ہے۔ باء کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا اَظْبِيٌ ہوگیا، کسرہ کے بعد یاء پر ضمہ دشوار ہے، بقاعدہٗ جوارِ یا کو ساکن کردیا، اَظْبِيْنَ ہوگیا یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہوگئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا اَظْبٍ ہوگیا۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں میں خط کشیدہ کلمات کی اصل نکال کر تعلیل کریں اور کس قاعدے کے تحت تعلیل ہوی ہے اس کو بیان کریں:

اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی، اصلہ: مَرْضُوْوَةٌ) لَایَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ (ڈرتے نہیں وہ کسی کے الزام سے، اصلہ: لَاوِمٌ) جَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ (رکھیں ہم نے تمہاری ذاتیں اور قبیلے، جمع قبیلۃٍ) سَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (سو آگے دیکھ لیں گے وہ گمراہی کو، اصلہ: غَوْيٌ) فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ (پھر نہ رویا ان پر آسمان) أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ (بھلا کون پہنچتا ہے بے بس کی پکار کو) وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ (قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی)

سبق (۴۵)

ناقص واوی: از سَمِعَ یَسْمَعُ "اَلرِّضَی، اَلرِّضْوَانُ" خوش ہونا، پسند کرنا۔

صرفِ صغیر: رَضِيَ، يَرْضَى، رِضًا، وَ رِضْوَانًا، فَهُوَ، رَاضٍ، وَرُضِيَ، يُرْضَى، رِضًا، وَ رِضْوَانًا، فَهُوَ مَرْضِيٌّ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ، اِرْضَ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ،

لاتَرْضَ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ، مَرْضًى، وَالْآلَةُ مِنْهُ، مِرْضىً، وَمِرْضَاةٌ، وَمِرْضَاءٌ، وَتَثْنِيَتُهُمَا، مَرْضَيَانِ، وَمِرْضَيَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا، مَرَاضٍ، وَمَرَاضِيُّ، أَفْعَلُ التَّفْضِيلُ مِنْهُ، أَرْضَى، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ، رُضْىٰ، وَتَثْنِيَتُهُمَا، أَرْضَيَانِ، وَرُضْيَيَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا، أَرْضَوْنَ، أَرَاضٍ، وَرُضْيَيَاتٌ، وَرُضًى۔

فائدہ: اس باب کے صیغوں میں سوائے اسم مفعول کے، دَعَا ،یَدْعُوْ کے صیغوں کی طرح تعلیل ہوئی ہے، چنانچہ ماضی معروف رَضِیَ میں، دُعِیَ ماضی مجہول، اور مضارع معروف یَرْضَی میں، یُدْعَی مضارع مجہول، اسم فاعل راضٍ میں داعٍ اسم فاعل، امر حاضر، اِرْضَ میں اُدْعُ، امر حاضر، اسم ظرف مَرْضًى میں مَدْعًى، اسم ظرف، اسم آلہ مِرْضًى اور مِرْضَاءٌ میں مِدْعًى اور مِدْعَاءٌ اسم آلہ، اسم ظرف جمع، مَرَاضٍ اسم آلہ جمع، مَرَاضِیُّ میں مَدَاعٍ اور مَدَاعِیُّ، اسم ظرف جمع، اور اسم آلہ جمع، اسم تفضیل واحد مذکر أَرْضَى میں أَدْعَى اسم تفضیل، اسم تفضیل واحد مونث، رُضْیٰ میں دُعْیٰ، اسم تفضیل، اسم تفضیل جمع مذکر سالم، أَرْضَوْنَ میں أَدْعَوْنَ، اسم تفضیل، اسم تفضیل جمع تکسیر۔ أَرَاضٍ میں، أَدَاعٍ اسم تفضیل جمع تکسیر، اسم تفضیل جمع تکسیر مونث، رُضًى میں دُعىً اسم تفضیل جمع تکسیر، اسم تفضیل جمع مونث سالم رُضْيَيَاتٌ میں دُعْيَيَاتٌ اسم تفضیل جمع مونث سالم کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔

اسم مفعول: مَرْضِیٌّ، مَرْضِيَّانِ، مَرْضِيُّوْنَ، مَرْضِيَّةٌ، مَرْضِيَّتَانِ، مَرْضِيَّاتٌ۔

فائدہ: مَرْضِیٌّ: پسند کیا ہوا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم مفعول، اصل میں مَرْضُوْوٌ بروزنِ مَسْمُوْعٌ ہے، ماضی مکسور العین کے اسم مفعول کے لام کلمہ کے واو کو بقاعدہ مَقْوِیٌّ یاء سے بدل دیا، مَرْضُوْیٌ ہوگیا، واوٗ مفعول کو یاء سے بدل کر یاء کا، یاء میں ادغام کردیا، مَرْضُیٌّ ہوگیا، یاء کی مناسبت سے ضاد کے ضمے کو کسرے سے بدل دیا، مَرْضِیٌّ ہوگیا۔

سبق (۴۶)

ناقص یا ئی: از ''سَمِعَ یَسْمَعُ'' اَلْخَشْیَۃُ، ڈرنا۔

صرف صغیر: خَشِيَ، يَخْشٰى، خَشْيَةً، فَهُوَ خَاشٍ، وَخُشِيَ، يُخْشٰى، خَشْيَةً، فَهُوَ مَخْشِيٌّ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ اِخْشَ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَخْشَ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَخْشًى، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِخْشًى، وَمِخْشَاةٌ، وَمِخْشَاءٌ، وَ تَثْنِيَتُهُمَا مَخْشَيَانِ، وَمِخْشَيَانِ، وَ الْجَمْعُ مِنْهُمَا، مَخَاشٍ، وَ مَخَاشِيُّ، أَفْعَلُ التَّفْضِيْلُ مِنْهُ، أَخْشٰى، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ خُشْيٰ، وَتَثْنِيَتُهُمَا أَخْشَيَانِ وَ خُشْيَيَانِ، وَ الْجَمْعُ مِنْهُمَا أَخْشَوْنَ، وَأَخَاشٍ، وَخُشْيَيَاتٌ، وَخُشًى۔

فائدہ: اس باب کے اَفعال یعنی مضارع معروف مجہول میں، یُرْمٰی، مضارع مجہول کی طرح تعلیل ہوی ہے۔ اور اسماء یعنی اسم فاعل خَاشٍ میں رَامٍ، اسم مفعول مَخْشِيٌّ میں، مَرْمِيٌّ، اسم ظرف مَخْشًى میں، مَرْمًى، اسم آلہ مِخْشًى اور مِخْشَاءٌ میں، مَرْمًى اور مِرْمَاءٌ، اسم ظرف جمع، مَخَاشٍ میں، مَرَامٍ، اسم آلہ مَخَاشِيُّ میں مَرَامِيُّ۔

اسم تفضیل: واحد مذکر أَخْشٰى میں أَرْمٰى، اسم تفضیل واحد مونث، خُشْيٰ میں رُمْيٰ، اسم تفضیل جمع مذکر سالم، أَخْشَوْنَ میں، أَرْمَوْنَ، اسم تفضیل جمع تکسیر أَخَاشٍ میں، أَرَامٍ، اسم تفضیل جمع مونث سالم، خُشْيَيَاتٌ میں رُمْيَيَاتٌ، اسم تفضیل جمع تکسیر مونث، خُشًّى میں رُمًّى کی طرح تعلیل ہوی ہے۔ (صرفِ کبیر الدروس التصریفیہ، تعلیلات تدریس الصرف میں ملاحظہ ہوں)

سبق (۴۷)

نا قص واوی: از ''اِفْعَالٌ'' اَلْإِعْلَاءُ، بلند کرنا۔

صرف صغیر: أَعْلٰى، يُعْلِيْ، إِعْلَاءً، فَهُوَ عَالٍ، وَأُعْلِيَ، يُعْلٰى، إِعْلَاءً فَهُوَ مُعْلًى، اَلْأَمْرُ مِنْهُ أَعْلِ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتُعْلِ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُعْلًى۔

فائدہ: اس باب کے تمام صیغوں میں رَمٰى يَرْمِيْ کے صیغوں کی طرح تعلیل ہوی ہے۔

إِعْلاَءٌ: بلند کرنا، بحث مصدر، اصل میں إِعْلاَواً ہے، واو، الف زائد کے بعد طرف یعنی لام کلمے میں واقع ہوا، بقاعدۂ دُعَاءٌ واو کو ہمزہ سے بدل دیا، إِعْلاَءٌ ہوگیا۔

ناقص واوي: از "تَفْعِيْلٌ"، اَلتَّسْمِيَةُ، نام رکھنا۔

صرف صغیر: سَمّٰى، يُسَمِّيْ، تَسْمِيَةً، فَهُوَ مُسَمٍّ، وَسُمِّيَ، يُسَمّٰى، تَسْمِيَةً، فَهُوَ مُسَمًّى، اَلْأَمْرُ مِنْهُ سَمِّ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُسَمِّ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُسَمًّى۔

فائدہ: سَمّٰى: اس ایک مرد نے نام رکھا، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت معروف، اصل میں سَمَّوَ بروزنِ صَرَّفَ ہے۔ فعل ماضی مجرد کے لام کلمے کا واو جو تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ واقع ہوا، بقاعدۂ أَعْطَيْتُ واو کو یاء سے بدل دیا سَمَّيَ ہوگیا، یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے بقاعدۂ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا، سَمّٰى ہوگیا۔

يُسَمِّيْ، نام رکھتا ہے یا نام رکھے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں يُسَمِّوُ بروزنِ يُصَرِّفُ ہے۔ فعل ماضی مجرد سَمَا کے لام کلمے کا واو جو تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ واقع ہوا، بقاعدۂ أَعْطَيْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، يُسَمِّيُ ہوگیا، مضارع واحد مذکر غائب کے لام کلمے کی جگہ یاء کسرہ کے بعد وقع ہوئی بقاعدۂ يَرْمِيْ یاء کو ساکن کر دیا، يُسَمِّيْ ہوگیا۔

مُسَمٍّ: نام رکھنے والا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم فاعل، اصل میں مُسَمِّوٌ بروزنِ مُصَرِّفٌ ہے۔ فعل ماضی مجرد سَمَا کے لام کلمے کا واو جو تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ واقع ہوا، بقاعدۂ أَعْطَيْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، مُسَمِّيٌ ہوگیا، بقاعدۂ جَوَارٍ کسرے کے بعد یاء پر ضمہ کے دشوار ہونے کی وجہ سے یاء کو ساکن کر دیا، مُسَمِّيْنْ ہوگیا، یاء اور تنوین (نونِ ساکن) دو ساکن جمع ہوگئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا اور تنوین عین کلمے (میم) کو دے دی مُسَمٍّ ہوگیا۔

تَسْمِيَةً، نام رکھنا، بحث مصدر، اصل میں تَسْمِيْوًا بروزنِ تَفْعِيْلاً ہے۔ یاء اور واو دونوں غیر ملحق کلمے میں متصلاً جمع ہوگئے ان میں کا پہلا اصلی ہے (کسی حرف

سے بدلا ہوانہیں ہے) اورسکون اصلی کے ساتھ ساکن ہے، بقاعدۂ سَیِّدٌ واو کو یاء سے بدل دیا تَسْمِیْیًا ہوگیا۔ دو یاء ایک جگہ جمع ہوگئیں ان میں سے پہلا ساکن ہے، تخفیفاً پہلی یاء کوحذف کردیا، یاء کے عوض اخیر میں ۃ بڑھادی، تَسْمِیَۃٌ ہوگیا۔ اس لیے کہ جوحرف اجتماع ساکنین کے بغیر اسم سے حذف کیا جاتا ہے اس کے عوض اخیر میں ۃ بڑھادی جاتی ہے۔

مُسَمًّی، نام رکھا ہوا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم مفعول، اصل میں مُسَمَّوٌ بروزنِ مُصَرَّفٌ ہے۔ فعل ماضی مجرد سَمَا کے لام کلمے کا واو جو تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ واقع ہوا، بقاعدۂ أَعْطَیْتُ واو کو یاء سے بدل دیا، مُسَمَّیٌ ہوگیا، یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ بَاعَ یاء کوالف سے بدل دیا، مُسَمَّانٌ ہوگیا، الف اورتنوین دوساکن جمع ہوگئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کوحذف کردیا، مُسَمًّی ہوگیا۔

سَمِّ: نام رکھ تو ایک مرد، صیغہ واحد مذکر حاضر، بحث امر حاضر، اصل میں (حسب قاعدۂ مضارع سے بن کر) سَمِّیْ ہے۔ سکون وقفی کی وجہ سے حرف علت یاء کوحذف کردیا، سَمِّ ہوگیا۔

مُسَمًّی: نام رکھنے کا ایک وقت یا ایک جگہ، صیغہ واحد، بحث اسم ظرف، اصل میں مُسَمَّوٌ بروزنِ مُصَرَّفٌ ہے۔ بعینہٖ اسم مفعول کی طرح تعلیل ہوی ہے۔

سبق (۴۸)

ناقص یائی: از ''اِفْتِعَالٌ'' اَلْاِجْتِبَاءُ، چننا۔

صرف صغیر: اِجْتَبَی، یَجْتَبِیْ، اِجْتِبَاءً، فَھُوَ مُجْتَبٍ، وَ أُجْتُبِیَ، یُجْتَبٰی، اِجْتِبَاءً، فَھُوَ مُجْتَبًی، أَلْأَمْرُ مِنْہُ اِجْتَبِ، وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَجْتَبِ، اَلظَّرْفُ مِنْہُ مُجْتَبًی۔

فائدہ: اس باب کے تمام صیغوں میں بعینہٖ رَمَی یَرْمِیْ کے صیغوں کی طرح تعلیل

ہوئی ہے، سوائے اسم مفعول اور اسم ظرف کے، ان دونوں میں مُسَمّٰی اسم مفعول کی طرح تعلیل ہوئی۔ (ہر صیغے کی تعلیل ضرور کریں)

ناقص واوي: از "تَفَعُّلٌ، اَلتَّلَقِّيْ، پانا، حاصل کرنا۔

صرف صغیر: تَلَقّٰی، یَتَلَقّٰی، تَلَقِّیًا، فَهُوَ مُتَلَقٍّ، وَ تُلُقِّيَ، یُتَلَقّٰی، تَلَقِّیًا، فَهُوَ مُتَلَقًّی، اَلْأَمْرُ مِنْهُ تَلَقَّ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَلَقَّ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُتَلَقًّی۔

فائدہ: اِس باب کی ماضی تَلَقّٰی میں سَمّٰی ماضی معروف، مضارع معروف یَتَلَقّٰی، ومضارع مجہول۔ یُتَلَقّٰی میں یُسَمّٰی مضارع مجہول، اسم فاعل مُتَلَقٍّ میں مُسَمٍّ اسم فاعل، اسم مفعول مُتَلَقًّی میں مُسَمًّی اسم مفعول، امر حاضر تَلَقَّ میں سَمِّ امر حاضر اور مُتَلَقًّی اسم ظرف میں مُسَمًّی اسم مفعول کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔

تَلَقِّیًا: حاصل کرنا، بحث مصدر، اصل میں تَلَقُّوًا بروزنِ تَقَبُّلاً ہے۔ باب تَفَعُّلٌ کے مصدر تَلَقُّوٌ کے لام کلمے میں واو ضمہ کے بعد واقع ہوا، بقاعدۂ تَعَلِّ ضمے کو کسرے سے واو کو یاء سے بدل دیا، تَلَقِّیًا ہوگیا۔

اَلتَّلَقِّيْ: مصدر اصل میں اَلتَّلَقُّوُ ہے۔ تَفَعُّلٌ کے مصدر اَلتَّلَقُّوُ کے لام کلمے میں واو، ضمہ کے بعد واقع ہوا بقاعدۂ تَعَلِّ ضمے کو کسرے سے واو کو یاء سے بدل دیا، اَلتَّلَقِّيُ ہوگیا، کسرے کے بعد یاء پر ضمہ دشوار ہونے کی وجہ سے یاء کو ساکن کر دیا، اَلتَّلَقِّيْ ہوگیا۔

مُرَکَّبَاتْ

سبق (۴۹)

لفیف مفروق: از: ضَرَبَ یَضْرِبُ، اَلوِقَایَۃُ، حفاظت کرنا۔

صرف صغیر: وَقَی، یَقِیْ، وِقَایَۃً، فَہُوَ، وَاقٍ، وَ وُقِیَ، یُوْقَی، وِقَایَۃً، فَہُوَ، مَوْقِیٌّ، اَلْأَمْرُ مِنْہُ قِ، وَالنَّہْیُ عَنْہُ لاتَقِ، اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَوْقًی، وَالْآلَۃُ مِنْہُ مِیْقًی، وَمِیْقَاۃٌ، وَمِیْقَاءٌ، وَتَثْنِیَتُہُمَا مَوْقَیَانِ، وَمِیْقَیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا مَوَاقٍ، وَمَوَاقِیُّ، أَفْعَلَ التَّفْضِیْلُ مِنْہُ، أَوْقَی، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ وُقْیَ، وَتَثْنِیَتُہُمَا، أَوْقَیَانِ، وَوُقْیَیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا أَوْقَوْنَ، وَأَوَاقٍ، وَوُقْیَیَاتٌ، وَوُقًی۔

فائدہ: لفیف مفروق کے فاء کلمہ میں مثال کے اور لام کلمے میں ناقص کے قواعد جاری ہوتے ہیں۔

صرف کبیر

فعل ماضي مثبت معروف: وَقَی، وَقَیَا، وَقَوا، وَقَتْ، وَقَتَا، وَقَیْنَ، وَقَیْتَ، وَقَیْتُمَا، وَقَیْتُمْ، وَقَیْتِ، وَقَیْتُمَا، وَقَیْتُنَّ، وَقَیْتُ، وَقَیْنَا۔

فائدہ: وَقَی: اس ایک مرد نے حفاظت کی، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت معروف، اصل میں وَقَیَ بروزنِ ضَرَبَ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ باع یاء کو الف سے بدل دیا، وَقَی ہوگیا۔

وَقَیَا: میں یاء متحرک ماقبل مفتوح کو، الفِ تثنیہ مانع تعلیل سے پہلے واقع ہونے کی وجہ سے الف سے نہیں بدلا گیا۔

وَقَوْا: ان سب مردوں نے حفاظت کی، صیغہ جمع مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت معروف، اصل میں وَقَیُوْا بروزنِ ضَرَبُوا ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ باع یاء کو الف سے بدل دیا، وَقَاوْا ہوگیا، الف اور واو، دو ساکن جمع ہو گئے،

اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کوحذف کردیا وَقَوْا ہوگیا۔

وَقَتْ: اس ایک عورت نے حفاظت کی، صیغہ واحد مونث غائب، بحث فعل ماضی مثبت معروف، اصل میں وَقَيَتْ بروزنِ ضَرَبَتْ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ بَاعَ یاء کوالف سے بدل دیا وَقَاتْ ہوگیا، الف اور تاء دو ساکن جمع ہو گئے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے بقاعدۂ دَعَتْ الف کوحذف کردیا، وَقَتْ ہوگیا۔ یہی تعلیل وَقَتَا میں ہوئی ہے۔ وَقَيْنَ سے اخیر تک تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

فعل ماضي مثبت مجهول: وُقِيَ، وُقِيَا، وُقُوْا، وُقِيَتْ، وُقِيَتَا، وُقِيْنَ، وُقِيْتَ، وُقِيْتُمَا، وَقِيْتُمْ، وُقِيْتِ، وُقِيْتُمَا، وُقِيْتُنَّ، وُقِيْتُ، وُقِيْنَا۔

وُقُوْا: حفاظت کی گئی ان سب مردوں کی، صیغہ جمع مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت مجہول، اصل میں وُقِيُوْا بروزنِ ضُرِبُوْا ہے۔ کسرہ کے بعد یاء ہے اس کے بعد واو، بقاعدۂ یَرْمُوْنَ یاء کے ماقبل کو ساکن کر کے، یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی وُقُيْوْا ہوگیا یاء کو واو سے بدل دیا، وُقُوْوْا ہوگیا۔ دو واو ساکن جمع ہو گئے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسرے واو کو حذف کردیا، وُقُوْا ہوگیا۔ باقی تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

سبق (۵۰)

فعل مضارع مثبت معروف: يَقِيْ، يَقِيَانِ، يَقُوْنَ، تَقِيْ، تَقِيَانِ، يَقِيْنَ، تَقِيْ، تَقِيَانِ، تَقُوْنَ، تَقِيْنَ، تَقِيَانِ، تَقِيْنَ، أَقِيْ، نَقِيْ۔

يَقِيْ: حفاظت کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں يَوْقِيُ بروزنِ يَضْرِبُ ہے۔ واو علامتِ مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوا، بقاعدۂ يَعِدُ واو کو حذف کردیا يَقِيُ ہوگیا۔ يَفْعِلُ یعنی مضارع معروف کے لام کلمے کی جگہ یاء کسرہ کے بعد واقع ہوئی، بقاعدۂ یَرْمِيْ یاء کو ساکن کردیا، يَقِيْ ہوگیا، یہی تعلیل واحد مونث غائب واحد مذکر

حاضر تَقِیْ، واحد متکلم أَقِیْ، تثنیہ، جمع متکلم نَقِیْ میں ہوئی ہے۔

فائدہ: یَقُوْنَ: حفاظت کرتے ہیں یا حفاظت کریں گے وہ سب مرد، صیغہ جمع مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں یَوْقِیُوْنَ بروزنِ یَضْرِبُوْنَ ہے۔ واو علامتِ مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوا، بقاعدۂ یَعِدُ واو کو حذف کر دیا، یَقِیُوْنَ ہو گیا، کسرہ کے بعد یاء ہے اس کے بعد واو بقاعدۂ یَرْمُوْنَ یاء کے ماقبل کو ساکن کر کے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، یَقُیْوْنَ ہو گیا، یاء کو واو سے بدل دیا یَقُوْوْنَ ہو گیا، دو واو ساکن جمع ہو گئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسرے واو کو حذف کر دیا، یَقُوْنَ ہو گیا۔ یہی تعلیل تَقُوْنَ میں ہوئی ہے۔

تَقِیْنَ: حفاظت کرتی ہے یا حفاظت کرے گی تو ایک عورت، صیغہ واحد مونث حاضر، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں تَوْقِیِیْنَ بروزنِ تَضْرِبِیْنَ ہے۔ واو علامتِ مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوا، بقاعدۂ یَعِدُ واو کو حذف کر دیا، تَقِیِیْنَ ہو گیا، کسرہ کے بعد یاء ہے اس کے بعد یاء بقاعدۂ تَرْمِیْنَ یاء کو ساکن کر دیا، تَقِیْیْنَ ہو گیا، دو یاء ساکن جمع ہو گئیں اجتماع ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسری یاء کو حذف کر دیا تَقِیْنَ ہو گیا۔ تثنیہ اور جمع مونث اپنی اصل پر ہیں بقاعدۂ یَعِدُ صرف فاء کلمے کے واو کو حذف کر دیا گیا۔

فائدہ: واحد مونث حاضر اور جمع مونث حاضر دونوں ہم شکل ہیں اصل نکال کر امتیاز کر لینا چاہیے۔

فعل مضارع مثبت مجهول: یُوْقَی، یُوْقَیَانِ، یُوْقَوْنَ، تُوْقَی، تُوْقَیَانِ، یُوْقَیْنَ، تُوْقَی، تُوْقَیَانِ، تُوْقَوْنَ، تُوْقَیْنَ، تُوْقَیَانِ، تُوْقَیْنَ، أُوْقَی، نُوْقَی۔

فائدہ: یُوْقَی: حفاظت کی جاتی ہے یا کی جائے گی اس ایک مرد کی، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت مجہول، اصل میں یُوْقَیُ، بروزنِ یُضْرَبُ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدہ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا، یُوْقَی ہو گیا۔ یہی تعلیل

واحد مونث غائب، واحد مذکر حاضر تُوْقَی، واحد متکلم أُوْقَی، تثنیہ، جمع متکلم نُوْقَی میں ہوی ہے۔

یُوْقَوْنَ: حفاظت کی جاتی ہے یا حفاظت کی جائے گی ان سب مردوں کی، صیغہ جمع مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت مجہول، اصل میں یُوْقَیُوْنَ بروزنِ یُضْرَبُوْنَ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ بَاعَ یاء کوالف سے بدل دیا یُوْقَاوْنَ ہوگیا، الف اور واو دوساکن جمع ہو گئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، یُوْقَوْنَ ہوگیا۔ یہی تعلیل تُوْقَوْنَ جمع مذکر حاضر میں ہوی ہے۔

تُوْقَیْنَ: حفاظت کی جاتی ہے یا حفاظت کی جائے گی تو ایک عورت کی، صیغہ واحد مونث حاضر، بحث فعل مضارع مثبت مجہول، اصل میں تُوْقَیِیْنَ بروزنِ تُضْرَبِیْنَ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ بَاعَ یاء کوالف سے بدل دیا، تُوْقَایْنَ ہوگیا، الف اور یاء دوساکن جمع ہو گئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، تُوْقَیْنَ ہوگیا۔ تثنیہ اور جمع مونث کے صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

فائدہ: واحد مونث حاضر اور جمع مونث حاضر ہم شکل ہیں اصل نکال کر امتیاز کرلینا چاہیے۔

سبق (۵۱)

نفي تاكيد بلن در فعل مستقبل معروف: لَنْ یَّتَّقِیَ، لَنْ یَّتَّقِیَا، لَنْ یَّتَّقُوْا، لَنْ تَتَّقِیَ، لَنْ تَتَّقِیَا، لَنْ یَّتَّقِیْنَ، لَنْ تَتَّقِیَ، لَنْ تَتَّقِیَا، لَنْ تَتَّقُوْا، لَنْ تَتَّقِیْ، لَنْ تَتَّقِیَا، لَنْ تَتَّقِیْنَ، لَنْ أَتَّقِیَ، لَنْ نَتَّقِیَ.

فائدہ: اس بحث میں بعینہٖ وہی تعلیل ہوی ہے جو مضارع معروف میں ہوی ہے "لَنْ" کا جو عمل صحیح میں ہوا ہے یہاں بھی ہوا ہے۔

نفي تاكيد بلن در فعل مستقبل مجهول: لَنْ یُّوْقَی، لَنْ یُّوْقَیَا، لَنْ یُّوْقَوْا، لَنْ تُوْقَی، لَنْ تُوْقَیَا، لَنْ یُوْقَیْنَ، لَنْ تُوْقَی، لَنْ تُوْقَیَا، لَنْ تُوْقَوْا، لَنْ تُوْقَیْ، لَنْ تُوْقَیَا، لَنْ تُوْقَیْنَ، لَنْ أُوْقَی، لَنْ نُوْقَی۔

فائدہ: اس بحث میں بعینہ وہی تعلیل ہوی ہے جومضارع مجہول میں ہوی ہے "لَنْ" کا جوعمل صحیح میں ہوا ہے یہاں بھی ہوا ہے۔

نفي جحد بلم درفعل مضارع معروف: لَمْ يَقِ، لَمْ يَقِيَا، لَمْ يَقُوْا، لَمْ تَقِ، لَمْ تَقِيَا، لَمْ يَقِيْنَ، لَمْ تَقِ، لَمْ تَقِيَا، لَمْ تَقُوْا، لَمْ تَقِيْ، لَمْ تَقِيَا، لَمْ تَقِيْنَ، لَمْ أَقِ، لَمْ نَقِ۔

فائدہ: اس بحث میں بعینہ وہی تعلیل ہوی ہے جومضارع معروف میں ہوی ہے، یہاں لم کی وجہ سے حرف علت اور صحیح کی طرح نون اعرابی ساقط ہوگیا ہے۔ "لَمْ" کا جوعمل صحیح میں ہوا ہے یہاں بھی ہوا ہے۔

نفي جحد بلم در فعل مضارع مجهول: لَمْ يُوْقَ، لَمْ يُوْقَيَا، لَمْ يُوْقَوْا، لَمْ تُوْقَ، لَمْ تُوْقَيَا، لَمْ يُوْقَيْنَ، لَمْ تُوْقَ، لَمْ تُوْقَيَا، لَمْ تُوْقَوْا، لَمْ تُوْقَيْ، لَمْ تُوْقَيَا، لَمْ تُوْقَيْنَ، لَمْ أُوْقَ، لَمْ نُوْقَ۔

فائدہ: اس بحث میں بعینہ وہی تعلیل ہوی ہے جومضارع مجہول میں ہوی ہے یہاں لم کی وجہ سے حرف علت اور صحیح کی طرح نونِ اعرابی ساقط ہوگیا ہے۔

لام تاکید بانون ثقیله در فعل مستقبل معروف: لَيَقِيَنَّ، لَيَقِيَانِّ، لَيَقُنَّ، لَتَقِيَنَّ، لَتَقِيَانِّ، لَيَقِيْنَانِّ، لَتَقِيَنَّ، لَتَقِيَانِّ، لَتَقُنَّ، لَتَقِنَّ، لَتَقِيَانِّ، لَتَقِيْنَانِّ، لَأَقِيَنَّ، لَنَقِيَنَّ۔

فائدہ: مضارع معروف میں تعلیل کے بعد صحیح جیسا تغیر ہوا ہے۔

لام تاکید بانو ن ثقیله در فعل مستقبل مجهول: لَيُوْقَيَنَّ، لَيُوْقَيَانِّ، لَيُوْقَوُنَّ، لَتُوْقَيَنَّ، لَتُوْقَيَانِّ، لَيُوْقَيْنَانِّ، لَتُوْقَيَنَّ، لَتُوْقَيَانِّ، لَتُوْقَوُنَّ، لَتُوْقَيِنَّ، لَتُوْقَيَانِّ، لَتُوْقَيْنَانِّ، لَأُوْقَيَنَّ، لَنُوْقَيَنَّ۔

لام تاکید بانون خفیفه در فعل مستقل معروف: لَيَقِيَنْ، لَيَقُنْ، لَتَقِيَنْ، لَتَقِيَنْ، لَتَقُنْ، لَتَقِنْ، لَأَقِيَنْ، لَنَقِيَنْ۔

لام تاکید بانون خفیفه در فعل مستقبل مجهول: لَيُوْقَيَنْ،

لَیُوْقَوُنْ، لَتُوْقَیَنْ، لَتُوْقَیَنْ، لَتُوْقَوُنْ، لَتُوْقِینْ، لَأُوْقَیَنْ، لَنُوْقَیَنْ۔

فائدہ: ان چاروں گردان میں مضارع معروف، مجہول میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئی تعلیل نہیں ہوی ہے۔

لَیُوْقَیَنَّ: جیسے صیغوں میں یاء متحرک ماقبل مفتوح کو مانع تعلیل نون تاکید سے پہلے ہونے کی وجہ سے الف سے نہیں بدلا گیا۔

سبق (۵۲)

امرحاضر معروف: قِ، قِیَا، قُوْا، قِیْ، قِیَا، قِیْنَ۔

فائدہ: قِ: حفاظت کرتو ایک مرد، صیغہ واحد مذکر حاضر، بحث امر حاضر معروف، اصل میں تَقِیْ ہے۔ علامت مضارع حذف کرنے کے بعد دیکھا پہلا حرف متحرک ہے اخیر میں وقف کیا، حالت وقفی میں یاء گرگئی قِ ہوگیا۔ یا اصل میں اِوْقِیْ ہے۔ مضارع میں جو واو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے حذف ہوگیا تھا۔ اس کے امر حاضر میں بھی حذف ہوگیا، لہٰذا بقاعدۂ یَعِدُ واو کو حذف کردیا، اِقِیْ ہوگیا، سکون وقفی کی وجہ سے یاء حرف علت کو حذف کردیا، اِقِ ہوگیا، پہلا حرف متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہیں رہی اس کو حذف کردیا، قِ ہوگیا۔ باقی صیغے مضارع سے حسب قاعدہ بنے ہیں۔

امرغائب ومتکلم معروف: لِیَقِ، لِیَقِیَا، لِیَقُوْا، لِتَقِ، لِتَقِیَا، لِیَقِیْنَ، لِأَقِ، لِنَقِ

فائدہ: مضارع معروف میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئی تعلیل نہیں ہوی ہے۔ لِیَقِ اور اس جیسے صیغوں میں لامِ امر کی وجہ سے حالت جزمی میں یاء حرف علت ساقط ہوگیا۔

امرمجھول: لِیُوْقَ، لِیُوْقَیَا، لِیُوْقَوْا، لِتُوْقَ، لِتُوْقَیَا، لِیُوْقَیْنَ، لِتُوْقَ، لِتُوْقَیَا، لِتُوْقَوْا، لِتُوْقَیْ، لِتُوْقَیَا، لِتُوْقَیْنَ، لِأُوْقَ، لِنُوْقَ۔

فائدہ: مضارع میں واقع شدہ تعلیل کے علاوہ کوئی نئی تعلیل نہیں ہوی ہے، لِیُوْقَ اور

اس جیسے صیغوں میں لام امر کی وجہ سے حالتِ جزمی میں الف حرف علت ساقط ہوگیا۔

امرحاضر معروف بانونِ ثقیله: قِیَنَّ، قِیَانِّ، قُنَّ، قِنَّ، قِیَانِّ، قِیْنَانِّ۔

امرحاضر معروف بانونِ خفیفه: قِیَنْ، قُنْ، قِنْ۔

امرغائب ومتکلم معروف بانون ثقیله: لِیَقِیَنَّ، لِیَقِیَانِّ، لِیَقُنَّ، لِتَقِیَنَّ، لِتَقِیَانِّ، لِیَقِیْنَانِّ، لِأَقِیَنَّ، لِنَقِیَنَّ۔

فائده: حالت جزمی مثلاً لِیَقِ، اور اس جیسے صیغوں میں جو یاء حذف ہوگئی تھی، نون تاکید کے اتصال کے وقت وہ یاء واپس آجائے گی، اور مفتوح ہوگی اس لیے کہ نونِ تاکید ان صیغوں میں اپنے سے پہلے فتحہ چاہتا ہے، باقی صیغوں میں وہی تغیر ہوا ہے جو صحیح میں ہوتا ہے۔

امر مجهول بانون ثقیله: لِیُوْقَیَنَّ، لِیُوْقَیَانِّ، لِیُوْقَوُنَّ، لِتُوْقَیَنَّ، لِتُوْقَیَانِّ، لِیُوْقَیْنَانِّ، الخ۔

فائده: حالت جزمی مثلاً لِیُوْقَ میں لام امر کی وجہ سے جو الف گر گیا تھا، نونِ تاکید کے اتصال کے وقت لِیُوْقَیَنَّ اور اس جیسے صیغوں میں وہ یاء جو الفِ محذوفہ کی اصل تھی، واپس آجائے گی اور مفتوح ہوگی، اس لیے کہ نونِ تاکید ان صیغوں میں اپنے سے پہلے فتحہ چاہتا ہے اور الف قابلِ حرکت نہیں ہوتا ہے۔

نهي معروف بانون ثقیله: لایَقِیَنَّ، لایَقِیَانِّ، لایَقُنَّ، لاتَقِیَنَّ، لاتَقِیَانِّ، لایَقِیْنَانِّ۔ الخ۔

نهي مجهول بانون ثقیله: لایُوْقَیَنَّ، لایُوْقَیَانِّ، لایُوْقَوُنَّ، لاتُوْقَیَنَّ، لاتُوْقَیَانِّ، لایُوْقَیْنَانِّ، الخ۔

نهي معروف بانون خفیفه: لایَقِیَنْ، لایَقُنْ، لاتَقِیَنْ، لاتَقِیَنْ، لاتَقُنْ، لاتَقِنْ، لاأَقِیَنْ، لانَقِیَنْ۔

نهي مجهول بانون خفیفه: لایُوْقَیَنْ، لایُوْقَوُنْ، لاتُوْقَیَنْ، لاتُوْقَیَنْ،

لاتُوْقَوُنْ، لَاتُوْقَیِنْ، لاأُوْقَیَنْ، لانُوْقَیَنْ۔

فائدہ: نہی معروف مجہول بانونِ ثقیلہ وخفیفہ میں بعینہٖ وہی تغیر ہوا ہے جو امر معروف، مجہول بانون ثقیلہ وخفیفہ میں ہوا ہے۔

سبق (۵۴)

اسم فاعل: وَاقٍ، وَاقِیَانِ، وَاقُوْنَ، وَاقِیَۃٌ، وَاقِیَتَانِ، وَاقِیَاتٌ۔

فائدہ: وَاقٍ: حفاظت کرنے والا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم فاعل، اصل میں وَاقِیٌ بروزنِ ضَارِبٌ ہے۔ اسم کے لام کلمے کی یاء متحرک ماقبل مکسور ہے، اور یہ معرف باللام اور مضاف نہیں ہے، بقاعدۂ جَوَارٍ کسرے کے بعد یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یاء کو ساکن کر دیا، وَاقِیْنْ ہو گیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، تنوین عین کلمے کو دے دی وَاقٍ ہو گیا۔

وَاقُوْنَ حفاظت کرنے والے سب مرد، صیغہ جمع مذکر، بحث اسم فاعل اصل میں وَاقِیُوْنَ بروزنِ ضَارِبُوْنَ ہے۔ کسرہ کے بعد یاء ہے اس کے بعد واو، بقاعدۂ یَرْمُوْنَ یاء کے ماقبل کو ساکن کر کے یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، وَاقُیْوْنَ ہو گیا، یاء کو واو سے بدل دیا، وَاقُوْوْنَ ہو گیا، دو واو ساکن جمع ہو گئے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے اصح قول کے مطابق دوسرے واو کو حذف کر دیا، وَاقُوْنَ ہو گیا۔ باقی صیغوں میں کوئی تعلیل نہیں ہوی ہے۔

اسم مفعول: مَوْقِیٌّ، مَوْقِیَّانِ، مَوْقِیُّوْنَ، مَوْقِیَّۃٌ، مَوْقِیَّتَانِ، مَوْقِیَّاتٌ۔

مَوْقِیٌّ: حفاظت کیا گیا ہوا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم مفعول اصل میں مَوْقُوْیٌ بروزنِ مَضْرُوْبٌ ہے۔ واو اور یاء دونوں، غیر ملحق کلمے میں متصلاً جمع ہوئے ان میں کا پہلا اصلی ہے اور سکون اصلی کے ساتھ ساکن ہے، بقاعدۂ مُسْلِمِیَّ واو کو یاء سے بدل دیا، مَوْقُیْیٌ ہو گیا، پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام کر دیا مَوْقُیٌّ ہو گیا، یاء کی مناسبت سے (قاف کے) ضمے کو کسرے سے بدل دیا۔ مَوْقِیٌّ ہو گیا۔

اسم ظرف: مَوْقًى، مَوْقَيَانِ، مَوَاقٍ۔

فائدہ: مَوْقًى: حفاظت کرنے کا ایک وقت یا ایک جگہ، صیغہ واحد، بحث اسم ظرف اصل میں مَوْقَيٌ بروزنِ مَضْرَبٌ ہے، (ناقص سے اسم ظرف باب ضرب سے ہونے کے باوجود مفتوح العین آتا ہے) یاء متحرک ما قبل مفتوح ہے، بقاعدہ قَالَ یاء کو الف سے بدل دیا، مَوْقَانْ ہو گیا۔ الف اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، مَوْقًى ہو گیا، اور اگر اسم ظرف مَوْقَيٌ پر الف ولام داخل ہو جائے تو اس وقت اَلْمَوْقَيُ اصل ہوگی، یاء متحرک ما قبل مفتوح ہے، بقاعدہ قَالَ یاء کو الف سے بدل دیا، اَلْمَوْقَى ہو گیا، اجتماع ساکنین نہ ہونے کی وجہ سے الف ساقط نہیں ہوگا۔ یہی حال اسم ظرف مَوْقَيٌ کے مضاف ہونے کی صورت میں ہوگا؛ جیسے: مَوْقَاكُمْ۔

مَوَاقٍ: حفاظت کرنے کے کئی وقت یا کئی جگہیں، صیغہ جمع، بحث اسم ظرف، اصل میں مَوَاقِيٌ بروزن مَضَارِبُ ہے، وزنِ مَفَاعِلُ کے لام کلمے کی یاء کو بقاعدہ جَوَارٍ یاء پر ضمے کے ثقیل ہونے کی وجہ سے ساکن کر دیا، مَوَاقِيْنْ ہو گیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا اور تنوین عین کلمے کو دے دی، مَوَاقٍ ہو گیا۔

سبق (۵۴)

اسم آلہ: مِوْقًى، مِوْقَيَانِ، مَوَاقِيُّ۔

فائدہ: مِوْقًى، میں بعینہ مَوْقًى اسم ظرف کی تعلیل ہوی ہے۔

مِوْقَاءٌ: (اسم آلہ کا دوسرا وزن) حفاظت کرنے کا ایک آلہ، صیغہ واحد، بحث اسم آلہ، اصل میں مِوْقَايٌ بروزنِ مِضْرَابٌ ہے۔ الف زائد کے بعد یاء طرف میں واقع ہوی، بقاعدہ فِنَاءٌ ہمزہ سے بدل دیا، مِوْقَاءٌ ہو گیا۔

مَوَاقِيُّ: حفاظت کرنے کے کئی آلے، صیغہ جمع، بحث اسم آلہ، اصل میں

مَوَاقِيْيُ بروزنِ مَضَارِبُ ہے، دو یاء ایک کلمے میں جمع ہویں ان میں کی پہلی ساکن ہے پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام کردیا، مَوَاقِيٌّ ہوگیا۔

اسم تفضیل: أَوْقَى، أَوْقَيَانِ، أَوْقَوْنَ، أَوَاقٍ، وُقْىٰ، وُقْيَيَانِ، وُقْيَيَاتٌ، وُقيٌ۔

فائدہ: أَوْقَى: سب سے زیادہ حفاظت کرنے والا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم تفضیل، اصل میں أَوْقَيُ بروزنِ اَضْرَبُ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا، أَوْقَى ہوگیا۔ أَوْقَى واو کو خلاف قیاس تاء سے بدل کر اَتْقٰی پڑھنا بھی جائز ہے۔

أَوْقَيَانِ: میں یاء متحرک ماقبل مفتوح کو الف تثنیہ مانع تعلیل سے پہلے ہونے کی وجہ سے الف سے نہیں بدلا گیا۔

أَوْقَوْنَ: سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے سب مرد، صیغہ جمع مذکر، بحث اسم تفضیل، اصل میں أَوْقَيُوْنَ بروزنِ أَضْرَبُوْنَ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدۂ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا، أَوْقَاوْنَ ہوگیا، الف اور واو دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا، اَوْقَوْنَ ہوگیا۔

أَوَاقٍ: سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے سب مرد، صیغہ جمع تکسیر مذکر، بحث اسم تفضیل، اصل میں أَوَاقِيٌ بروزنِ مَضَارِبُ ہے۔ وزنِ اَفَاعِلُ کے لام کلمے کی یاء کو بقاعدۂ جَوَارٍ یاء پر ضمے کے ثقیل ہونے کی وجہ سے ساکن کردیا، أَوَاقِيْنْ ہوگیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کردیا اور تنوین عین کلمے کو دے دی، أَوَاقٍ ہوگیا۔

وُقْىٰ: سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ایک عورت، صیغہ واحد مونث، بحث اسم تفضیل بروزن فُعْلٰی اپنی اصل پر ہے، البتہ واو مضموم شروع کلمہ میں واقع ہوا، بقاعدۂ اُجُوْهٌ ہمزہ سے بدل کر أُقْىٰ پڑھنا جائز ہے۔

وُقًی: سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی سب عورتیں، صیغہ جمع تکسیر مونث، بحث اسم تفضیل، اصل میں وُقَیٌ بروزنِ فُعَلٌ ہے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے، بقاعدہٗ بَاعَ یاء کوالف سے بدل دیا، وُقَانْ ہوگیا، الف اورتنوین دوساکن جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کردیا تنوین عین کلمے کو دے دی، وُقیً ہوگیا۔ باقی تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

سبق (۵۵)

لفیف مفروق :از: سَمِعَ یَسْمَعُ، اَلْوَجٰی

(زیادہ چلنے سے پاؤں یا کھروں کا گھس جانا)

صرف صغیر: وَجِیَ، یَوْجَی، وَجْیاً، فَہُوَ، وَاجٍ، و وُجِیَ، یُوْجَی، وَجْیًا، فَہُوَ مَوْجِیٌّ، اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِیْجَ، وَالنَّہْیُ عَنْہُ لاَ تَوْجَ، اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَوْجیً، وَالآلَۃُ مِنْہُ مِیْجیً، وَمِیْجَاۃٌ، وَمِیْجَاءٌ، وَ تَثْنِیَتُہُمَا مَوْجَیَانِ، وَ مِیْجَیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا مَوَاجٍ، وَ مَوَاجِیٌّ، أَفْعَلُ التَّفْضِیْلُ مِنْہُ أَوْجَی، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ وُجْیٰ، وَتَثْنِیَتُہُمَا اَوْجَیَانِ، وَ، وُجْیَیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا أَوْجَوْنَ، وَ، أَوَاجٍ، وُجْیَیَاتٌ، وَوُجًی.

فائدہ: اس باب کے لام کلمے میں خَشِیَ یَخْشَی کی طرح تعلیل ہوی ہے، تعلیل خودکریں۔ (صرفِ کبیرالدروس التصریفیہ میں دیکھیں)

اِیْجَ: پاؤں یا کھروں کو گھس تو ایک مرد، صیغہ واحد مذکر حاضر، بحث امر حاضر، اصل میں (اصل قاعدہ کے مطابق مضارع سے بننے کے بعد) اِوْجی بروزن اِسْمَعْ ہے، واو ساکن غیر مبدل کسرے کے بعد واقع ہوا، بقاعدہٗ مِیْزَانٌ واو کو یاء سے بدل دیا، اِیجی ہوگیا۔ سکون وقفی کی وجہ سے حرف علت الف کوحذف کردیا، اِیْجَ ہوگیا۔

مِیْجًی: پاؤں یا کھر گھسنے کا ایک آلہ، صیغہ واحد، بحث اسم آلہ، اصل میں مِوْجَیٌ بروزن مِفْعَلٌ ہے۔ واو ساکن غیر مبدل کسرے کے بعد واقع ہوا، بقاعدہٗ

مِیْزَانٌ واو کو یاء سے بدل دیا، مِیْجَیٌ ہوگیا، یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے بقاعدۂ بَاعَ یاء کو الف سے بدل دیا مِیْجَانٌ ہوگیا، الف اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا تنوین عین کلمے کو دے دی مِیْجًی ہوگیا۔

لفیف مقرون: از سَمِعَ یَسْمَعُ: اَلْقُوَّۃُ، طاقت رکھنا، طاقتور ہونا۔

صرف صغیر: قَوِیَ، یَقْوَی، قُوَّۃً، فَہُوَ قَاوٍ، وَ قُوِیَ، یُقْوَی، قُوَّۃً، فَہُوَ مَقْوِیٌّ، اَلْأَمْرُ مِنْہُ اِقْوَ، وَالنَّہْیُ عَنْہُ لاَ تَقْوَ، اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَقْوًی، وَالْآلَۃُ مِنْہُ مِقْوًی، وَمِقْوَاۃٌ، وَمِقْوَاءٌ، وَتَثْنِیَتُہُمَا مَقْوَیَانِ، مِقْوَیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا مَقَاوٍ، وَ مَقَاوِیُّ، أَفْعَلُ التَّفْضِیْلُ مِنْہُ اَقْوَی، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ قِیٌّ، وَ تَثْنِیَتُہُمَا أَقْوَیَانِ، وَ قِیَّیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا أَقْوَوْنَ، وَاَقَاوٍ، وَقِیَّاتٌ، وَقُوًّی۔

فائدہ: لفیف مقرون کے لام کلمے میں معتل لام کے قواعد جاری ہوتے ہیں اور عین کلمے کو تعلیل سے محفوظ رکھتے ہیں؛ تاکہ ایک کلمے میں بلافصل لگاتار تعلیل ہونے کی وجہ سے کلمے کی صورت نہ بگڑ جائے۔

سبق (۵۶)

لفیف مقرون: از ضَرَبَ یَضْرِبُ، اَلطَّیُّ، (لپیٹنا)

صرف صغیر: طَوَی، یَطْوِیْ، طَیًّا، فَہُوَ، طَاوٍ، وَطُوِیَ، یُطْوَی، طَیًّا، فَہُوَ مَطْوِیٌّ، اَلْأَمْرُ مِنْہُ اِطْوِ، وَالنَّہْیُ عَنْہُ لاتَطْوِ، اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَطْوًی، وَالْآلَۃُ مِنْہُ مِطْوًی، وَمِطْوَاۃٌ، وَمِطْوَاءٌ، وَتَثْنِیَتُہُمَا مَطْوَیَانِ، مِطْوَیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا مَطَاوٍ، وَمَطَاوِیُّ، أَفْعَلُ التَّفْضِیْلُ مِنْہُ اَطْوَی، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ طِیَّی، وَتَثْنِیَتُہُمَا أَطْوَیَانِ، وَ طِیَّیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْہُمَا أَطْوَوْنَ، وَأَطَاوٍ، وَطِیَّیَاتٌ، وَ طُوًی۔

لفیف مفروق: از حَسِبَ یَحْسِبُ، اَلْوَلَایَۃُ (مالک ہونا)

صرف صغیر: وَلِیَ، یَلِیْ، وَلَایَۃً، فَہُوَ وَالٍ، وَوُلِیَ، یُوْلَی وَلَایَۃً، فَہُوَ مَوْلِیٌّ،

الامرُ منه لِ، والنهيُ عنه لَا تَلِ، الظَّرفُ منه مَوْلًى، وَالآلَة منه مِيْلًى، مِيْلَاةٌ، وَمِيْلَاءٌ وَتَثْنِيَتُهُمَا مَوْلَيَانِ، وَمِيْلَيَانِ، وَالجمعُ منهمَا موالٍ، ومَوَالِيُّ، أفعل التفضيل منه أَوْلَى، والمؤنث منه وُلْيَى، وَتَثْنِيَتُهُمَا أَولَيَانِ، وَوُلْيَيَانِ وَالجمعُ منهاوَأَوْلَوْنَ، أَوَالٍ، وَوُلْيَيَاتٌ. وَوُلًى.

مہموز فاو ناقص واوی: از باب ''نَصَرَ'' اَلْأَلْوُ (کوتاہی کرنا)

صرفِ صغیر: أَلَا، يأْلُوْ، أَلْواً، فهوَ آلٍ، وَأُلِيَ، يُؤْلَى، أَلْوًا، فَهُوَ مأْلُوٌّ، اَلْأَمرُمنه أُوْلُ، والنهيُ عنهُ لَا تَأْلُ، اَلظَّرفُ منه، مَأْلًى، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِيْلىً، مِيْلَاةٌ، ومِيْلَآءٌ، وَتَثْنِيَتُهُمَا مَأْلَيَانِ ومِيْلَيَانِ، والْجَمْعُ مِنْهُمَا مَآلٍ وَمَآلِيُّ، أفعل التَّفْضِيلُ منه آلُ، وَالمؤنثُ منه أُلْيٰ، وتثْنِيَتُهُمَا آلَيَانِ، وَأُلْيَيَانِ، وَالجمعُ منهُما آلَوْنَ، أَوَالٍ، وَأُلْيَيَاتٌ، أُلًى.

سبق (۵۷)

مهموز فاء واجوف يائي : از باب ''ضَرَبَ، اَلْأَيْدُ''

(طاقت ور ہونا، مضبوط اور سخت ہونا)

صرف صغير

أدَ، يَئِيْدُ، أَيْدًا، فَهُوَ آئِدٌ، اَلْأَمرُ منهُ إِدْ، والنهيُ عنهُ لَا تَئِدْ، الظرف منهُ مَئِيْدٌ والالَةِ منهُ مِئْيَدٌ، مِئْيَدَةٌ، مِئْيَادٌ، وَتَثْنيتُهُمَا مَئِيْدَانِ وَمِئْيَدَانِ والجمعُ منهمَا مَآيِدُ وَمَآيِيْدُ، أَفْعَل التفْضيلُ منهُ آيَدُ، والْمُؤَنَّثُ منهُ أَوْدَى، وَتَثْنيتُهُمَا آيَدَانِ وَأُوْدَيَانِ، وَالجمعُ منهمَا آيَدُوْنَ، أَوَايِدُ، أُوْدَيَاتٌ، أُيَدٌ۔

مهموز فاء واجوف واوي: از باب ''نَصَرَ، اَلْأَوْلُ'' (لوٹنا)

صرف صغير

آلَ، يَؤُوْلُ، أَوْلًا، فهوَ آئِلٌ، وإِيلَ، يُؤَالُ، أَوْلاً، فهوَ مَؤُوْلٌ، اَلْأَمْرُ منهُ أُلْ، والنَّهيُ عنهُ لَا تَؤُلْ، الظَّرفُ منهُ مَآلٌ، والالَةُ منهُ مِئْوَلٌ، مِئْوَلَةٌ، مِئْوَالٌ،

وَتثنِيَتُهُمَا مَآلَانِ، وَمِئْوَلَانِ، وَالجمعُ منهمَا مَآوِلُ، وَمَآوِيْلُ، أَفْعَلُ التَّفضِيْلُ منهُ آوَلُ، وَالْمُؤَنَّثُ منهُ أُولَى، وتَثْنِيَتُهُمَا آوَلَانِ، وَأُوْلَيَانِ، والجمعُ منهما آوَلُوْنَ، أَوَاوِلُ، وَأُوْلَيَاتٌ، أُوَلٌ۔

فائدہ: بوقتِ تعلیل ہمزہ میں مہموز کے قواعد، واو اور یاء میں معتل کے قواعد جاری ہوتے ہیں، البتہ اگر مہموز و معتل کے قواعد باہم متعارض ہوں تو معتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائے گی، مثلاً یَؤُوْلُ کہ اصل میں یأْوُلُ ہے مہموز کا قاعدہ بقاعدہ رَأْسٌ ہمزہ کو الف سے بدلنے کا تقاضہ کرتا ہے اور معتل کا قاعدہ، بقاعدہ یَقُوْلُ نقل حرکت کا تقاضہ کرتا ہے تو معتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائے گی اور یَؤُوْلُ پڑھا جائے گا۔

مهموز عين وناقص يائي: از باب ''فَتَحَ'' اَلرُّؤيَةُ (دیکھنا)

صرفِ صغير

رَأَى، يَرَى، رُؤْيَةً، فَهُوَ رَاءٍ، وَرُءِيَ، يُرَى، رُؤْيَةً، فَهُوَ مَرْئِيٌّ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ رَ، وَالنَّهْيُ عنهُ لَاتَرَ، اَلظَّرْفُ منهُ مَرْئًى، وَالآلَةُ منهُ مِرْئًى، مِرْآةٌ، ومِرْآءٌ، وَ تَثْنِيَتُهُمَا مَرْئَيَانِ، مِرْئَيَانِ، والجمعُ مِنْهُمَا مَرَاءٍ، ومَرَائِيُّ، أفعلُ التَّفضيلُ منه أَرْءَى، والمُؤَنثُ منه رُؤْيٰ، وتثْنِيَتُهُمَا أَرْيَيَانِ، وَرُئِيَيَانِ، والجمعُ منهما، أَرْأَوْنَ، أَرَاءٍ، رُؤْيَيَاتٌ، رُأًى.

مذکورہ تمام مصادر کی تصریفات وتعلیلات تدریس الصرف میں ملاحظہ ہو۔ تعلیلات ضرور کرائیں۔

سبق (۵۸)

مهموز لام واجوف يائي: از: ''ضَرَبَ، اَلْمَجِيْئُ'' (آنا)

صرفِ صغير

جَآءَ، يَجِيْئُ، مَجِيْئًا، فهوَ جَآءٍ، وَجِيْئَ، يُجَآءُ، مَجِيْئًا، فَهُوَ مَجِيْئٌ، الأمرُ منه جِئْ، وِالنَّهيُ عنه لاتَجِئْ، الظَّرْف منه مَجِيْئٌ، وَالآلةُ منه مِجْيَئٌ،

مِجْيَئَةٌ، مَجْيَاءٌ، وَتَثْنِيَتُهَا مَجِيئَانِ، وَمِجْيَئَانِ، والجمعُ منهما مَجَايِئُ، افعلُ التفضيل منه أَجْيَئُ، والمؤنث منه جُوْئیٰ، وَتَثْنِيَتُهَا أَجْيَئَانِ، وَجُوْئَيَانِ، وَالجمعُ منهمَا أَجيَئُوْنَ وَأَجَايِئُ، جُوْئَيَاتٌ، وَجُيَئٌ.

مهموز لام واجوف يائي

از: سَمِعَ، فَتَحَ، اَلْمَشِيْئُ (چاہنا)

صرف صغير

شَاءَ، يَشَاءُ، مَشِيْئَةً، فهُوَ شَاءٍ، وَشِيْئَ، يُشَاءُ، مَشِيْئَةً، فهوَ مَشُوْءٌ، الأمرُ منه شَأْ، وَالنَهْيُ عنهُ لَاتَشَأْ، الظرفُ منه مَشَاءٌ، وَالاٰلَةُ منه مِشْيَئٌ، مِشْيَئَةٌ، مِشْيَاءٌ، وتَثْنِيَتُهُمَا مَشَائَانِ، مِشْيَئَانِ، والجمعُ منهما مَشَايِئُ، وَمَشَايِيْئُ، أفعل التفضيل منهُ أَشْيَئُ، وَالمُؤنث منه شوْئیٰ، وتَثْنِيَتُهُمَا أَشيَئَانِ، وشوئَيَانِ، والجمعُ منهما، أَشَيَؤُوْنَ، وأَشَايِئُ شُوْئَيَاتٌ، وَشُئَيٌ.

تصریفات وتعلیلات تدریس الصرف میں ملاحظہ ہو۔

مضاعف کے قواعد

سبق (۵۹)

مضاعف یعنی ایک طرح کے دوحرفوں میں تخفیف کے تین طریقے ہیں:

(۱)ادغام (۲)حذفِ قیاسی، یعنی قانونی حذف (۳)ابدال

ادغام: ہم مخرج یا قریب المخرج یا ایک طرح کے دوحرفوں میں سے ایک کو دوسرے میں اس طرح داخل کر کے پڑھنا کہ دونوں ایک حرف مشدد ہوجائیں۔ اول کی مثال، جیسے: اِدَّعٰی کہ اصل میں اِدْتَعٰی ہے، تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کردیا، اس کو ادغام متجانسین کہتے ہیں۔ دوسرے کی مثال جیسے: اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ، کہ اصل میں، اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ ہے، قاف کو کاف سے بدل کر کاف کا کاف میں ادغام کردیا، اس کو ادغام متقاربین کہتے ہیں۔ تیسرے کی مثال؛ جیسے: اِذَّهَبَ کہ

اصل میں اِذْ ذَهَبَ ہے، اس کو ادغام مثلین کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ ہم مخرج یا قریب المخرج کو پہلے ہم جنس بنایا جاتا ہے اس کے بعد ادغام کیا جاتا ہے، اسی مدغم، مدغم فیہ کو مثلین سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

مدغم فیه: وہ حرف جس میں ادغام کیا جائے۔ مدغم کا ساکن ہونا ضروری ہے خواہ سکون اصلی ہو، یا ازالہ حرکت کی وجہ سے سکون آیا ہو، اور مدغم فیہ کا متحرک ہونا ضروری ہے، خواہ حرکت اصلی ہو یا عارضی ہو۔

فائدہ: قریب المخرج حقیقتاً ہوں یعنی وہ دونوں حرف مخرج کے لحاظ سے قریب قریب ہوں جیسے: قاف اور کاف یا حکماً ہوں یعنی وہ دونوں حرف کسی خاص صفت میں شریک ہوں، جیسے میم اور نون دونوں صفتِ غنہ میں شریک ہیں، مخرج کے لحاظ سے قریب نہیں ہیں ان کو حکماً قریب المخرج کہا جائے گا۔

ادغام کے قواعد

سبق (۶۰)

قاعدہ (۱): ایک طرح کے دو حرف ایک کلمہ میں جمع ہوں، ان میں سے پہلا حرف ساکن ہو، اور دوسرا متحرک ہو، تو پہلے کا دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے، بشرطیکہ پہلا ہمزہ یا الف سے بدلا ہوا نہ ہو؛ خواہ دونوں حرف ایک کلمۂ حقیقی میں ہوں؛ جیسے: اِدَّعَى، جَدٌّ کہ اصل میں جَدْدٌ بروزنِ نَصْرٌ ہے۔ یا دونوں ایک کلمۂ حکمی میں ہوں، جیسے: عَبَدْتُّمْ اور مُسْلِمِيَّ۔ (فعل وفاعل، مضاف، مضاف الیہ حکماً ایک کلمہ ہوتے ہیں)

قاعدہ (۲): ایک طرح کے دو حرف دو کلموں میں جمع ہوں، ان میں سے پہلا ساکن ہو تو پہلے کا دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے بشرطیکہ پہلا حرف مدنہ ہو، مدغم، مدغم فیہ دونوں ہمزہ نہ ہوں، جیسے: اِذْهَبْ بِّنَا، عَصَوْا وَّ كَانُوا يَعْتَدُوْنَ۔

قاعدہ (۳): اگر ایک طرح کے دو حرف متحرک، ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ماقبل اول بھی متحرک ہو، تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے؛ جیسے: مَدَّ،

مَلَّ، حَبَّ، کہ اصل میں مَدَدَ مَلِلَ حَبُبَ ہے۔

اس کی چار شرطیں ہیں: (۱) مثلین میں سے کوئی فاء کلمہ نہ ہو۔

(۲) مثلین ایسی یاء نہ ہوں جن کی حرکت لازم ہو۔

(۳) اسم متحرک العین نہ ہو۔ (۴) تعلیل مانع نہ ہو۔

اگر یہ چاروں شرطیں نہ پائی گئیں، تو ادغام نہیں ہوگا، جیسے: دَدَنٌ، عَیِیَ، (وہ تھک گیا) سَبَبٌ (گالی)، اِرْعَوَی (وہ رک گیا) اس کی اصل اِرْعَوَوَ ہے، پہلے تعلیل کی جائے گی اور تعلیل کے بعد ادغام کی کوئی صورت باقی نہیں رہی تعلیل ادغام کے لیے روکاوٹ بن گئی۔

قاعدہ: (۴): اگر ایک طرح کے دو حرف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوں، اور ماقبلِ اول ساکن غیر مدہ ہو، تو اول کی حرکت ماقبل کو دے کر اول کا دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے: یَمُدُّ یَفِرُّ یَغُضُّ، کہ اصل میں یَمْدُدُ یَفْرِرُ، یَغْضُضُ ہے۔

اس کی چار شرطیں ہیں: (۱) مثلین میں سے دوسرے کی حرکت لازمی ہو، عارضی نہ ہو۔

(۲) بابِ افتعال میں مثلین تاء نہ ہوں۔

(۳) مثلین میں سے پہلا حرف متحرک اور دوسرا الحاق کے لیے نہ ہو۔

(۴) مثلین میں سے پہلا مدغم فیہ نہ ہو۔ اگر یہ چاروں شرط نہ پائی گئیں تو ادغام واجب نہیں ہوگا، جیسے: اُخْصُصْ، اِقْتَتَلَ، قَرْدَدٌ، (پہاڑ) جُسَّسٌ۔

سبق (۶۱)

قاعدہ: (۵): ایک طرح کے دو حرف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوں، اور ماقبلِ اول ساکن مدہ ہو، تو پہلے کی حرکت ماقبل کو نقل کئے بغیر ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے: حَاجَّ مُوْدَّ کہ اصل میں حَاجَجَ بروزنِ قَاتَلَ ماضی معروف ہے، مُوْدِدَ بروزنِ قُوْتِلَ ماضی مجہول ہے۔

قاعدہ: (۶): اگر مدغم فیہ پر امر کا سکونِ وقفی، یا حرف جازم کا جزم آجائے، تو مدغم

فیہ میں فتحہ کسرہ اور فکِّ ادغام، (ادغام نہ کرنا) تینوں وجہیں جائز ہیں، فتحہ کی مثال؛ جیسے: مَدَّ، لَمْ یَمُدَّ، اس لیے کہ فتحہ اخف الحرکات ہے، کسرہ کی مثال؛ جیسے: مُدِّ، لَمْ یَمُدِّ اس لیے کہ ساکن کو بوقتِ ضرورت کسرہ کی حرکت دی جاتی ہے، فک ادغام کی مثال، جیسے: اُمْدُدْ، لَمْ یَمْدُدْ اپنی اصل پر باقی رکھتے ہوئے اور اگر ماقبلِ اول مضموم ہوتو ماقبل کی موافقت میں ضمہ بھی جائز ہے۔ جیسے: مُدُّ لَمْ یَمُدُّ۔

مضاعف کی تخفیف کا دوسرا طریقہ: حذف قیاسی؛ یعنی قانونی حذف۔

حذف: کسی حرف یا کلمہ، یا کلمہ کی حرکت کو ساقط کرنا؛ اس طرح کہ معنیٰ اور صیغہ متاثر نہ ہو۔

حذف کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حذفِ قیاسی (۲) حذفِ غیر قیاسی

حذفِ قیاسی: کسی علت تصریفیَہ یعنی تعلیل کا قاعدہ پائے جانے کی وجہ سے حذف کرنا جس کا سبب ثقل اور اجتماع ساکنین ہوتا ہے۔

قاعدہ: ایک طرح کے دو حرف، سہ حرفی فعل ماضی مکسور العین کے عین، اور لام کلمے میں جمع ہوں اور اس کے اخیر میں ضمیر مرفوع متحرک متصل ہو، تو عین کلمہ کو حذف کر دیا جاتا ہے؛ جیسے: ظَلْتُ (از سَمِعَ، دن میں پہونچنا) کہ اصل میں ظَلِلْتُ بروزنِ سَمِعْتُ ہے، سہ حرفی فعل ماضی مکسور العین کے، عین اور لام کلمے میں ایک طرح کے دو حرف، ''لام'' جمع ہوئے اور اس کے اخیر میں ضمیر مرفوع متحرک متصل ہے، عین کلمے کو حذف کر دیا، ظَلْتُ ہو گیا۔ اس میں دو وجہیں اور ہیں: (۱) عین کلمے کی حرکت فاء کلمے کو نقل کرنے کے بعد عین کلمے کو حذف کر دینا، جیسے ظَلِلْتُ سے ظِلْتُ (۲) فکِ ادغام یعنی ادغام نہ کرنا جیسے ظَلِلْتُ۔

حذفِ غیر قیاسی: کسی علت اور دلیل تصریفیَہ کے بغیر حذف کرنا، کہیں مستقل اسم حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے: یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَاءُ میں اللہ فاعل کو حذف کر دیا گیا ہے، کہیں ایک حرف حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے: یَدٌ، دَمٌ، کے اخیر سے یاء اور اِبْنٌ، اِسْمٌ

، شَفَةٌ وغیرہ کے اخیر سے واو کو حذف کر دیا گیا ہے، کہ اصل میں یَدَیٌ، دَمَیٌ، بَنَوٌ، سَمَوٌ، شَفَوٌ ہے۔

سبق (۶۲)

مضاعف کی تخفیف کا تیسرا طریقہ: ابدال خلاف قیاس۔

ابدال: ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدل دینا، خواہ وہ حرف، حرفِ علت ہو، جیسے: اِتَّصَلَ کہ اصل میں اِوْ تَصَلَ ہے، واو اصلی (جو ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو) افتعال کے فاء کلمہ کی جگہ واقع ہوا، بقاعدۂ اِتَّسَرَ واو کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا، اِتَّصَلَ ہو گیا۔ خواہ وہ حرف، حرفِ علت نہ ہو، جیسے: قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (نامراد ہو گیا وہ شخص جس نے نفس کو فجور میں دبا دیا) میں دَسّٰی کہ اصل میں دَسَّسَ ہے، تیسرے سین کو خلاف قیاس الف سے بدل دیا، دَسّٰی ہو گیا، یہ ابدال خلاف قیاس اس لیے ہے، کہ صرفیین نے ابدل کے جو قواعد بیان کئے ہیں یہ ان کے تحت نہیں ہے۔

حرکت کی مثال، جیسے: تَلَقٍّ کہ اصل میں تَلَقُّوٌ ہے، قاف کے ضمے کو کسرے سے اور واو کو یاء سے بدل دیا تَلَقِّیٌ ہو گیا (باقی تعلیل معتل کے قواعد میں گذر چکی ہے) واضح رہے کہ تعلیل، حرف علت کے ساتھ خاص ہے ہر تعلیل کو ابدال کہا جا سکتا ہے ہر ابدال کو تعلیل نہیں کہا جا سکتا ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کے خط کشیدہ کلمات میں کس قاعدے کے تحت تخفیف کی گئی ہے، اور بعض کلمات میں تخفیف کا قاعدہ پائے جانے کے باوجود تخفیف نہیں کی گئی ہے اس کی وجہ بیان کریں؟

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ (نکالتا ہے وہ زندے کو مردے سے) مَا اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ (تم میرے مددگار نہیں ہو سکتے ہو) مَنْ حَاجَّکَ فِیْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَکَ

مِنَ الْعِلْمِ۔ (جو کوئی جھگڑا کرے تجھ سے اس قصے میں اس کے بعد کہ آچکی تیرے پاس سچی خبر) فِیْ عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ (لمبے لمبے ستونوں میں) قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ (قرار پکڑ لو تم اپنے گھروں میں، اصلہ قَرِرْنَ) عَصَوْا وَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ (نافرمانی کی انہوں نے اور حد سے نکل گئے) اَلَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَہُمْ (وہ لوگ جو دبی آواز سے بولتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس) مَاھُمْ بِضَارِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ (وہ اس سے نقصان نہیں کر سکتے کسی کا) سَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقٰی (بچادے گا (اللہ) اس سے بڑے ڈرنے والے کو، وَقْیٌ، سے اسم تفضیل اصلہ اَوْقَی) مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ (جو کوئی پھرے تم میں سے اپنے دین سے) شَدَدْنَا اَسْرَهُمْ (مضبوط کیا ہم نے ان کے جوڑ بند کو) اَوْ وَّزَنُوْهُمْ (یا ان کو وزن کر کے دیں)

تمرینی سبق (۶۳)

اَلذَّبُّ، از "نَصَرَ یَنْصُرُ" ہٹانا، دور کرنا۔

صرف صغیر

ذَبَّ، یَذُبُّ، ذَبًّا، فَھُوَ ذَابٌّ، وَذُبَّ، یُذَبُّ، ذَبًّا، فَھُوَ، مَذْبُوْبٌ، اَلْاَمْرُ مِنْهُ، ذُبَّ اُذْبُبْ، وَالنَّھْیُ عَنْهُ، لَاتَذُبَّ، لَاتَذْبُبْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَذَبٌّ، وَالْآلَةُ مِنْهُ مِذَبٌّ، ومِذَبَّةٌ ومِذْبَابٌ، وَتَثْنِیَتُھُمَا مَذَبَّانِ، مِذَبَّانِ، وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا مَذَابٌّ، وَمَذَابِیْبُ، أَفْعَلُ التَّفْضِیْلُ مِنْهُ أَذَبُّ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ ذُبّٰی، وَتَثْنِیَتُھُمَا أَذَبَّانِ، وَ ذُبَّیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا أَذَبُّوْنَ، وأَذَابُّ، ذُبَّیَاتٌ، وذُبَبٌ۔

فعل ماضي مثبت معروف: ذَبَّ، ذَبَّا، ذَبُّوْا، ذَبَّتْ، ذَبَّتَا، ذَبَبْنَ، ذَبَبْتَ، ذَبَبْتُمَا، ذَبَبْتُمْ، ذَبَبْتِ، ذَبَبْتُمَا، ذَبَبْتُنَّ، ذَبَبْتُ، ذَبَبْنَا۔

فائدہ: ذَبَّ: دور کیا اس ایک مرد نے صیغہ واحد مذکر غائب، بحث اثبات فعل ماضی معروف، اصل میں ذَبَبَ بروزنِ نَصَرَ ہے۔ ایک طرح کے دو حروف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور ماقبلِ اول متحرک ہے، بقاعدۂ مَدَّ پہلے حرف کو ساکن کر دیا، ذَبْبَ

ہوگیا، پہلی باء کا دوسری باء میں ادغام کردیا، ذَبَّ ہوگیا۔ یہی تخفیف تثنیہ مونث غائب تک ہوی ہے۔ باقی صیغوں میں اخیر تک کوئی تخفیف نہیں ہوی ہے۔

فعل ماضي مثبت مجهول: ذُبَّ، ذُبَّا، ذُبُّوا، ذُبَّتْ، ذُبَّتَا، ذُبِبْنَ، ذُبِبْتَ، ذُبِبْتُمَا، ذُبِبْتُمْ، ذُبِبْتِ، ذُبِبْتُمَا، ذُبِبْتُنَّ، ذُبِبْتُ، ذُبِبْنَا۔

فائده: ذُبَّ، دور کیا گیا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل ماضی مثبت مجہول، اصل میں، ذُبِبَ، بروزنِ نُصِرَ ہے۔ ایک طرح کے دو حرف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے، اور ماقبلِ اول متحرک ہے، بقاعدہ مَدَّ پہلے حرف کو ساکن کردیا، ذُبْبَ ہوگیا، پہلی باء کا دوسری باء میں ادغام کردیا، ذُبَّ ہوگیا۔ یہی تخفیف تثنیہ مونث غائب تک ہوی ہے۔ باقی صیغوں میں اخیر تک کوئی تخفیف نہیں ہوی ہے۔

سبق (۶۴)

فعل مضارع مثبت معروف: يَذُبُّ، يَذُبَّانِ، يَذُبُّونَ، تَذُبُّ، تَذُبَّانِ، يَذْبُبْنَ، تَذُبُّ، تَذُبَّانِ، تَذُبُّونَ، تَذُبِّيْنَ، تَذُبَّانِ، تَذْبُبْنَ، أَذُبُّ، نَذُبُّ۔

فائده: يَذُبُّ: دور کرتا ہے یا دور کرے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت معروف، اصل میں يَذْبُبُ، بروزنِ يَنْصُرُ ہے۔ ایک طرح کے دو حرف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور ماقبلِ اول ساکن غیر مدہ ہے، بقاعدہ يَمُدُّ اول کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے دی، يَذُبْبُ ہوگیا، پہلی باء کا دوسری باء میں ادغام کردیا، يَذُبُّ، ہوگیا۔

یہی تخفیف جمع مونث کے علاوہ باقی تمام صیغوں میں ہوی ہے۔ جمع مونث میں تخفیف نہیں ہوی ہے۔

فعل مضارع مثبت مجهول: يُذَبُّ، يُذَبَّانِ، يُذَبُّونَ، تُذَبُّ، تُذَبَّانِ، يُذْبَبْنَ، تُذَبُّ، تُذَبَّانِ، تُذَبُّونَ، تُذَبِّيْنَ، تُذَبَّانِ، تُذْبَبْنَ، أُذَبُّ، نُذَبُّ۔

فائده: يُذَبُّ، دور کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا وہ ایک مرد، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث

فعل مضارع مثبت مجہول، اصل میں يُذْبَبُ بروزنِ يُنْصَرُ ہے۔ ایک طرح کے دو حرف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے، اور ماقبل اول ساکن غیر مدہ ہے۔ بقاعدۂ يَمُدُّ اول کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، يُذَبْبُ ہوگیا، بقاعدۂ يَمُدُّ پہلی باء کا دوسری باء میں ادغام کر دیا، يُذَبُّ ہوگیا۔ یہی تخفیف جمع مونث کے علاوہ باقی تمام صیغوں میں ہوی ہے۔ جمع مونث میں، تخفیف نہیں ہوی ہے۔

نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف: لَن يَّذُبَّ، لَن يَّذُبَّا، لَن يَّذُبُّوا، لَنْ تَذُبَّ، لَنْ تَذُبَّا، لَن يَّذْبُبْنَ، لَنْ تَذُبَّ، لَنْ تَذُبَّا، لَنْ تَذُبُّوا، لَنْ تَذُبِّي، لَنْ تَذُبَّا، لَنْ تَذْبُبْنَ، لَنْ أَذُبَّ، لَنْ نَّذُبَّ۔

نفي تاكيد بلن درفعل مستقبل مجهول: لَن يُّذَبَّ، لَن يُّذَبَّا، لَن يُّذَبُّوا، لَنْ تُذَبَّ، لَنْ تُذَبَّا، لَنْ يُّذْبَبْنَ، لَنْ تُذَبَّ، لَنْ تُذَبَّا، لَنْ تُذَبُّوا، لَنْ تُذَبِّي، لَنْ تُذَبَّا، لَنْ تُذْبَبْنَ، لَنْ أُذَبَّ، لَنْ نُذَبَّ۔

فائده: نفی تاکید بلن درفعل مستقبل معروف ومجہول میں بعینہ وہی تخفیف ہوی ہے، جو مضارع معروف ومجہول میں ہوی ہے، لن کی وجہ سے جو تغیر صحیح میں ہوتا ہے مضاعف میں بھی ہوتا ہے۔

نفي جحد بلم در فعل مضارع معروف: لَمْ يَذُبَّ، لَمْ يَذْبُبْ، لَمْ يَذُبَّا، لَمْ يَذُبُّوا، لَمْ تَذُبِّ، لَمْ تَذْبُبْ، لَمْ تَذُبَّا، لَمْ يَذْبُبْنَ، لَمْ تَذُبِّ، لَمْ تَذْبُبْ، لَمْ تَذُبَّا، لَمْ تَذُبُّوا، لَمْ تَذُبِّي، لَمْ تَذُبَّا، لَمْ تَذْبُبْنَ، لَمْ أَذُبِّ، لَمْ أَذْبُبْ، لَمْ نَذُبِّ، لَمْ نَذْبُبْ۔

نفي جحد بلم در فعل مضارع مجهول: لَمْ يُذَبِّ، لَمْ يُذْبَبْ، لَمْ يُذَبَّا، لَمْ يُذَبُّوا، لَمْ تُذَبِّ، لَمْ تُذْبَبْ، لَمْ تُذَبَّا، لَمْ يُذْبَبْنَ، لَمْ تُذَبِّ، لَمْ تُذْبَبْ، لَمْ تُذَبَّا، لَمْ تُذَبُّوا، لَمْ تُذَبِّي، لَمْ تُذَبَّا، لَمْ تُذْبَبْنَ، لَمْ أُذَبِّ، لَمْ أُذْبَبْ، لَمْ نُذَبِّ، لَمْ نُذْبَبْ۔

فائده: نفی جحد بلم درفعل مضارع معروف، ومجہول میں بعینہ مضارع معروف ومجہول میں واقع شدہ تخفیف ہوی ہے، ''لم'' کی وجہ سے جو تغیر صحیح میں ہوتا ہے، مضاعف

میں بھی ہوتا ہے۔

فائدہ: لَمْ یَذُبَّ: نہیں دور کیا اس ایک مرد نے، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف، اصل میں "لَمْ یَذْبُبْ" بروزنِ لَمْ یَنْصُرْ ہے۔ایک طرح کے دو حرف ایک کلمہ میں جمع ہوئے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن بسکون جزمی ہے۔(لَمْ کی وجہ سے سکون ہے) اور ماقبلِ اول ساکن ہے پہلے کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی اس لیے کہ مدغم کا ساکن ہونا ضروری ہے، لَمْ یَذُبْبْ ہو گیا، ادغام کے لیے مدغم فیہ کا متحرک ہونا ضروری ہے، اس لیے دوسرے "با" کو کبھی فتحہ دے دیا جاتا ہے، جیسے: لَمْ یَذُبَّ، کبھی کسرہ، جیسے: لَمْ یَذُبِّ اور کبھی بغیر ادغام کے رہتا ہے جیسے: لَمْ یَذْبُبْ، اور مضارع مضموم العین میں ضمہ بھی دے دیا جاتا ہے، جیسے: لَمْ یَذُبُّ۔

یہی تخفیف واحد مونث غائب واحد مذکر حاضر لَمْ تَذُبَّ، واحد مذکر مونث متکلم لَمْ أَذُبَّ، تثنیہ جمع مذکر، مونث، متکلم لَمْ نَذُبَّ میں ہوئی ہے۔

سبق (۶۵)

لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف: لَیَذُبَّنَّ، لَیَذُبَّانِّ، لَیَذُبُّنَّ، لَتَذُبَّنَّ، لَتَذُبَّانِّ، لَیَذْبُبْنَانِّ، لَتَذُبَّنَّ، لَتَذُبَّانِّ، لَتَذُبُّنَّ، لَتَذُبِّنَّ، لَتَذُبَّانِّ، لَتَذْبُبْنَانِّ، لَأَذُبَّنَّ، لَنَذُبَّنَّ۔

لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول: لَیُذَبَّنَّ، لَیُذَبَّانِّ، لَیُذَبُّنَّ، لَتُذَبَّنَّ، لَتُذَبَّانِّ، لَیُذْبَبْنَانِّ، لَتُذَبَّنَّ، لَتُذَبَّانِّ، لَتُذَبُّنَّ، لَتُذَبِّنَّ، لَتُذَبَّانِّ، لَتُذْبَبْنَانِّ، لَأُذَبَّنَّ، لَنُذَبَّنَّ۔

لام تاکید بانون خفیفہ در فعل مستقبل معروف: لَیَذُبَّنْ، لَیَذُبُّنْ، لَتَذُبَّنْ، لَتَذُبَّنْ، لَتَذُبُّنْ، لَتَذُبِّنْ، لَأَذُبَّنْ، لَنَذُبَّنْ۔

لام تاکید بانون خفیفہ در فعل مستقبل مجہول: لَیُذَبَّنْ، لَیُذَبُّنْ، لَتُذَبَّنْ، لَتُذَبَّنْ، لَتُذَبُّنْ، لَتُذَبِّنْ، لَأُذَبَّنْ، لَنُذَبَّنْ۔

فائدہ: ان چاروں گردان میں بعینہٖ فعل مضارع معروف، مجہول میں واقع شدہ تخفیف ہوی ہے۔

امر حاضر معروف: ذُبَّ، اُذْبُبْ، ذُبَّا، ذُبُّوْا، ذُبِّیْ، ذُبَّا، اُذْبُبْنَ۔

فائدہ: ذُبَّ: دور کرتو ایک مرد، صیغہ واحد مذکر حاضر، اصل میں اُذْبُبْ بروزنِ اُنْصُرْ ہے۔ ایک طرح کے دوحرف ایک کلمہ میں جمع ہوئے، اول متحرک اور دوسرا ساکن ہے، اور ماقبلِ اول ساکن غیر مدہ ہے، بقاعدۂ یَمُدُّ اول کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، اس لیے کہ ادغام کے لیے مدغم کا ساکن ہونا ضروری ہے، اُذُبْبْ ہوگیا، دوحرف صحیح ساکن جمع ہو گئے ادغام کے لیے مدغم فیہ کا متحرک ہونا ضروری ہے، اس لیے دوسری ''با'' کوفتحہ کی حرکت دے کر پہلی باء کا دوسری باء میں ادغام کر دیا، اُذُبَّ ہو گیا، ابتداء بالسکون نہ ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہیں رہی، ہمزہ کو حذف کر دیا، ذُب ہو گیا، باء کا کسرہ اور ضمہ بھی جائز ہے، جیسے: ذُبُّ اور ادغام نہ کرنا بھی جائز ہے، جیسے: اُذْبُبْ۔

سبق (۲۶)

امر غائب ومتکلم معروف: لِیَذُبَّ، لِیَذْبُبْ، لِیَذُبَّا، لِیَذُبُّوْا، لِتَذُبَّ، لِتَذْبُبْ، لِتَذُبَّا، لِتَذْبُبْنَ، لِاَذُبَّ، لِاَذْبُبْ، لِنَذُبَّ، لِنَذْبُبْ۔

امر غائب ومتکلم مجهول: لِیُذَبَّ، لِیُذْبَبْ، لِیُذَبَّا، لِیُذَبُّوْا، لِتُذَبَّ، لِتُذْبَبْ، لِتُذَبَّا، لِتُذْبَبْنَ، لِاُذَبَّ، لِاُذْبَبْ، لِنُذَبَّ، لِنُذْبَبْ۔

فائدہ: امر معروف، مجہول میں بعینہٖ مضارع معروف مجہول میں واقع شدہ تخفیف ہوی ہے، لام امر سے جو تغیر صحیح میں ہوتا ہے یہاں بھی ہوا ہے۔

امر حاضر معروف بانونِ ثقیله: ذُبَّنَّ، ذُبَّانِّ، ذُبُّنَّ، ذُبِّنَّ، ذُبَّانِّ، اُذْبُبْنَانِّ۔

امر حاضر معروف بانونِ خفیفه: ذُبَّنْ، ذُبُّنْ، ذُبِّنْ۔

امر غائب ومتکلم معروف بانون ثقیله: لِیَذُبَّنَّ، لِیَذُبَّانِّ، لِیَذُبُّنَّ، لِتَذُبَّنَّ، لِتَذُبَّانِّ، لِیَذْبُبْنَانِّ، لِأَذُبَّنَّ، لِنَذُبَّنَّ۔

امر غائب ومتکلم معروف بانون خفیفه: لِیَذُبَّنْ، لِیَذُبُّنْ، لِتَذُبَّنْ، لِأَذُبَّنْ، لِنَذُبَّنْ۔

امر مجهول بانون ثقیله: لِیُذَبَّنَّ، لِیُذَبَّانِّ، لِیُذَبُّنَّ، لِتُذَبَّنَّ، لِتُذَبَّانِّ، لِیُذْبَبْنَانِّ، لِتُذَبَّنَّ، لِتُذَبَّانِّ، لِتُذَبُّنَّ، لِتُذَبِّنَّ، لِتُذَبَّانِّ، لِتُذْبَبْنَانِّ، لِأُذَبَّنَّ، لِنُذَبَّنَّ۔

امر مجهول بانون خفیفه: لِیُذَبَّنْ، لِیُذَبُّنْ، لِتُذَبَّنْ، لِتُذَبَّنْ، لِتُذَبُّنْ، لِتُذَبِّنْ، لِأُذَبَّنْ، لِنُذَبَّنْ۔

فائده: ان تمام گردانوں میں بعینہٖ مضارع معروف، مجهول میں واقع شدہ تخفیف ہوئی ہے۔

نهي معروف: لایَذُبَّ، لایَذْبُبْ، لایَذُبَّا، لایَذُبُّوا، لاتَذُبَّ، لاتَذْبُبْ، لاتَذُبَّا، لایَذْبُبْنَ، لاتَذُبَّ، لاتَذْبُبْ، لاتَذُبَّا، لاتَذُبُّوا، لاتَذُبِّی، لاتَذُبَّا، لاتَذْبُبْنَ، لاآذُبَّ، لاأَذْبُبْ، لانَذُبَّ، لانَذْبُبْ۔

نهي مجهول: لایُذَبَّ، لایُذْبَبْ، لایُذَبَّا، لایُذَبُّوا، لاتُذَبَّ، لاتُذْبَبْ، لاتُذَبَّا، لایُذْبَبْنَ، لاتُذَبَّ، لاتُذْبَبْ، لاتُذَبَّا، لاتُذَبُّوا، لاتُذَبِّی، لاتُذَبَّا، لاتُذْبَبْنَ، لاأُذَبَّ، لاأُذْبَبْ، لانُذَبَّ، لانُذْبَبْ۔

نهي معروف بانون ثقیله: لایَذُبَّنَّ، لایَذُبَّانِّ، لایَذُبُّنَّ، لاتَذُبَّنَّ، لاتَذُبَّانِّ، لایَذْبُبْنَانِّ، لاتَذُبَّنَّ، لاتَذُبَّانِّ، لاتَذُبُّنَّ، لاتَذُبِّنَّ، لاتَذُبَّانِّ، لاتَذْبُبْنَانِّ، لاأَذُبَّنَّ، لانَذُبَّنَّ۔

نهي معروف بانون خفیفه: لایَذُبَّنْ، لایَذُبُّنْ، لاتَذُبَّنْ، لاتَذُبَّنْ، لاتَذُبُّنْ، لاتَذُبِّنْ، لاأَذُبَّنْ، لانَذُبَّنْ۔

نهي مجهول بانون ثقيله: لایُذَبَّنَّ، لایُذَبَّانِّ، لایُذَبُّنَّ، لاتُذَبَّنَّ، لاتُذَبَّانِّ، لایُذْبَبْنَانِّ، لاتُذَبَّنَّ، لاتُذَبَّانِّ، لاتُذَبُّنَّ، لاتُذَبِّنَّ، لاتُذَبَّانِّ، لَاتُذْبَبْنَانِّ، لاأُذَبَّنَّ، لانُذَبَّنَّ۔

نهي مجهول بانون خفيفه: لایُذَبَّنْ، لایُذَبُّنْ، لاتُذَبَّنْ، لاتُذَبَّنْ، لاتُذَبُّنْ، لاتُذَبِّنْ، لاأُذَبَّنْ، لانُذَبَّنْ۔

فائده: نہی کی مذکورہ گردانوں میں بعینہٖ مضارع معروف، مجہول میں واقع شدہ تخفیف ہوی ہے، نہی کا جوعمل صحیح میں ہوتا ہے یہاں بھی ہوتا ہے۔

سبق (٦٧)

اسم فاعل: ذَابٌّ، ذَابَّانِ، ذَابُّوْنَ، ذَابَّةٌ، ذَابَّتَانِ، ذَابَّاتٌ۔

فائده: ذَابٌّ: دور کرنے والا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم فاعل، اصل میں ذَابِبٌ بروزنِ نَاصِرٌ ہے۔ ایک طرح کے دو حرف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے ماقبلِ اول، ساکن مدہ ہے، بقاعدۂ حَاجَّ پہلی باء کو ساکن کر کے دوسری میں ادغام کردیا، ذَابٌّ ہوگیا۔ یہی تخفیف تمام صیغوں میں ہوی ہے۔

اسم مفعول: مَذْبُوْبٌ، مَذْبُوْبَانِ، مَذْبُوْبُوْنَ، مَذْبُوْبَةٌ، مَذْبُوْبَتَانِ، مَذْبُوْبَاتٌ۔

فائده: اسم مفعول کے تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

اسم تفضيل: أَذَبُّ، أَذَبَّانِ، أَذَبُّوْنَ، أَذَابُّ، ذُبَّى، ذُبَّيَانِ، ذُبَّيَاتٌ، ذُبَبٌ۔

فائده: أَذَبُّ: سب سے زیادہ دور کرنے والا ایک مرد، صیغہ واحد مذکر، بحث اسم تفضیل، اصل میں أَذْبَبُ بروزنِ أَنْصَرُ ہے، ایک طرح کے دو حرف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے، ماقبل اول ساکن غیر مدہ ہے، بقاعدۂ یَمُدُّ پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی، أَذَبْبُ ہوگیا، پہلی باء کا دوسری باء میں ادغام کردیا، أَذَبُّ ہوگیا۔ یہی تخفیف تثنیہ، جمع مذکر سالم میں ہوی ہے۔

أَذَابُّ: سب سے زیادہ دور کرنے والے سب مرد، صیغہ جمع تکسیر مذکر، بحث

اسم تفضیل، اصل میں أَذَابِبُ بروزنِ أَنَاصِرُ ہے، ایک طرح کے دوحرف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے، ماقبلِ اول، ساکن مدہ ہے، بقاعدۂ حَاجَّ پہلی باء کو ساکن کر کے دوسری باء میں ادغام کردیا، أَذَابُّ ہوگیا۔

ذُبَّی: سب سے زیادہ دور کرنے والی ایک عورت، صیغہ واحد مونث، بحث اسم تفضیل، اصل میں ذُبْبٰی بروزنِ نُصْرٰی ہے۔ایک طرح کے دوحرف ایک کلمہ میں جمع ہوئے، ان میں کا پہلا ساکن، اور دوسرا متحرک ہے، بقاعدۂ جَدٌّ پہلی باء کا دوسری باء میں ادغام کردیا، ذُبیّٰ ہوگیا۔

ذُبَبٌ: سب سے زیادہ دور کرنے والیں سب عورتیں، صیغہ جمع تکسیر مونث، بحث اسم تفضیل، بروزنِ نُصَرٌ اپنی اصل پر ہے، اس میں مانعِ ادغام اسم کا متحرک العین ہونا پایا جارہا ہے۔

اسم ظرف: مَذَبٌّ، مَذَبَّانِ، مَذَابُّ۔

فائدہ: مَذَبٌّ: دور کرنے کی ایک جگہ یا ایک وقت، صیغہ واحد، بحث اسم ظرف، اصل میں مَذْبَبٌ بروزنِ مَنْصَرٌ ہے۔ایک طرح کے دوحرف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے، ماقبل اول ساکن غیر مدہ ہے، بقاعدۂ یَمُدُّ پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی مَذَبْبٌ ہوگیا۔پہلی باء کا دوسری باء میں ادغام کردیا، مَذَبٌّ ہوگیا۔

مَذَبَّانِ: تثنیہ میں بھی یہی تخفیف ہوی ہے۔مَذَابُّ جمع میں، أَذَابُّ کی طرح تخفیف ہوی ہے۔

اسم آلہ: مِذَبٌّ، مِذَبَّانِ، مَذَابُّ، مَذَابِیْبُ۔

فائدہ: اسم آلہ میں بعینہ اسم ظرف کی تخفیف ہوی ہے۔

☆☆☆

سبق (٦٨)

اَلْعَضُّ:از،سَمِعَ، کاٹنا۔

صرف صغیر

عَضَّ، یَعَضُّ، عَضًّا ، فَهُوَ عَاضٌّ، وَعُضَّ، یُعَضُّ، عَضًّا ، فَهُوَ مَعْضُوْضٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ، عَضِّ، اِعْضَضْ، وَالنَّهْیُ عَنْهُ لاتَعَضِّ، لَاتَعْضَضْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَعَضٌّ، وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِعَضٌّ، وَمِعَضَّةٌ، وَمِعْضَاضٌ، وتَثْنِیَتُهُمَا مَعَضَّانِ، مِعَضَّانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَعَاضٌّ، مَعَاضِیْضُ، أَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ أَعَضُّ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ عُضَّى، وَتَثْنِیَتُهُمَا أَعَضَّانِ، وَعُضَّیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا أَعَضُّوْنَ، وَأَعَاضُّ، وَعُضَّیَاتٌ، وَعُضَضٌ۔

اَلْفِرَارُ، از "ضَرَبَ" بھاگنا۔

صرف صغیر

فَرَّ، یَفِرُّ، فِرَاراً، فَهُوَ فَارٌّ، وَفُرَّ، یُفَرُّ، فِرَاراً، فَهُوَ مَفْرُوْرٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ، فِرِّ، اِفْرِرْ، وَالنَّهْیُ عَنْهُ لاَ تَفِرِّ، لاَ تَفْرِرْ، اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَفَرٌّ، وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِفَرٌّ، ومِفَرَّةٌ، ومِفْرَارٌ، وَتَثْنِیَتُهُمَا مَفَرَّانِ، مِفَرَّانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا، مَفَارٌّ، وَمَفَارِیْرُ، أَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ أَفَرُّ، وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ فُرَّى، وَتَثْنِیَتُهُمَا أَفَرَّانِ، وَفُرَّیَانِ، وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا أَفَرُّوْنَ، وَأَفَارُّ، فُرَّیَاتٌ، وَفُرَرٌ۔

اَلإِحْلاَلُ، از "إِفْعَالٌ" مباح وجائز کرنا۔

صرف صغیر

أَحَلَّ، یُحِلُّ، إِحْلالاً، فَهُوَ مُحِلٌّ، وَأُحِلَّ، یُحَلُّ، إِحْلالاً، فَهُوَ مُحَلٌّ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ، أَحِلَّ، أَحْلِلْ، وَالنَّهْیُ عَنْهُ، لاتُحِلَّ، لاتُحْلِلْ۔

اَلإِسْتِرْدَادُ: از "إِسْتِفْعَالٌ" واپس لینا۔

صرف صغير

اِسْتَرَدَّ، يَسْتَرِدُّ، اِسْتِرْدَاداً، فَهُوَ مُسْتَرِدٌّ، وَاُسْتُرِدَّ، يُسْتَرَدُّ، اِسْتِرْدَاداً، فَهُوَ مُسْتَرَدٌّ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ، اِسْتَرِدَّ، اِسْتَرِدِدْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَسْتَرِدَّ، لَاتَسْتَرْدِدْ۔

حسبِ سابق تخفیف کے قواعد کا اجراء کریں۔

بفضلہ تعالیٰ وعونہ حصۂ دوم مکمل ہوا۔

محمد علی بجنوری اسلام گڑھی

استاد دارالعلوم دیوبند

ضلع سہارنپور (یوپی)

۱۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ

ماخذ ومراجع

(۱) شافیه ''علامہ ابن حاجب'' مطبع اشرفی دیوبند

(۲) الصرف التعلیمی ''الدکتور محمد سلیمان یاقوت'' مکتبہ منارالاسلام کویت

(۳) المعجم المفصل فی الصرف ''الاستاذ راجی الأسمر'' مطبع ''دارالکتب العلمیه'' بیروت

(۴) صرف زنجانی ''امام عبدالوہاب بن ابراہیم الزنجانی'' مطبع خادم الاسلام دہلی

(۵) مراح الارواح مع شرح حنفیہ ''الشیخ احمد بن علی بن مسعود''

(۶) شذاالعرف فی فن الصرف ''الشیخ احمد الحملاوی'' یاسر ندیم دیوبند

(۷) النحوالوافی ''عباس حسن عضو مجمع اللغۃ العربیہ بالقاہرۃ''

(۸) علم الصیغه ''مولانا مفتی عنایت احمد صاحب'' یاسر ندیم دیوبند

(۹) نوادرالاصول فی شرح الفصول ''مولانا مفتی محمد سعد اللہ صاحب'' مطبع: کتب خانہ رحیمیہ

(۱۰) شرح ابن عقیل ''الشیخ ابوعبدالرحمن بہاء الدین الہمدانی'' داراحیاء التراث العربی

(۱۱) پنج گنج ''الشیخ سراج الدین اَوَدھی'' مختار اینڈ کمپنی دیوبند

مؤلف کی دیگر تالیفات

تدریس النحو (برائے شائقین واساتذۂ نحو) یہ صرف ایک بے نظیر کتاب ہی نہیں، بلکہ فن نحو کے اساتذۂ کرام کی خدمت میں انمول تحفہ بھی ہے، جسے اکابر کی زبردست تائید وتوثیق حاصل ہے اور پیہم تجربات جس کی افادیت پرشاہد عدل ہیں۔اس کتاب میں نحو میر کی ترتیب پر اصطلاحات کی باحوالہ جامع مانع تعریف تو ہے ہی، لیکن اہم بات یہ ہے کہ ہر سبق کے بعد تمرین کا سلسلہ، اجراء کا سلیقہ اور تدریس کا وہ مخصوص طریقہ بھی پیش کر دیا گیا ہے، جو مصنف کا اختصاص وامتیاز ہے اور تدریسِ نحو کے متعلق ہدایات اور علمی فوا[illegible] نے تو کتاب میں چار چاند لگادیے ہیں۔

تدریس الصرف (برائے اساتذہ وشائقین صرف [illegible]) یہ بے نظیر کتاب ہی نہیں بلکہ فنِ صرف کے اساتذۂ کرام کی خدمت میں انمول تحفہ بھی ہے، پیہم تجربات [illegible] افادیت پر شاہد عدل ہیں۔اس کتاب میں میزان منشعب، پنج گنج کی ترتیب پر اصطلاحات کی باحوالہ جامع مانع تعریف تو ہے ہی لیکن اہم بات یہ ہے کہ ہر سبق کے بعد تمرین کا سلسلہ، اجراء کا سلیقہ اور تدریس کا وہ مخصوص طریقہ بھی پیش کر دیا گیا ہے، جو مصنف کا اختصاص وامتیاز ہے، اور تدریس صرف کے متعلق ہدایات اور علمی فوائد ونکات نے تو کتاب میں چار چاند لگادیے ہیں۔

الدروس النحویه (برائے طلبۂ سال اول) اس کتاب میں ابتدائی طلبہ کی استعداد کو مدنظر رکھ کر، بلا کم وکاست ''نحو میر'' کے تمام مضامین کو سلیس اردو کا جامہ پہنا دیا گیا ہے، آسان اردو میں جامع مانع تعریفات کے ساتھ ہر سبق کے بعد قواعد کی مشق واجراء کا خاص اہتمام کرتے ہوئے ایک تمرینی سلسلہ قائم کیا گیا ہے جو بحمد اللہ بالکل تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔جس نے ایک طرف کتاب کے حسن کو دوبالا کیا، تو دوسری طرف قارئین کی استعداد سازی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔بہر حال کتاب قابل دید ہے۔

الدروس التصریفیه اردو زبان میں یہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے، اس کے اندر داخل نصاب کتب صرف میں موجود صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف کے تمام متداول مصادر سے صرف کبیر کا ذخیرہ موجود ہے، چنانچہ ماضی، مضارع اور امر، ہر دو معروف و مجہول، نیز مضارع اور امر مؤکد بانونِ ثقیلہ خفیفہ، ہر دو معروف و مجہول، کی تفصیلی گردانیں پوری تحقیق کے ساتھ اس کے اندر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔اور لطیفہ یہ ہے کہ صیغوں کے املاء کی تصحیح کا جو غیر معمولی اہتمام کیا گیا ہے، اس سے کتاب کی افادیت بڑھتی چلی گئی ہے۔(فللّٰہ الحمد و المنّة)

دروس خاصیات (برائے طلبہ سال دوم) اس کتاب میں فصول اکبری کی ترتیب پر خاصیات ابواب کی اصطلاحات کی باحوالہ جامع مانع تعریف تو ہے ہی، لیکن اہم بات یہ ہے کہ ہر سبق کے بعد تمرین کا سلسلہ مخصوص سلیقہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔جس نے کتاب میں چار چاند لگادیے ہیں۔اس لیے کتاب لائق توجہ ہے۔

IDARATUSSIDDEEQ